



لقطه، وقف، لقيط اور کاروباری شراکت کا بیان

بہار شریعت

حصہ دہم (10)
(..... مع تسہیل و تخریج.....)

صدر الشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

پیشکش

مجلس: المدینة العلمية (دعوت اسلامی)

شعبہ تخریج

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

(الصلوة والسلام) علیہ السلام بار مولا اللہ وعلیہ السلام (اصحابہ کرام) با حبیب اللہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	بہار شریعت حصہ دہم (10)
مصنف	:	صدر الشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی
ترتیب، تسہیل و تخریج	:	مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) (شعبہ تخریج)
سن طباعت	:	۱۶ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ، بمطابق 12 فروری 2009ء
ناشر	:	مکتبۃ المدینۃ فیضانِ مدینۃ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی
قیمت	:	

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر، کراچی
- مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور
- مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عید گاہ، راولپنڈی
- مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)
- مکتبۃ المدینہ نزد پتیل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان
- مکتبۃ المدینہ چھوکی گھٹی، حیدر آباد
- مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میر پور کشمیر

E-mail: ilmiya@dawateislami.net

www.dawateislami.net

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ (تفریح شدہ) کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

یادداشت

(دوران مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی)

[illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳	۱ اجمالی فہرست
۴	۲ بہار شریعت کو پڑھنے کی سترہ نکتیں
۵	۳ تعارف المَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة
۶	۴ پہلے اسے پڑھ لیجئے (پیش لفظ)
۱۰	۵ اصطلاحات و اُعلام
۱۶	۶ حل لقات
۲۲	۷ تفصیلی فہرست
۱۴۲	۸ مآخذ و مراجع

اجمالی فہرست

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
91	مسجد کا بیان	1	لقیط کا بیان
99	قبرستان وغیرہ کا بیان	5	لقطہ کا بیان
103	وقف میں شرائط کا بیان	18	مفقود کا بیان
109	تولیت کا بیان	21	شرکت کا بیان
121	اوقاف کے اجارہ کا بیان	43	شرکتِ فاسدہ کا بیان
127	دعویٰ اور شہادت کا بیان	55	وقف کا بیان
139	وقف مریض کا بیان	74	مصارف وقف کا بیان

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَتَابَعْتُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”عالم بنانے والی کتاب“ کے 17 حروف کی نسبت سے ”بہار شریعت“ کو پڑھنے کی 17 نیتیں

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ
فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ. ترجمہ: ”مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“

(المعجم الكبير للطبراني، الحديث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ (۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

۱. اخلاص کے ساتھ مسائل سکھ کر رضائے الہی عزوجل کا حقدار بنوں گا۔

۲. خیر الوسخ اس کا بلاؤ شواور

۳. قبلہ زو مطالعہ کروں گا۔

۴. اس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گا۔

۵. عمل کی نیت سے شرعی مسائل سیکھوں گا۔

۶. جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ ﴿فَسَلِّوْا اٰهْلَ الْاٰلِیِّیْنَ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (النحل: ۴۳)

ترجمہ کنزالایمان: ”تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں“ پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا۔

۷. (اپنے ذاتی فطے پر) عند الضرورت خاص خاص مقامات پر اظہار لائن کروں گا۔

۸. (ذاتی فطے کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔

۹. جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گا۔

۱۰. زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا۔

۱۱. جو نہیں جانتے انہیں سکھاؤں گا۔

۱۲. جو علم میں برابر ہوگا اس سے مسائل میں تکرار کروں گا۔

۱۳. یہ پڑھ کر علمائے حق سے نہیں الجھوں گا۔

۱۴. دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

۱۵. (کم از کم ۱۲ عدد یا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا۔

۱۶. اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری امت کو ایصال کروں گا۔

۱۷. کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔



غالب غم مدبر
شیخ و مفتر
بے حساب
جسٹ افراد
شہ آقا کا پوس

۶ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المدينة العلمیۃ

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ
الحمد لله على احسنائه وبفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم تملخ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی
تحریک ”دعوت اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعت علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزم مصمم رکھتی ہے،
ان تمام امور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لئے جمعہ مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس
”المدينة العلمیۃ“ بھی ہے جو دعوت اسلامی کے علماء و مفتیان کرام کثرہم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے،
جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کتب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبہ تراجم کتب (۳) شعبہ درسی کتب

(۴) شعبہ اصلاحی کتب (۵) شعبہ تفتیش کتب (۶) شعبہ تخریج

”المدينة العلمیۃ“ کی اولین ترجیح سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، عظیم المہکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع

رسالت، محمد و دین و ملت، حامی سنت، مافی بدعت، عالم شریعت، مہر طریقت، باعہ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ
القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ الوسع سہل
أسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں
اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ”دعوت اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدينة العلمیۃ“ کو دلن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی

عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیور اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیر مکتوب خضر
شہادت، رحمت البقیع میں مدفن اور رحمت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھئے!

پیارے اسلامی بھائیو!

اسلام ایک ایسا جامع دین ہے جس میں انسانی زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق واضح احکامات موجود ہیں جہاں اسلام عبادات کے طریقے بتاتا ہے وہیں معاملات کے متعلق بھی پوری روشنی ڈالتا ہے تاکہ زندگی کا کوئی شعبہ تشنہ نہ رہے اور مسلمان کسی عمل میں اسلام کے سوا دوسرے کا محتاج نہ رہے۔ جس طرح عبادات میں بعض صورتیں جائز ہیں اور بعض ناجائز اسی طرح دیگر معاملات میں بھی بعض صورتیں جائز ہیں اور بعض ناجائز لہذا مسلمان پر لازم ہے کہ جائز و ناجائز کو پہچانے، جائز طریقے پر عمل کرے اور ناجائز سے دور بھاگے، قرآن مجید میں ناجائز طور پر مال حاصل کرنے کی سخت ممانعت آئی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۚ﴾

ترجمہ کنز الایمان: ”اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ، مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو۔“ (پ ۵، النساء: ۲۹)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس دین حنیف کے نہ ماننے والوں کے لیے سخت قہر و غضب کی وعید بھی سنائی ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔“ (پ ۵، النساء: ۱۱۵)

چنانچہ اعتقادات ہوں یا عبادات، معاملات ہوں یا باہمی تعلقات، نئی ایجادات ہوں یا روزمرہ کی ضروریات، الغرض اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن و حدیث کے ذریعے ہر قدم پر ہماری مکمل رہنمائی فرمائی ہے لیکن ہماری سستی و کاہلی کہ اتنی سہولت و آسانی کے باوجود آج ہماری اکثریت ضروری مسائل سے ہی بے خبر ہے، یہ وجہ ہے کہ فی زمانہ ہم میں سے اکثر لوگ شُرکت، لُقَطہ (یعنی گری پڑی چیز اٹھانے کے مسائل)، لَقِيط (وہ بچہ جسے اس کے گمراہوں نے بدنامی یا تنگ دہی کے خوف سے

بھیک دیا ہوئے متعلق مسائل) اسی طرح وَقْف و تَوَلَّیست کے شرعی مسائل سے آشنائی تو کجا ان کے نام سے بھی واقف نہیں ہوتے...
۱۔ حالانکہ ان میں بعض تو ہمارے روزمرہ کے پیش آنے والے مسائل ہیں جن کے بارے میں لاعلمی مُحَوَّمات تک پہنچا دیتی ہے اور
یوں بندہ گناہ کرتا چلا جاتا ہے اور اسے اس کا احساس تک نہیں ہوتا...! اور احساس ہو بھی کیسے جب علم دین ہی سے بے خبر ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو!

دنیاوی علوم میں بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کرنے کے باوجود آج مسلمان مصائب و آلام کا شکار ہیں، کیوں...؟ اس
لیے کہ جب سے ہم نے دینی علوم سیکھنا اور ان پر عمل کرنا ترک کیا تب ہی سے مسلسل تنزلی اور پستی کی طرف گرے چلے جا رہے
ہیں، جبکہ ہماری زندگی کا اصل مقصد تو اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بتا ہی چکے ہیں لہذا عقل کے ناخن لیتے ہوئے
ہمیں دنیاوی معاملات چلانے کے ساتھ ساتھ دینی علوم حاصل کرنے پر بھی خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں علم دین سیکھنے
اس پر عمل کرنے اور کروانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین!

پیارے اسلامی بھائیو!

جیسا کہ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوت اسلامی“ کی مجلس
”المدينة العلمية“ روزمرہ کے نہایت ضروری اور اہم مسائل کی جامع کتاب ”بہار شریعت“ پر اس کی افادیت
واہمیت اور اسلامی بھائیوں کی آسانی کے پیش نظر تسہیل اور حتی المقدور مکمل تخریج کر کے ابتدائی نو (۹) حصے اور سولہواں
(۱۶) حصہ ”مکتبہ المدینہ“ سے شائع کروا کر علماء کرام و عوام سے داد و تحسین حاصل کر چکی ہے۔ الحمد للہ علی
ذلک اب اس کا دسواں حصہ پیش خدمت ہے اس میں تقریباً 29 احادیث اور 575 مسائل کا ذکر ہے جو جرکت، لُفْطہ،
لَقِیْط، وَقْف و تَوَلَّیست کے اہم مسائل پر مشتمل ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام و خواص کے لیے نفع بخش بنائے! اور ہمیں اس کے بقیہ تمام حصوں کو بھی مزید بہتر
انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

اس حصے پر بھی مجلس ”المدينة العلمية“ کے ”شعبہ تخریج“ کے مدنی علماء نے انتھک کوششیں
کی ہیں، جس کا اندازہ ذیل میں دی گئی کام کی تفصیل سے لگایا جاسکتا ہے:

①..... احادیث اور مسائل فقہیہ کے حوالہ جات کی اصل عربی کتب سے مقدور بھر تخریج کی گئی ہے۔

②..... آیات قرآنیہ کو منقش بریکٹ ﴿ 》، کتابوں کے نام اور دیگر اہم عبارات Inverted Comma ” “ سے

واضح کیا گیا ہے۔

قدیم رسم الخط کو حتی الامکان برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

جہاں جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ ”صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم“ اور ”اللہ عزوجل“ کے نام کے ساتھ

”عزوجل“ لکھا ہوا نہیں تھا وہاں بریکٹ میں اس انداز میں (عزوجل)، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

ہر حدیث و مسئلہ نئی سطر سے شروع کرنے کا التزام کیا گیا ہے اور عوام و خواص کی سہولت کے لئے ہر مسئلے پر نمبر لگانے کا

بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

پڑھنے والوں کی آسانی کے لئے اس حصہ کے شروع میں حروفِ جمعی کے اعتبار سے حلق لغت کی ایک فہرست کا اہتمام

کیا گیا ہے جسے تیار کرنے کے لئے لغت کی مختلف کتب کا سہارا لیا گیا ہے اور اس بات کو پیش نظر رکھا گیا ہے کہ اگر لفظ کا تعلق

براہِ راست قرآن پاک سے تھا تو اس کو مختلف تفاسیر کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کی گئی، براہِ راست حدیث پاک کے ساتھ

تعلق ہونے کی صورت میں حتی الامکان احادیث کی شروحات کو مد نظر رکھا گیا اور فقہ کے ساتھ تعلق کی بنا پر حتی المقدور فقہ کی

کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ چند مقامات پر عبارت کی تسہیل (یعنی سہل) کے لئے مشکل الفاظ کے معنی حاشیے میں لکھ دیئے

گئے ہیں تاکہ صحیح مسئلہ ذہن نشین ہو جائے اور کسی قسم کی الجھن باقی نہ رہے۔ پھر بھی اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے تو علماء کرام دست

موجہ سے رابطہ کیجئے۔

اس حصہ میں جہاں جہاں فقہی اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں، ان کو ایک جگہ اکٹھا بیان کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے

میں حتی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ اگر اس اصطلاح کی وضاحت مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خود اسی جگہ یا بہار شریعت کے

کسی دوسرے مقام پر کی ہو تو اسی کو حتی المقدور آسان الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے اور اگر کسی اصطلاح کی تعریف بہار

شریعت میں نہیں ملی تو دوسری معتبر کتابوں سے عام فہم اور باحوالہ اصطلاحات کی وضاحتیں ذکر کر دی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں

اس حصہ میں جو مشکل اعلام (مختلف چیزوں کے نام) مذکور ہیں لغت کی مختلف کتب سے تلاش کر کے ان کو بھی آسان انداز میں

اصطلاحات کے آخر میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

عمائے کرام سے مشورے کے بعد صفحہ نمبر 3, 33, 57, 80, 123 پر مسائل کی تصحیح، ترجیح، توضیح اور تطبیق کی غرض سے

حاشیہ بھی دیا گیا ہے اور اس کے آخر میں علیہ لکھ دیا گیا ہے۔

مصنف کے حواشی وغیرہ کو اسی صفحہ پر نقل کر دیا اور حسب سابق ۱۲ منہ بھی لکھ دیا ہے۔

۱۰ مکرر پروف ریڈنگ کی گئی ہے، مکتبہ رضویہ آرام باغ، باب المدینہ کراچی کے مطبوعہ نسخہ کو معیار بنا کر مذکورہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں، جو درحقیقت ہندوستان سے طبع شدہ قدیم نسخہ کا عکس ہے لیکن صرف اسی پر انحصار نہیں کیا گیا بلکہ دیگر شائع کردہ نسخوں سے بھی مدد لی گئی ہے۔

۱۱ آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست، مصنفین و مؤلفین کے ناموں، ان کی سن و وفات اور مطابع کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔

اس کام میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عزوجل کی عطا، اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر کرم، علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بالخصوص شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔ قارئین خصوصاً علماء کرام دامت بروضہم سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے بارے میں ہمیں اپنی قیمتی آراء اور تجاویز سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنی اصلاح کے لئے شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے عاشقانِ رسول کے سفر کرنے والے مدنی قافلوں کا مسافر بننے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ کو دن بچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و صحابہ و بارک وسلم!

شعبہ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

☆.....☆.....☆

حصہ دہم (10) کی اصطلاحات

1	لقیط	اُس بچے کو کہتے ہیں جس کو اُس کے گھر والے نے تنگدستی یا بدنامی کے خوف سے پھینک دیا ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۱)
2	لقطہ	اُس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہوا کہیں مل جائے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۷)
3	ملتقط	گری پڑی چیز یا لقیط کے اٹھانے والے کو ملتقط کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۳)
4	مضاربت	مضاربت یہ ہے کہ سرمایہ دار کسی شخص کو اپنا مال تجارت کی غرض سے دے تاکہ نفع میں مقررہ تناسب کے مطابق دونوں شریک ہوں اس طرح مضاربت میں ایک فریق کی طرف سے مال اور دوسرے فریق کی طرف سے عمل اور محنت پائی جاتی ہے۔ (در مختار، ج ۸، ص ۷۹)
5	ذمی	اس کافر کو کہتے ہیں جس کے جان و مال کی حفاظت کا بادشاہ اسلام نے جزیہ کے بدلے ذمہ لیا ہو۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج ۱، ص ۵۰۱)
6	مفقود	اُسے کہتے ہیں جس کا کوئی پتہ نہ ہو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۱۹)
7	شرکت	شرکت ایسے معاملہ کا نام ہے جس میں دو افراد سرمایہ اور نفع میں شریک رہنا طے کریں۔ (در مختار، ج ۶، ص ۲۵۹)
8	شرکت ملک	شرکت ملک یہ ہے کہ چند شخص ایک چیز کے مالک ہوں اور باہم عقد شرکت نہ ہوا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۲۳)
9	شرکت عقد	شرکت عقد یہ ہے کہ دو شخص باہم کسی چیز میں شرکت کا عقد کریں مثلاً ایک کہے میں تیرا شریک ہوں دوسرا کہے مجھے منظور ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۲۳)
10	شرکت جبری	شرکت جبری یہ ہے کہ دونوں کا مال بغیر ارادہ و اختیار کے آپس میں ایسا مل جائے کہ ہر ایک کی چیز دوسرے سے ممتاز (متفرق، جدا) نہ ہو سکے یا ہو سکے مگر نہایت دقت و دشواری کیساتھ مثلاً وراثت میں دونوں کو ترکہ ملا کہ ہر ایک کا حصہ دوسرے سے ممتاز نہیں یا ایک کے پاس گندم تھی دوسرے کے پاس جو اور وہ آپس میں مل گئے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۲۳)
11	شرکت اختیاری	شرکت اختیاری یہ ہے کہ ان کے فعل و اختیار سے شرکت ہوئی۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۲۳)

12	شرکتِ مفاوضہ	شرکتِ مفاوضہ یہ ہے کہ دو شخص باہم یہ کہیں کہ ہم نے شرکت کی اور ہم کو اختیار ہے کہ ایک جگہ خرید و فروخت کریں یا الگ الگ، نقد بچیں یا اُدھار اور ہر ایک اپنی رائے سے عمل کرے گا اور جو کچھ نقصان ہوگا اُس میں دونوں برابر کے شریک ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۲۵)
13	شرکتِ عنان	شرکتِ عنان یہ ہے کہ دو شخص کسی خاص نوع کی تجارت، یا ہر قسم کی تجارت میں شرکت کریں مگر ہر ایک دوسرے کا ضامن نہ ہو، صرف دونوں شریک آپس میں ایک دوسرے کے وکیل ہوں گے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۳۲)
14	شرکتِ بالعمل	شرکتِ بالعمل یہ ہے کہ دو کارمگر لوگوں کے یہاں سے کام لائیں اور شرکت میں کام کریں اور جو کچھ مزدوری ملے آپس میں بانٹ لیں۔ اسی کو شرکت بالابدان اور شرکت تھیل و شرکت صنایع بھی کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۳۹)
15	شرکتِ وجوہ	شرکتِ وجوہ یہ ہے کہ دونوں بغیر مال عقد شرکت کریں کہ اپنی وجاہت اور آبرو کی وجہ سے دکانداروں سے اُدھار خرید لائیں گے اور مال بیچ کر اُن کے دام دیدیں گے اور جو کچھ باقی بچے گا آپس میں بانٹ لیں گے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۳۳)
16	دار الحرب	وہ دار جہاں کبھی سلطنت اسلامی نہ ہوئی یا ہوئی اور پھر ایسی غیر قوم کا تسلط ہو گیا جس نے شعائر اسلام (اسلام کی نشانیاں) مثل جمعہ و عیدین و اذان و اقامت و جماعت یک لخت (فوراً) اٹھا دیئے اور شعائر کفر جاری کر دیئے، اور کوئی شخص امان اول پر باقی نہ رہے اور وہ جگہ چاروں طرف سے دارالاسلام میں گھری ہوئی نہیں تو وہ دارالحرب ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۶۶ و ج ۱۷، ص ۳۶۷)
17	غبنِ فاحش	سخت قسم کی خیانت، مراد ایسی قیمت سے خرید و فروخت کرنا جو قیمت لگانے والوں کے اندازہ سے باہر ہو مثلاً کوئی چیز دس روپے میں خریدی لیکن اس کی قیمت چھ سات روپے لگائی جاتی ہے، کوئی شخص اس کی قیمت دس روپے نہیں لگاتا تو یہ غبنِ فاحش ہے۔ (ماخوذ از رد المحتار، ج ۷، ص ۳۷۶)
18	نَحْدُ وَدْنِ الْقَدْفِ	ایسا شخص جو کسی پاکدامن عورت پر زنا کی تہمت لگائے اور چار گواہوں سے ثابت نہ کرے تو اُس کو اسی ۸۰ کوڑے مارے جائیں اور اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۳۰)

19	مقاصہ	قرض کا ادلہ بدلہ کرنا یعنی دو شخصوں کا ایک دوسرے پر قرض ہو اور وہ برابر آپس میں یہ معاملہ طے کر لیں کہ دونوں میں سے ہر ایک کا جو قرض ہے وہ اس کے ذمہ سے واجب الادا قرض کے بدلے میں ہو جائے گا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۳۸ و لفظ الفقہاء، ص ۳۵۱)
20	اقالہ	دو شخصوں کے مابین جو عقد ہوا اس کے اٹھا دینے کو اقالہ کہتے ہیں۔ اقالہ میں دوسرے کا قبول کرنا ضروری ہے تنہا ایک شخص اقالہ نہیں کر سکتا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۱۱۳)
21	وقف	کسی شے (چیز) کو اپنی ملک سے خارج کر کے خالص اللہ عز و جل کی ملک کر دینا اس طرح کہ اُس کا نفع زندگانِ خدا میں سے جس کو چاہے ملتا رہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۵۷)
22	مسکین	وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ (بہار شریعت، ج ۱، ص ۹۲۴)
23	فقیر	وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کی مقدار ہو تو اس کی حاجت اصلیہ میں استعمال ہو رہا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۱، ص ۹۲۴)
24	حاجب	وہ شخص ہے جس کی موجودگی کی وجہ سے کسی وارث (میت کی میراث پانے والے) کا حصہ کم ہو جائے یا بالکل ختم ہو جائے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۲۰، ص ۲۶)
25	محبوب	کسی وارث کا حصہ کسی دوسرے وارث کی موجودگی کی وجہ سے کم ہو جائے یا بالکل ختم ہو جائے تو ایسے فرد کو محبوب کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۲۰، ص ۲۶)
26	بیت المال	اسلامی حکومت کا وہ خزانہ جس میں مسلمانوں کا ہر فرد یکساں حقدار ہوتا ہے۔
27	نذر شرعی	نذر اصطلاح شرع میں وہ عبادت مقصودہ ہے جو جنس واجب سے ہو اور وہ خود بندہ پر واجب نہ ہو، مگر بندہ نے اپنے قول سے اسے اپنے ذمہ واجب کر لیا ہو مثلاً قسم کھائی میرا یہ کام ہو جائے تو دس رکعت نفل ادا کروں گا۔ (ماخوذ از فتاویٰ امجدیہ، حصہ ۲، ص ۳۰۹-۳۱۲)

28	نذر لغوی (عربی)	اولیاء اللہ کے نام کی جو نذر مانی جاتی ہے اسے نذر لغوی کہتے ہیں اس کا معنی نذرانہ ہے جیسے کہ کوئی اپنے استاد سے کہے کہ یہ آپ کی نذر ہے یہ بالکل جائز ہے یہ بندوں کی ہو سکتی ہے مگر اس کا پورا کرنا شرعاً واجب نہیں مثلاً گیارہویں شریف کی نذر اور فاتحہ بزرگان دین وغیرہ۔ (ماخوذ از جہا الحق، ص ۳۱۳)
29	منت	اسی کو نذر بھی کہتے ہیں۔
30	مرض الموت	کسی مرض کے مرض الموت ہونے کے لیے دو باتیں شرط ہیں۔ ایک یہ کہ اس مرض میں خوفِ ہلاک و اندیشہ موت قوت و غلبہ کے ساتھ ہو، دوم یہ کہ اس غلبہ خوف کی حالت میں اس کے ساتھ موت متصل ہو اگرچہ اس مرض سے نہ مرے، موت کا سبب کوئی اور ہو جائے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۲۵، ص ۳۵۷)
31	وصیت	بطور احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنادینا۔ (بہار شریعت حصہ ۱۹، ص ۸)
32	وصی	وہ شخص جس کو موصی (وصیت کرنے والا) اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۹، ص ۵۵)
33	موصی	وصیت کرنے والا یعنی جو کسی شخص کو اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۹، ص ۵۵)
34	موصی لہ	جس کے لئے مال وغیرہ دینے کی وصیت کی جائے اُس کو موصی لہ کہتے ہیں، (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۹، ص ۵۵)
35	خیار شرط	بائع (بیچنے والے) اور مشتری (خریدار) کا خرید و فروخت کے وقت یہ شرط لگانا کہ اگر منظور نہ ہوا تو بیع باقی نہ رہے گی اسے خیار شرط کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۳۶)
36	بیع فاسد	اگر رکن بیع (یعنی ایجاب و قبول یا چیز کے لینے دینے میں) یا کل بیع (یعنی وہ چیز جسے بیع رہے ہیں اس) میں خرابی نہ ہو بلکہ اس کے علاوہ کوئی اور خرابی ہو تو وہ بیع فاسد ہے مثلاً میع (یعنی جو چیز بیچی اُس) کو خریدنے والے کے حوالے کرنے پر قدرت نہ ہو وغیرہ۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۱، ص ۸۰)
37	ہبہ	کسی کو عوض کے بغیر کسی چیز کا مالک بنادینا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۳، ص ۶۳)

38	شفعہ	غیر منقول (جو دوسری جگہ منتقل نہ ہو سکے اس) جائیداد کو کسی شخص نے جتنے میں خریدا اتنے ہی میں اس جائیداد کے مالک ہونے کا حق (مثلاً ہمسایہ ہونے کی وجہ سے) جو دوسرے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے اس کو شفیعہ کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۵، ص ۴۷)
39	مرتد	وہ شخص جو اسلام (لانے) کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہو یعنی زبان سے کلمہ کفر کہے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۷۳)
40	عاریت	دوسرے شخص کو اپنی کسی چیز کی منفعت (نفع حاصل کرنے) کا بغیر عوض مالک کر دینا عاریت ہے مثلاً لکھنے کے لئے قلم دینا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ص ۵۱)
41	رہن	اصطلاح شرع میں دوسرے کے مال کو اپنے حق میں اس لیے روکنا کہ اس کے ذریعہ سے اپنے حق کو کرایا جز و وصول کرنا ممکن ہو، اردو زبان میں گروی رکھنا بولتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۷، ص ۳۱)
42	مرتہن	جس کے پاس چیز رہن رکھی گئی ہے اُس کو مرتہن کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۷، ص ۳۱)
43	اجارہ	کسی شے کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کر دینا اجارہ ہے مثلاً کرائے پر مکان دینا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ص ۹۹)
44	مشاع	اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ایک جز و غیر معین کا یہ مالک ہو اور دوسرا بھی اس میں شریک ہو اور دونوں کے حصوں میں فرق نہ کیا جاسکتا ہو۔ مثلاً زمین اور چکی وغیرہ۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۷۲)
45	مہایاۃ	یعنی ایک چیز سے باری باری نفع اٹھانا مثلاً دو افراد نے مشترکہ طور پر مکان خریدا کہ ایک سال ایک شریک رہائش رکھے اور دوسرے سال دوسرا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۰، ص ۷۲)
46	ترکہ	وہ مال و جائیداد جو انسان کسی دوسرے کے حق سے خالی ہو کر چھوڑ جائے۔ (ماخوذ از تعریفات البحر جانی، ص ۴۶)
47	غصب	کسی دوسرے شخص کے مال پر زبردستی ناجائز قبضہ کرنا غصب کہلاتا ہے۔ (ماخوذ از تعریفات البحر جانی، ص ۱۱۵)
48	غاصب	کسی دوسرے شخص کے مال پر زبردستی ناجائز قبضہ کرنے والے شخص کو غاصب کہتے ہیں۔

49	شہادۃ علی الشہادۃ	اس سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص قاضی کے پاس حاضر نہ ہو سکے اور وہ دوسرے سے کہہ دے کہ میں فلاں معاملے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں، تم قاضی کے پاس میری اس گواہی کی گواہی دے دینا اسی کو فقہ کی اصطلاح میں شہادۃ علی الشہادۃ کہتے ہیں۔ (ماخوذ از ہدایہ، ج ۲، ص ۱۳۹)
50	عشر	زمین کی پیداوار سے جو زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے اسے عشر کہتے ہیں۔ (الموسوعة الفقهية، ج ۳۰، ص ۱۰۱)
51	عشری	وہ زمین جس سے عشر ادا کیا جاتا ہے۔
52	مال متقوم	وہ مال جس سے شرعاً نفع اٹھانا ممکن ہو۔ (رد المحتار، ج ۷، ص ۸)
53	جریب	جریب کی مقدار انگریزی گز سے ۳۵ گز طول (لسبائی) اور ۳۵ گز عرض (چوڑائی) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۲۳۹)
56	بیکہ	زمین کا ایک حصہ یا ٹکڑا جس کی پیمائش عموماً تین ہزار پچیس (۳۰۲۵) گز مربع ہوتی ہے، چار کنال، ۸۰ مرلے۔ (اردو لغت، ج ۲، ص ۱۵۶۰، فیروز اللغات ۲۷۱)
57	فقہائے حنفیہ اور متاخرین	حنفہ میں ان لوگوں کو کہتے ہیں کہ جنہوں نے امام اعظم اور صاحبین (امام محمد اور امام ابو یوسف) کا دور پایا اور ان سے فیض حاصل کیا ہو۔ اور جنہوں نے ائمہ ثلاثہ سے فیض نہیں پایا ان کو متاخرین کہتے ہیں۔ (فقہ اسلامی، ص ۸۱)

اعلام

1	جُھنڈھنی	چھوٹے گھنگر و جو پاؤں میں ڈالے جاتے ہیں، پازیب
2	کوہ شمر	مزدلفہ (مکہ المکرمہ) میں ایک پہاڑ کا نام ہے جو منیٰ کی طرف جاتے ہوئے بائیں جانب پڑتا ہے
4	بید	ایک قسم کا درخت جس کی شاخیں نہایت لچکدار ہوتی ہیں، اس کی لکڑی سے ٹوکریاں اور فرنیچر بنایا جاتا ہے
5	جھڈ	ایک قسم کا پودا جو دریا کے کنارے اُگتا ہے اور اس سے ٹوکریاں بھی بنائی جاتی ہیں
6	بیبے	چنبیلی کی قسم کے پودے
7	چنبیلی	چنبیلی کا پودا، ایک مشہور خوشبودار پھول جو سفید اور زرد رنگ کا ہوتا ہے
8	جھاڑ	ایک قسم کا قانوس، مشعل
9	ہانڈی	لیسپ کا گلوب، لائٹین وغیرہ

حصہ دہم (10) کے حل لغات

۱

انقطاع	رکاوٹ	استبدال	تبدیل کرنا
انتفاع	نفع اٹھانا	اثناۓ سال	سال کے درمیان میں
اثاثہ	مال و اسباب	امور خیر	بھلائی، نیکی کے کاموں
احوط	یہ الفاظ فتویٰ سے ہیں، زیادہ محتاط	اصح	زیادہ صحیح
اپاچ	ہاتھ پاؤں سے معذور	امتداد جنون	پاگل ہونے کی مدت کا طویل ہونا

ب

بمزلہ غصب	غصب کے قائم مقام	ہندش	گرہ
ہدمست	نشہ میں مخمور	بیع کرنا	فروخت کرنا، بیچ دینا
بل قصد واختیار	بغیر ارادہ و اختیار کے	بائع	بیچنے والا، فروخت کرنے والا
بقدر کفایت	اتنی مقدار جس سے ضروریات پوری ہو سکیں	بازہر س	پوچھ بچھ
بدون دعویٰ	دعویٰ کے بغیر	بعینہ	بالکل اسی طرح
بد وجہ	بغیر کسی وجہ کے	بانٹ لیں	تقسیم کر لیں
بار برداری	بوجھ لانا	بلا قصور	بغیر کسی کوتاہی کے
بٹوارہ	حصہ، تقسیم		
بٹائی	پیداوار کا وہ معین حصہ جو کا شکار تقسیم کے بعد مالک کو دیتا ہے		

۲

پالیز	خربوزہ یا تربوز کا کھیت	پیڑ	درخت
پلاؤ	پلا ہوا، پالتو	پردیس	دوسرا ملک

پیر	وہ جگہ جہاں غلہ اور بھوسا الگ کیا جاتا ہے	پھیری کرنا	چکر لگانا، گشت کرنا
پیال	دھان (چاول) کا سوکھا ڈھل یا خشک گھاس جو سردیوں میں مساجد میں بچھاتے ہیں، بھوسا، پرالی		

ت

تصدق	صدقہ کرنا	تصرف	استعمال کرنا، خرچ کرنا، عمل دخل کرنا
تملیک	مالک بنانا	تلف	ضائع
توشہ	زادِ راہ، کھانے پینے وغیرہ کی اشیاء	تریز	تریوز
تخمینہ	اندازہ	تفاوت	فرق
ترسین	زیب و زینت، خوبصورتی	توکیل	وکیل بنانا، وکیل کرنا
ترکہ	وہ مال و دولت جو انسان مرنے کے بعد چھوڑے	تخلّو ع	احسان، بخشش
تولیت	مال وقف کا نگران بنانا	تشہیر	اعلان کرنا
تمرع	احسان، بخشش، عطیہ	تصریح	وضاحت
تناقض	تعارض، تضاد، اختلاف	حملک	مالک بننا
تعطیلی وظیفہ	ایسا وظیفہ جو کسی شرط پر معلق ہو		

ج

جہت	طرف، سبب	جملہ مصارف	تمام اخراجات
جبراً	زبردستی	جال تانا	جال پھیلایا

چ

چنا	اکٹھے کرنا، جمع کرنا	چلن	رانج الوقت، جسکے لینے دیئے کا رواج ہو
چرسا	چڑے کا بڑا ڈول	چھوڑانا	چھڑانا یعنی آزاد کرنا

ج

حریت	آزادی	حفظ	حفاظت
حمام	غسل خانہ، نہانے کی جگہ	حلق	قسم
جمالوں	جمال کی جمع، بوجھ لادنے والا		

خ

خیانت	دھوکہ	خریدہ	خریڑہ
خراج	اسلامی مملکت غیر مسلم رعایا پر عشر کی جگہ پیداوار کی جو مقدار مقرر کے لیتی ہے خراج کہلاتا ہے		

ذ

مدیون	مقروض	دین	قرض
دقت	تکلیف، مشکل	دفعہ	اچانک
دائن	قرض دینے والا	داموں	قیمتوں
دھت	بری عادت، خراب عادت	دفینہ	دفن کیا ہوا مال یعنی خزانہ
دربان	محافظ، چوکیدار	دعائت	کمینگی، گھسیاہن
دریا برد ہو گئی	دریا بہا کر لے گیا یعنی پانی کے بہاؤ میں زمین بہہ گئی		

ر

روک ٹوک نہیں	منع یعنی روکنے والا نہیں	رہن	گروی
--------------	--------------------------	-----	------

س

سکونت	رہائش	سرمائی کپڑے	سردیوں کے کپڑے
سکوت	خاموشی	سیٹھا	ایک قسم کا سرکنڈا
سہام	حصہ		

سردست	فی الحال، اس وقت	سقایہ	ایک بڑا برتن جس میں پانی گرم کیا جاتا ہے
سمعی شہادت	سنی ہوئی گواہی	سمیل	راہ گیروں کو اللہ عز و جل کی رضا کیلئے پانی پلانے کا انتظام کرنا

ش

شور زمین	کھاری یعنی نمکین زمین جو زراعت کے قابل نہ ہو	شکست و ریخت	تعمیر و مرمت
شہادۃ علی الشہادۃ	گواہی پر گواہی دینا یعنی کسی کی گواہی کی گواہی دینا	شارع عام	عام راستہ

ص

صرف	خرچ	صراحۃ	واضح طور پر
-----	-----	-------	-------------

ظ

ظن غالب	غالب گمان		
---------	-----------	--	--

ع

عود نہ کرے گا	واپس نہ آئے گا	عہدیت	غلامی
عاقہ	عقد کرنے والا		

غ

غلام مازون	وہ غلام جسے آقا نے تجارت کی اجازت دی ہو	غصب کرنا	زبردستی، ناجائز قبضہ کرنا
غیر منقولہ	جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ کی جاسکتی ہو	غیر قابل قسمت	جو تقسیم نہ ہو سکے

ف

فخ	باطل، ختم	فراش	دریاں، قالین وغیرہ بچھانے اور روشنی وغیرہ کی خدمت انجام دینے والا
----	-----------	------	---

ق

قصداً	ارادۃً، جان بوجھ کر	قابل انتفاع	نفع کے قابل
قابل قسمت	قابل تقسیم	قضاء قاضی	قاضی کا فیصلہ
قندیل	ایک قسم کا فانوس جس میں چراغ لگا کر لکاتے ہیں		



کارندہ	کارکن	کوآں	کتواں
کنیز مشترک	وہ لونڈی جس کے مالک ایک سے زیادہ ہوں		
کتبہ	وہ عبارت جو اکثر مقابر، مساجد اور سراؤں وغیرہ کے دروازوں پر لکھوا کر یا کھدوا کر لگا دیتے ہیں۔		



لگان	سرکاری محصول		
------	--------------	--	--



مجهول النسب	جس کا باپ معلوم نہ ہو	مصارف	اخراجات
معروف النسب	جس کا باپ معلوم ہو	مامور کرنا	مقرر کرنا
معتبر	قبول کیا جائے گا، مان لیا جائے گا	مواخذہ	گرفت، پکڑ
مسافرت	حالیہ سفر	متاع	ساز و سامان
مباح اشیاء	وہ اشیاء جن کا استعمال ہر ایک کیلئے جائز ہو	ملک	ملکیت
موصی	وصیت کرنے والا	مفتی بہ	وہ قول جس پر فتویٰ دیا جاتا ہے
ممنوع التصرف	جس کو کام کرنے سے روکا گیا ہو	مقاصہ	ادلا بدلا
مستغرق	ڈوبا ہوا یعنی گھیرے ہوئے ہونا	موافق	مطابق
متولی	مال وقف کا انتظام کرنے والا	مہایاۃ	باری باری فائدہ اٹھانا
منہدم ہوگئی	گر گئی	منقطع	ختم
مقیم	جو مسافر نہ ہو	موضع	وضاحت کرنے والا
مدعی	دعویٰ کرنے والا	مدعی علیہ	جس پر دعویٰ کیا جائے
متعارض	ایک دوسرے کے مخالف	محاصل	آمدنی کے ذرائع
مال منقوم	وہ مال شرعاً جس کی کوئی قیمت بن سکے	مورث	وارث کرنے والا یعنی میت

معتول مقدار	مناسب مقدار	حصلاً	ساتھ ہی، بغیر وقفہ کئے ہوئے
من وجہ	ایک وجہ سے	مصرف	خرچ کرنے کی جگہ



ناخن	منسوخ کرنے والا، ختم کرنے والا	ناچار	مجبوراً، آخر کار
کول	انکار	نائب	قائم مقام
نصفانصف	آدھا آدھا	نگہداشت	پرورش
نامسموع	نہیں سنا جائے گا	ناوہند	ٹال مٹول کرنے والا



وقف مؤبد	ہمیشہ کیلئے وقف کرنا	واجبی کرایہ	رانج کرایہ جو عموماً لیا جاتا ہے
ہنوز	ابھی		

ثواب سے محرومی

طبرانی نے عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے عجیب، منزہ عن الغیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کچھ لوگوں کو جنت کا حکم ہوگا، جب جنت کے قریب پہنچ جائیں گے اور اس کی خوشبو سونگھیں گے اور محل اور جو کچھ جنت میں اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے لیے سامان تیار کر رکھا ہے، دیکھیں گے۔

پکارا جائے گا کہ انھیں واپس کرو، جنت میں ان کے لیے کوئی حصہ نہیں۔ یہ لوگ حسرت کے ساتھ واپس ہوں گے، کہ ایسی حسرت کسی کو نہیں ہوئی اور یہ لوگ کہیں گے کہ اے رب! اگر تو نے ہمیں پہلے ہی جہنم میں داخل کر دیا ہوتا، ہمیں تو نے ثواب اور جو کچھ اپنے اولیاء کے لیے جنت میں مہیا کیا ہے نہ دکھایا ہوتا تو یہ ہم پر آسان ہوتا۔

ارشاد فرمائے گا: ”ہمارا مقصد ہی یہ تھا اے بد بختو! جب تم تہا ہوتے تھے تو بڑے بڑے گنہگاروں سے میرا مقابلہ کرتے تھے اور جب لوگوں سے ملے تھے تو خشوع کے ساتھ ملے جو کچھ دل میں میری تعظیم کرتے اس کے خلاف لوگوں پر ظاہر کرتے، لوگوں سے تم ڈرے اور مجھ سے نہ ڈرے، لوگوں کی تعظیم کی اور میری تعظیم نہیں کی، لوگوں کے لیے گناہ چھوڑے میرے لیے نہیں چھوڑے، لہذا تم کو آج عذاب چکھاؤں گا اور ثواب سے محروم کروں گا۔“

(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۱۹۹، ج ۱۵، ص ۸۵، و ”مجمع الروائد“، کتاب الرہد، باب ما جاء

فی الریاء، الحدیث: ۱۷۶۴۹، ج ۱۰، ص ۳۷۷۔)

تفصیلی فہرست

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
58	وقف کے الفاظ	1	لقیط کا بیان
68	کس چیز کا وقف صحیح ہے اور کس کا نہیں	5	لقطہ کا بیان
72	مشاع کی تعریف اور اس کا وقف	18	مفقود کا بیان
73	وقف میں شرکت ہو تو تقسیم کس طرح ہوگی	21	شرکت کا بیان
74	مصارف وقف کا بیان	24	شرکت ملک کے احکام
81	واقف تین قسم کا ہوتا ہے		شرکت عقد کے اقسام اور شرکت مفادضہ کی
83	اولاد پر یا اپنی ذات پر وقف کا بیان	25	تعریف و شرائط
91	مسجد کا بیان	27	شرکت مفادضہ کے احکام
99	قبرستان وغیرہ کا بیان	30	شرکت مفادضہ کے باطل ہونے کی شرطیں
103	وقف میں شرائط کا بیان	31	ہر ایک شریک کے اختیارات
107	وقف میں تبادلہ کا ذکر نہ ہو تو تبادلہ کی شرطیں	32	شرکت عنان کے مسائل
109	تولیت کا بیان	39	شرکت بالمعمل کے مسائل
121	اوقاف کے اجارہ کا بیان	43	شرکت فاسدہ کا بیان
127	دعویٰ اور شہادت کا بیان	48	شرکت کے متفرق مسائل
139	وقف مریض کا بیان	55	وقف کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نُحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ط

لقیط کا بیان

حدیث ۱: امام مالک نے ابو جلیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک بڑا ہوا بچہ پایا۔ کہتے ہیں میں اُسے اٹھا لایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے گیا، انھوں نے فرمایا: تم نے اسے کیوں اٹھایا؟ جواب دیا، کہ میں نہ اٹھاتا تو ضائع ہو جاتا پھر ان کی قوم کے سردار نے کہا، اے امیر المؤمنین! یہ مرد صالح ہے یعنی یہ غلط نہیں کہتا۔ فرمایا: اسے لے جاؤ، یہ آزاد ہے، اس کا نفقہ ہمارے ذمہ ہے یعنی بیت المال سے دیا جائے گا۔^(۱)

حدیث ۲: سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لقیط لایا جاتا تو اُس کے مناسب حال کچھ مقرر فرمادیتے کہ اُس کا ولی (ملقط) ماہ بامہ لیجایا کرے اور اُس کے متعلق بھلائی کرنے کی وصیت فرماتے اور اُس کی رضاعت کے مصارف^(۲) اور دیگر اخراجات بیت المال سے مقرر کرتے۔^(۳)

حدیث ۳: نسیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لقیط پایا، اُسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لائے، انھوں نے اُسے اپنے ذمہ لیا۔^(۴)

حدیث ۴: امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ ایک شخص نے لقیط پایا، اُسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انھوں نے فرمایا: یہ آزاد ہے اور اگر میں اس کا متولی ہوتا یعنی میں اٹھانے والا ہوتا تو مجھے فلاں فلاں چیز سے یہ زیادہ محبوب ہوتا۔^(۵)

عرف شرع^(۶) میں لقیط اُس بچہ کو کہتے ہیں جس کو اُس کے گھروالے نے اپنی تنگدستی یا بدنامی کے خوف سے پھینک دیا ہو۔^(۷)

① "الموطأ"، للإمام مالك، كتاب الأقضية، باب القضاء في المسود، الحديث: ١٤٨٢، ج ٢، ص ٢٦٠.

② دودھ پلانے کے اخراجات۔

③ "نصيب الرأية"، كتاب اللقيط، ج ٣، ص ٧٠٤.

④ "المصنف"، عبد الرزاق، باب اللقيط، الحديث: ١٣٩١٦، ج ٧، ص ٢٦٠.

⑤ "فتح القدیر"، كتاب القیط، ج ٥، ص ٣٤٣.

⑥ یعنی شریعت کی اصطلاح۔

⑦ "الدر المختار"، كتاب القیط، ج ٦، ص ٤١٢.

مسائل فقہیہ

مسئلہ ۱: جس کو ایسا بچہ ملے اور معلوم ہو کہ نہ اٹھالائے تو ضائع و ہلاک ہو جائیگا تو اٹھالانا فرض ہے اور ہلاک کا غالب گمان نہ ہو تو مستحب۔^(۱) (ہدایہ)

مسئلہ ۲: لقیظ آزاد ہے اس پر تمام احکام وہی جاری ہوں گے جو آزاد کے لیے ہیں اگرچہ اُس کا اٹھالانے والا غلام ہو ہاں اگر گواہوں سے کوئی شخص اسے اپنا غلام ثابت کر دے تو غلام ہوگا۔^(۲) (ہدایہ، فتح)

مسئلہ ۳: ایک مسلمان اور ایک کافر دونوں نے پڑا ہوا بچہ پایا اور ہر ایک اُس کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے تو مسلمان کو دیا جائے۔^(۳) (فتح)

مسئلہ ۴: لقیظ کی نسبت کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ میرا لڑکا ہے تو اُسی کا لڑکا قرار دیا جائے اور اگر کوئی شخص اسے اپنا غلام بتائے تو جب تک گواہوں سے ثابت نہ کر دے غلام قرار نہ دیا جائے۔^(۴) (ہدایہ)

مسئلہ ۵: ایک کے دعویٰ کرنے کے بعد دوسرا شخص دعویٰ کرتا ہے تو وہ پہلے ہی کا لڑکا ہو چکا دوسرے کا دعویٰ باطل ہے ہاں اگر دوسرا شخص گواہوں سے اپنا دعویٰ ثابت کر دے تو اس کا نسب ثابت ہو جائے گا۔ دو شخصوں نے بیک وقت اُس کے متعلق دعویٰ کیا اور ان میں ایک نے اُس کے جسم کا کوئی نشان بتایا اور دوسرا نہیں تو جس نے نشانی بتائی اُسی کا ہے مگر جبکہ دوسرا گواہوں سے ثابت کر دے کہ میرا لڑکا ہے تو یہی مستحق ہوگا اور اگر دونوں کوئی علامت بیان نہ کریں نہ گواہوں سے ثابت کریں یہ دونوں گواہ قائم کریں تو لقیظ دونوں میں مشترک قرار دیا جائے اور اگر ایک نے کہا لڑکا ہے دوسرا کہتا ہے لڑکی تو جو صحیح کہتا ہے اُسی کا ہے۔
مجهول النسب^(۵) بھی اس حکم میں لقیظ کی مثل ہے یعنی دعویٰ النسب^(۶) میں جو حکم لقیظ کا ہے وہی اس کا ہے۔^(۷) (ہدایہ وغیرہ)

① "الہدایہ"، کتاب اللقیظ، ج ۱، ص ۴۱۵۔

② "الہدایہ"، کتاب اللقیظ، ج ۱، ص ۴۱۵۔

و "فتح القدیر"، کتاب اللقیظ، ج ۵، ص ۳۴۲۔

③ "فتح القدیر"، کتاب اللقیظ، ج ۵، ص ۳۴۴۔

④ "الہدایہ"، کتاب اللقیظ، ج ۱، ص ۴۱۶۔

⑤ یعنی جس کا باپ معلوم نہ ہو۔ ⑥ یعنی جب کوئی لقیظ کے باپ ہونے کا دعویٰ کرے۔

⑦ "الہدایہ"، کتاب اللقیظ، ج ۱، ص ۴۱۵ وغیرہ۔

مسئلہ ۶: لقیظ کی نسبت دو شخصوں نے دعویٰ کیا کہ یہ میرا لڑکا ہے اون میں ایک مسلمان ہے ایک کافر تو مسلمان کا لڑکا قرار دیا جائے۔ یوہیں اگر ایک آزاد ہے اور ایک غلام تو آزاد کا لڑکا قرار دیا جائے۔^(۱) (ہدایہ)

مسئلہ ۷: خاوند والی عورت لقیظ کی نسبت دعویٰ کرے کہ یہ میرا بچہ ہے اور اُس کے شوہر نے تصدیق کی یہ دائی نے شہادت دی یا دوسرا ایک مرد اور دو عورتوں نے ولادت پر گواہی دی تو اُسی کا بچہ ہے اور اگر یہ باتیں نہ ہوں تو عورت کا قول مقبول نہیں۔ اور بے شوہر والی عورت نے دعویٰ کیا تو دوسروں کی شہادت سے اُس کا بچہ قرار پائیگا۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۸: ملقط (یعنی اٹھالانے والے) سے لقیظ کو جبراً کوئی نہیں لے سکتا قاضی و بادشاہ کو بھی اس کا حق نہیں ہاں اگر کوئی سبب خاص ہو تو لیا جاسکتا ہے مثلاً اُس میں بچہ کی نگہداشت کی صلاحیت نہ ہو یا ملقط فاسق فاجر شخص ہے اندیشہ ہے کہ اس کے ساتھ بدکاری کرے گا ایسی صورتوں میں بچہ کو اُس سے جدا کر لیا جائے۔^(۳) (ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۹: ملقط کی رضامندی سے قاضی نے لقیظ کو دوسرے شخص کی تربیت میں دیدیا پھر اس کے بعد ملقط واپس لینا چاہتا ہے تو جب تک یہ شخص راضی نہ ہو واپس نہیں لے سکتا۔^(۴) (خلاصۃ الفتاویٰ)

مسئلہ ۱۰: لقیظ کے جملہ اخراجات کھانا کپڑا رہنے کا مکان بیماری میں دوا یہ سب بیت المال کے ذمہ ہے اور لقیظ مرجائے اور کوئی وارث نہ ہو تو میراث بھی بیت المال میں جائے گی۔^(۵) (در مختار)

مسئلہ ۱۱: ایک شخص ایک بچہ کو قاضی کے پاس پیش کر کے کہتا ہے یہ لقیظ ہے میں نے ایک جگہ پڑا پایا ہے تو ہو سکتا ہے کہ^(۶) محض اُس کے کہنے سے قاضی تصدیق نہ کرے بلکہ گواہ مانگے اس لیے کہ ممکن ہے خود اُسی کا بچہ ہو اور لقیظ اس غرض سے بتاتا ہے کہ مصارف^(۷) بیت المال سے وصول کرے اور یہ ثبوت بہم پہنچ جانے کے بعد کہ لقیظ ہے نفقہ وغیرہ بیت المال سے مقرر کر دیا جائے۔^(۸) (عالمگیری)

① "الهدایہ"، کتاب اللقیظ، ج ۱، ص ۴۱۶.

② "الدر المختار"، کتاب اللقیظ، ج ۶، ص ۴۱۵، ۴۱۶.

③ "الهدایہ"، کتاب اللقیظ، ج ۱، ص ۴۱۵.

و "فتح القدیر"، کتاب اللقیظ، ج ۵، ص ۳۴۳.

④ "خلاصۃ الفتاویٰ"، کتاب اللقیظ، ج ۴، ص ۴۳۴.

⑤ "الدر المختار"، کتاب اللقیظ، ج ۶، ص ۴۱۲، ۴۱۳.

⑥ یہاں غالباً "ہو سکتا ہے کہ" کتابت کی غلطی کی وجہ سے زائد ہے، کیونکہ اس مقام پر عالمگیری میں اصل عبارت یوں مذکور ہے "تو محض اُس

کے کہنے سے قاضی تصدیق نہ کرے۔" "عالمگیریہ"

⑦ یعنی پرورش کے اخراجات۔

⑧ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب اللقیظ، ج ۲، ص ۲۸۶.

مسئلہ ۱۲: لقیط کے ہمراہ کچھ مال ہے یا لقیط کسی جانور پر ملا اور اُس جانور پر کچھ مال بھی ہے تو مال لقیط کا ہے، لہذا یہ مال لقیط پر صرف کیا جائے مگر صرف کرنے کے لیے قاضی سے اجازت لینی پڑے گی۔ اور وہ مال اگر لقیط کے ہمراہ نہیں بلکہ قریب میں ہے تو لقیط کا نہیں بلکہ بقط ہے^(۱) (جس کا بیان آگے آتا ہے)۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۳: ملقط نے بغیر حکم قاضی جو کچھ لقیط پر خرچ کیا اس کا کوئی معاوضہ نہیں پاسکتا اور قاضی نے حکم دے دیا ہو کہ جو کچھ خرچ کرے گا وہ دین^(۲) ہوگا اور اُس کا معاوضہ ملے گا اگر لقیط کا کوئی باپ ظاہر ہوا تو اُس کو دینا پڑے گا ورنہ بالغ ہونے کے بعد لقیط دے گا۔^(۳) (فتح، عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: لقیط پر خرچ کرنے کی ولایت ملقط کو ہے اور کھانے پینے لباس وغیرہ ضروری اشیاء خریدنے کی ضرورت ہو تو اس کا ولی بھی ملقط ہے لقیط کی کوئی چیز بیع نہیں کر سکتا نہ کوئی چیز بے ضرورت اُدھا خرید سکتا ہے۔^(۴) (ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۱۵: لقیط کو کسی نے کوئی چیز ہبہ کی^(۵) یا صدقہ کیا تو ملقط کو قبول کرنے کا حق ہے کیونکہ یہ تو زرافائدہ ہی فائدہ ہے اس میں نقصان اصلاً نہیں۔^(۶) (ہدایہ، فتح)

مسئلہ ۱۶: لقیط کو علم دین کی تعلیم دلائیں اور علم حاصل کرنے کی صلاحیت اس میں نظر نہ آئے تو کام سکھانے کے لیے صنعت و حرفت^(۷) کے اُستادوں کے پاس بھیج دیں تاکہ کام سیکھ کر ہوشیار ہو اور کام کا آدی بنے، ورنہ بیکاری میں نکلتا ہو جائے گا۔^(۸) (رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ ۱۷: ملقط کو یہ اختیار نہیں کہ لقیط کا نکاح کر دے اور اصح یہ ہے کہ اسے اجارہ پر بھی نہیں دے سکتا۔^(۹) (ہدایہ)

۱ "الدر المختار"، کتاب اللقیط، ج ۶، ص ۴۱۸، وغیرہ۔

۲ قرض۔

۳ "فتح القدیر"، کتاب اللقیط، ج ۵، ص ۳۴۲۔

۴ و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب اللقیط، ج ۲، ص ۲۸۶۔

۵ "الہدایہ"، کتاب اللقیط، ج ۱، ص ۴۱۶۔

۶ و "فتح القدیر"، کتاب اللقیط، ج ۵، ص ۳۴۷۔

۷ تختہ میں دی۔

۸ "الہدایہ"، کتاب اللقیط، ج ۱، ص ۴۱۶۔

۹ و "فتح القدیر"، کتاب اللقیط، ج ۵، ص ۳۴۷۔

۷ ہنر و دستکاری وغیرہ۔

۸ "رد المحتار"، کتاب اللقیط، مطلب فی قولہم: العرم بالعم، ج ۶، ص ۴۱۹، وغیرہ

۹ "الہدایہ"، کتاب اللقیط، ج ۱، ص ۴۱۶۔

مسئلہ ۱۸: لقطہ اگر سمجھ وال ہونے سے پہلے مر جائے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اس کو مسلمان اٹھالایا ہو یا کافر^(۱) (خلاصہ) ہاں اگر کافر نے اسے ایسی جگہ پایا ہے جو خاص کافروں کی جگہ ہے مثلاً بُت خانہ میں تو اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھی جائے۔^(۲) (فتح)

لقطہ کا بیان

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف و مسند امام احمد میں زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو شخص کسی کی گم شدہ چیز کو پناہ دے (اٹھائے)، وہ خود گمراہ ہے اگر تشہیر کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔“^(۳)

حدیث ۲: دارمی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان کی گم شدہ چیز آگ کا شعلہ ہے“^(۴) یعنی اس کا اٹھالینا سبب عذاب ہے، اگر یہ مقصود ہو کہ خود مالک بن بیٹھے۔

حدیث ۳: بزار و دارقطنی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لقطہ کے متعلق سوال ہوا ۹۲ ارشاد فرمایا: ”لقطہ حلال نہیں اور جو شخص پڑا مال اٹھائے اس کی ایک سال تک تشہیر کرے، اگر مالک آجائے تو اسے دیدے اور نہ آئے تو صدقہ کر دے۔“^(۵)

حدیث ۴: امام احمد و ابوداؤد و دارمی عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو شخص پڑی ہوئی چیز پائے تو ایک یا دو عادل کو اٹھاتے وقت گواہ کر لے اور اسے نہ چھپائے اور نہ غائب کرے پھر اگر مالک مل جائے تو اسے دیدے، ورنہ اللہ (عزوجل) کا مال ہے، وہ جسکو چاہتا ہے دیتا ہے۔“^(۶) اس حدیث میں گواہ کر لینے کا حکم اس مصلحت سے ہے کہ جب لوگوں کے علم میں ہوگا تو اب اس کا نفس یہ طمع نہیں کر سکتا کہ میں اسے ہضم کر جاؤں اور مالک کو نہ دوں اور اگر اس کا اچانک انتقال ہو جائے یعنی ورثہ سے نہ کہہ سکا کہ یہ لقطہ ہے تو چونکہ لوگوں کو لقطہ ہونا معلوم ہے ترکہ میں شمار

① ”خلاصۃ الفتاویٰ“، کتاب اللقیط، ج ۴، ص ۴۳۴۔

② ”فتح القدیر“، کتاب اللقیط، ج ۵، ص ۳۴۶۔

③ ”صحیح مسلم“، کتاب اللقیط، باب فی لقیطۃ الحاج، الحدیث: ۱۲- (۱۷۲۵)، ص ۹۵۰۔

④ ”سنن الدارمی“، کتاب البیوع، باب فی الصالۃ، الحدیث: ۲۶۰۱، ج ۲، ص ۳۴۴۔

⑤ ”سنن الدارقطنی“، کتاب الرضاع، الحدیث: ۴۳۴۳، ج ۴، ص ۲۱۵۔

⑥ ”مسنن ابی داؤد“، کتاب اللقیط، [باب] التعلیف باللقیط، الحدیث: ۱۷۰۹، ج ۲، ص ۱۹۰۔

نہیں ہوگی اور یہ بھی فائدہ ہے کہ مالک اس سے یہ مطالبہ نہیں کر سکتا کہ یہ چیز اتنی ہی نہ تھی بلکہ اس سے زیادہ تھی۔

حدیث ۵: ابوداؤد نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ ایک دینار پایا۔ اُسے فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا (یعنی اس وقت ان کو ضرورت تھی یہ پوچھا کہ صرف (۱) کر سکتا ہوں یا نہیں؟) ارشاد فرمایا: یہ اللہ (عزوجل) نے رزق دیا ہے خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اس سے کھایا اور علی و فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی کھایا پھر ایک عورت دینار ڈھونڈتی آئی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”اے علی وہ دینار اسے دیدو۔“ (2)

حدیث ۶: صحیح بخاری و مسلم میں زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے لفظ کے متعلق سوال کیا؟ ارشاد فرمایا: ”اُس کے ظرف (یعنی قبلی) اور بندش (3) کو شناخت کر لو پھر ایک سال اس کی تشہیر کرو، اگر مالک مل جائے تو دیدو، ورنہ تم جو چاہو کرو۔“ اُس نے دریافت کیا، تم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا: ”وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے۔“ (یعنی اس کا لینا جائز ہے کہ کوئی نہیں لے گا تو بھیڑیا لے جائے گا) اُس نے دریافت کیا، تم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا: ”تم اُسے کیا کرو گے، اُس کے ساتھ اُس کی مشک اور جوتا ہے، وہ پانی کے پاس آکر پانی پی لے گا اور درخت کھاتا رہے گا یہاں تک اُس کا مالک پا جائے گا۔“ (4) یعنی اُس کے لینے کی اجازت نہیں۔

حدیث ۷: ابوداؤد نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، وہ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصا اور کوڑے اور سی اور اس جیسی چیزوں کو اٹھا کر اسے کام میں لانے کی رخصت دی ہے۔ (5)

حدیث ۸: صحیح بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ”بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے دوسرے سے ایک ہزار دینار قرض مانگے، اس نے کہا گواہ لاؤ جن کو گواہ بنالوں۔ اُس نے کہا، کفی باللہ شہیداً اللہ (عزوجل) کی گواہی کافی ہے۔ اس نے کہا، کسی کو ضامن لاؤ۔ اُس نے کہا کفی باللہ کفیل اللہ

① استعمال، خرچ۔

② ”مس أبي داود“، كتاب اللقطة، [باب] التعريف باللقطة، الحديث. ۱۷۱۴، ج ۲، ص ۱۹۱

③ یعنی قبلی کی گانٹھ۔

④ ”صحيح البخاري“، كتاب في اللقطة باب ادا لم يوجد صاحب اللقط... إلخ، الحديث: ۲۴۲۹، ج ۲، ص ۱۲۱.

⑤ ”مس أبي داود“، كتاب اللقطة، [باب] التعريف باللقطة، الحديث: ۱۷۱۷، ج ۲، ص ۱۹۲

(عز و مل) کی ضمانت کافی ہے اس نے کہا، تو نے سچ کہا اور ایک ہزار روپے تاراً سے دیدیے اور ادا کی ایک میعاد مقرر کر دی۔ اُس شخص نے سمندر کا سفر کیا اور جو کام کرنا تھا انجام کو پہنچایا پھر جب میعاد پوری ہونے کا وقت آیا تو اُس نے کشتی تلاش کی کہ جا کر اُس کا ذین^(۱) ادا کرے مگر کوئی کشتی نہ ملی، ناچار اُس نے ایک لکڑی میں سوراخ کر کے ہزار اشرفیاں بھر دیں اور ایک خط لکھ کر اُس میں رکھا اور خوب اچھی طرح بند کر دیا پھر اس لکڑی کو دریا کے پاس لایا اور یہ کہا، اے اللہ! (عز و مل) تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے قرض طلب کیا، اُس نے کفیل مانگا میں نے کہا کفلی باللہ کفیل وہ تیری کفالت پر راضی ہو گیا پھر اُس نے گواہ مانگا میں نے کہا کفلی باللہ شہید وہ تیری گواہی پر راضی ہو گیا اور میں نے پوری کوشش کی کہ کوئی کشتی مل جائے تو اُس کا ذین پہنچ دوں، مگر میسر نہ آئی اور اب یہ اشرفیاں میں تجھ کو سپرد کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ لکڑی دریا میں پھینک دی اور واپس آیا مگر برابر کشتی تلاش کرتا رہا کہ اُس شہر کو جائے اور ذین ادا کرے۔ اب وہ شخص جس نے قرض دیا تھا ایک دن دریا کی طرف گیا کہ شاید کسی کشتی پر اس کا مال آتا ہو کہ دفعۃً^(۲) وہی لکڑی ملی جس میں اشرفیاں بھری تھیں۔ اُس نے یہ خیال کر کے کہ گھر میں جلانے کے کام آئے گی اُس کو لے لیا، جب اُس کو چیرا تو اشرفیاں اور خط ملا پھر کچھ دنوں بعد وہ شخص جس نے قرض لیا تھا، ہزار روپے لیکر آیا اور کہنے لگا، خدا کی قسم! میں برابر کوشش کرتا رہا کہ کوئی کشتی مل جائے تو تمہارا مال تم کو پہنچا دوں مگر آج سے پہلے کوئی کشتی نہ ملی۔ اُس نے کہا، کیا تم نے میرے پاس کوئی چیز بھیجی تھی؟ اس نے کہا، میں کہہ تو رہا ہوں کہ آج سے پہلے مجھے کوئی کشتی نہیں ملی۔ اُس نے کہا، جو کچھ تم نے لکڑی میں بھیج دیا تھا، خدا نے اُس کو تمہاری طرف سے پہنچا دیا، یہ اپنی ایک ہزار اشرفیاں لیکر بامراد واپس ہوا۔^(۳)

مسائل فقہیہ

لفظ اُس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہوا کہیں مل جائے۔^(۴)

مسئلہ ۱: پڑا ہوا مال کہیں ملا اور یہ خیال ہو کہ میں اس کے مالک کو تلاش کر کے دیدوں گا تو اٹھا لینا مستحب ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ شاید میں خود ہی رکھ لوں اور مالک کو نہ تلاش کروں تو چھوڑ دینا بہتر ہے اور اگر ظن غالب^(۵) ہو کہ مالک کو نہ دوں گا تو

① قرض۔

② ... اچانک۔

③ "صحیح المعاری"، کتاب الکفالة، باب الکفالة فی القرض .. إلخ، المحدث: ۲۲۹۱، ج ۲، ص ۷۳.

④ "الدر المختار"، کتاب اللقطة، ج ۶، ص ۴۲۱.

⑤ یعنی غالب گمان۔

اٹھانا جائز ہے اور اپنے لیے اٹھانا حرام ہے اور اس صورت میں بمنزلہ غصب کے ہے^(۱) اور اگر یہ ظن غالب ہو کہ میں نہ اٹھوں گا تو یہ چیز ضائع و ہلاک ہو جائے گی تو اٹھالینا ضرور ہے لیکن اگر نہ اٹھاوے اور ضائع ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں۔^(۲) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲: نقطہ کو اپنے تصرف^(۳) میں لانے کے لیے اٹھایا پھر نادام ہوا کہ مجھے ایسا کرنا نہ چاہیے اور جہاں سے لایا وہیں رکھ آیا تو بری الذمہ نہ ہوگا یعنی اگر ضائع ہو گیا تو تاوان دینا پڑے گا بلکہ اب اس پر لازم ہے کہ مالک کو تلاش کرے اور اس کے حوالہ کر دے اور اگر مالک کو دینے کے لیے لایا تھا پھر جہاں سے لایا تھا رکھ آیا تو تاوان نہیں۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۳: ہر قسم کی پڑی ہوئی چیز کا اٹھالنا جائز ہے مثلاً متاع^(۵) یا جانور بلکہ اونٹ کو بھی لاسکتا ہے کیونکہ اب زمانہ خراب ہے یہ نہ لائے گا تو کوئی دوسرا لے جائے گا اور مالک کو نہ دے گا بلکہ ہضم کر جائیگا۔^(۶) (فتح وغیرہ)

مسئلہ ۴: لفظ^(۷) منقطع^(۸) کے ہاتھ میں امانت ہے یعنی تلف^(۹) ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں بشرطیکہ اٹھانے والا اٹھانے کے وقت کسی کو گواہ بنا دے یعنی لوگوں سے کہہ دے کہ اگر کوئی شخص اپنی گئی ہوئی چیز تلاش کرنا آئے تو میرے پاس بھیج دینا اور گواہ نہ کیا تو تلف ہونے کی صورت میں تاوان دینا پڑے گا مگر جبکہ وہاں کوئی نہ ہو اور گواہ بنانے کا موقع نہ ملایا اندیشہ ہو کہ گواہ بنائے تو خالم چھین لیگا تو ضمان نہیں۔^(۱۰) (تبیین، بحر)

مسئلہ ۵: پڑا مال اوٹھ لایا اور اس کے پاس سے ضائع ہو گیا اب مالک آیا اور چیز کا مطالبہ کرتا ہے اور تاوان مانگتا ہے کہتا ہے کہ تم نے بدعتی سے اپنے صرف میں لانے کے لیے اٹھایا تھا، لہذا تم پر تاوان ہے یہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اپنے لیے

۱ یعنی ناجائز قبضہ کرنے کی طرح ہے۔

۲ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب اللقطة، ج ۶، ص ۴۲۲.

۳ استعمال۔

۴ "الدرالمختار"، کتاب اللقطة، ج ۶، ص ۴۲۲.

۵ سامان وغیرہ۔

۶ "فتح القدیر"، کتاب اللقطة، ج ۵، ص ۳۵۴ وغیرہ

۷ گری ہوئی گمشدہ چیز۔ ۸ اٹھانے والا۔ ۹ ضائع۔

۱۰ "تبیین الحقائق"، کتاب اللقطة، ج ۴، ص ۲۰۹.

و "البحر الرائق"، کتاب اللقطة، ج ۵، ص ۲۵۴.

نہیں اٹھایا تھا بلکہ اس نیت سے لیا تھا کہ مالک کو دوں گا تو محض اس کہنے سے ضمان سے بری نہیں جب تک بصورت امکان گواہ نہ کرے۔^(۱) (ہدایہ)

مسئلہ ۶: دو شخصوں نے لفظ کو اٹھایا تو دونوں پر تشہیر^(۲) لازم ہے اور لفظ کے جمع احکام دونوں پر ہیں اور اگر دونوں جا رہے تھے ایک نے کوئی چیز دیکھی اس نے دوسرے سے کہا اٹھالاؤ اُس نے اپنے لیے اٹھائی تو یہ ذمہ دار ہے اور لفظ کے احکام اس پر ہیں حکم دینے والے پر نہیں۔^(۳) (جوہرہ)

مسئلہ ۷: ملقط پر تشہیر لازم ہے یعنی بازاروں اور شارع عام^(۴) اور مساجد میں اتنے زمانہ تک اعلان کرے کہ ظن غالب ہو جائے کہ مالک اب تلاش نہ کرتا ہوگا۔ یہ مدت پوری ہونے کے بعد اسے اختیار ہے کہ لفظ کی حفاظت کرے یا کسی مسکین پر تصدق کر دے۔^(۵) مسکین کو دینے کے بعد اگر مالک آگیا تو اسے اختیار ہے کہ صدقہ کو جائز کر دے یا نہ کرے اگر جائز کر دیا ثواب پایگا اور جائز نہ کیا تو اگر وہ چیز موجود ہے اپنی چیز لے لے اور ہلاک ہوگئی ہے تو تاوان لے گا۔ یہ اختیار ہے کہ ملقط سے تاوان لے یا مسکین سے، جس سے بھی لے گا وہ دوسرے سے رجوع نہیں کر سکتا۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: بچہ نے پڑا مال اٹھایا اور گواہ نہ بنایا تو ضائع ہونے کی صورت میں اسے بھی تاوان دینا پڑیگا۔^(۷) (بحر)
مسئلہ ۹: بچہ کو کوئی پڑی ہوئی چیز ملی اور اٹھالایا تو اُس کا ولی یا وصی^(۸) تشہیر کرے اور مالک کا ہتا نہ ملا اور وہ بچہ خود فقیر ہے تو ولی یا وصی خود اُس بچہ پر تصدق کر سکتا ہے اور بعد میں مالک آیا اور تصدق کو اُس نے جائز نہ کیا تو ولی یا وصی کو ضمان دینا ہوگا۔^(۹) (بحر الرائق)

مسئلہ ۱۰: اگر ملقط تشہیر سے عاجز ہے مثلاً بوڑھا یا مریض ہے کہ بازار وغیرہ میں جا کر اعلان نہیں کر سکتا تو دوسرے کو اپنا نائب بنا سکتا ہے کہ یہ اعلان کر دے اور نائب کو دینے کے بعد اگر واپس لینا چاہے تو واپس نہیں لے سکتا اور نائب کے پاس

- ① "الہدایۃ"، کتاب اللقطۃ، ج ۱، ص ۴۱۷۔
- ② اعلان کرنا۔
- ③ "الحوہرۃ البیرۃ"، کتاب اللقطۃ، الجزء الاول، ص ۴۵۹۔
- ④ عام راستہ۔
- ⑤ صدقہ کر دے۔
- ⑥ "العتاوی الہمدیۃ"، کتاب اللقطۃ، ج ۲، ص ۲۸۹۔
- ⑦ "البحر الرائق"، کتاب اللقطۃ، ج ۵، ص ۲۵۴۔
- ⑧ یعنی بچے کے باپ نے جس کو وصیت کی ہے۔
- ⑨ "البحر الرائق"، کتاب اللقطۃ، ج ۵، ص ۲۵۵، ۲۵۶۔

سے وہ چیز ضائع ہوگئی تو اُس سے تاوان نہیں لے سکتا۔^(۱) (بحر الرائق، منحة العالق)

مسئلہ ۱۱: اٹھانے والا اگر فقیر ہے تو مدت مذکورہ تک اعلان کے بعد خود اپنے صرف^(۲) میں بھی لاسکتا ہے اور مالدار ہے تو اپنے رشتہ والے فقیر کو دے سکتا ہے مثلاً اپنے باپ، ماں، شوہر، زوجہ، بالغ اولاد کو دے سکتا ہے۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۱۲: اوٹھنے والا فقیر تھا اور اعلان کے بعد اپنے صرف میں لایا پھر یہ شخص مالدار ہو گیا تو یہ واجب نہیں کہ اتنا ہی فقر پر تصدق کرے۔^(۴) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۳: بادشاہ یا حاکم لفظ کو قرض دے سکتا ہے چاہے خود ملتقط کو قرض دیدے یا دوسرے کو۔ یوہیں کسی کو بطور مضاربت^(۵) بھی دے سکتا ہے۔^(۶) (فتح القدیر، بحر)

مسئلہ ۱۴: ملتقط کے ہاتھ سے لفظ ضائع ہو گیا پھر اس چیز کو دوسرے کے پاس دیکھا تو یہ دعویٰ کر کے نہیں لے سکتا۔^(۷) (ہمس، جوہرہ)

مسئلہ ۱۵: بدست آدمی راستہ میں پڑا ہوا ہے اور اس کا کوئی کپڑا بھی وہیں گرا ہے اس کو حفاظت کی غرض سے جو کوئی اٹھائیگا تاوان دینا پڑے گا کہ اگرچہ وہ نشہ میں ہے اُس کی چیزوں کے حفظ^(۸) کی ضرورت نہیں کیونکہ ایسوں سے لوگ خود ڈرتے ہیں ان کی چیزیں نہیں اٹھاتے۔^(۹) (ہمس)

مسئلہ ۱۶: جو چیزیں خراب ہو جانے والی ہیں جیسے پھل اور کھانے ان کا اعلان صرف اتنے وقت تک کرنا لازم ہے کہ

① "البحر الرائق"، کتاب النقطة، ج ۵، ص ۲۵۵، ۲۵۶.

② و "منحة العالق علی البحر الرائق"، کتاب اللقطة، ج ۵، ص ۲۵۶.

③ استعمال، خرچ۔

④ "الدر المختار"، کتاب اللقطة، ج ۶، ص ۴۲۷.

⑤ "رد المختار"، کتاب اللقطة، ج ۶، ص ۴۲۷.

⑥ تجارت، ایسی تجارت کہ مال کسی کا ہو محنت کوئی دوسرا کرے اور نفع میں دونوں شریک ہوں۔

⑦ "فتح القدیر"، کتاب اللقطة، ج ۵، ص ۳۵۲.

⑧ و "البحر الرائق"، کتاب اللقطة، ج ۵، ص ۲۵۷.

⑨ "حاشیة الشلیبی علی التبین"، کتاب اللقطة، ج ۴، ص ۲۱۴.

⑩ و "المحوررة البیة"، کتاب اللقطة، ج ۱، ص ۴۵۹.

⑪ حفاظت۔

⑫ "حاشیة الشلیبی علی التبین"، کتاب اللقطة، ج ۴، ص ۲۱۴.

خراب نہ ہوں اور خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو مسکین کو دیدے۔^(۱) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۷: کوئی ایسی چیز پائی جو بے قیمت ہے جیسے کھجور کی گٹھلی اتار کا چھلکا ایسی اشیاء میں اعلان کی حاجت نہیں کیونکہ معلوم ہوتا ہے اسے چھوڑ دینا اباحت ہے کہ جو چاہے لے لے اور اپنے کام میں لائے اور یہ چھوڑنا تملیک^(۲) نہیں کہ مجہول^(۳) کی طرف سے تملیک صحیح نہیں، لہذا وہ اب بھی مالک کی ملک میں باقی ہے۔^(۴) (رد المحتار) اور بعض فقہاء یہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم اس وقت ہے کہ وہ متفرق^(۵) ہوں اور اگر اکٹھی ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ مالک نے کام کے لیے جمع کر رکھی ہیں، لہذا محفوظ رکھے خرچ نہ کرے۔^(۶) (بحر الرائق)

مسئلہ ۱۸: لفظ کی نسبت اگر معلوم ہے کہ یہ ذی کی چیز ہے تو اسے بیت المال میں جمع کر دے خود اپنے تصرف^(۷) میں نہ لائے نہ مساکین کو دے۔^(۸) (در مختار)

مسئلہ ۱۹: اگر مالک کے پتہ چلنے کی امید ہے اور ملقط کے مرنے کا وقت قریب آ گیا تو وصیت کر جانا یعنی یہ ظاہر کر دینا کہ یہ لفظ ہے واجب ہے۔^(۹) (در مختار)

مسئلہ ۲۰: ملقط کو لفظ کی کوئی اجرت نہیں ملے گی اگرچہ کتنی ہی دور سے اٹھالایا ہو اور لفظ اگر جانور ہو اور اس کے کھلانے میں کچھ خرچ کیا ہو تو اس کا معاوضہ بھی نہیں پائے گا ہاں اگر قاضی کی اجازت سے ہو اور اس نے کہہ دیا ہو کہ اس پر خرچ کرو جو کچھ خرچ ہو گا مالک سے وصول کر لینا تو اب مصارف^(۱۰) لے سکتا ہے۔^(۱۱) (بحر الرائق)

مسئلہ ۲۱: جو کچھ حاکم کی اجازت سے خرچ کیا ہے اسے وصول کرنے کے لیے لفظ کو مالک سے روک سکتا ہے مصارف دینے کے بعد وہ لے سکتا ہے اور نہ دے تو قاضی لفظ کو بیچ کر مصارف ادا کر دے اور جو بچے مالک کو

① "الدر المختار"، کتاب اللقطة، ج ۶، ص ۴۲۵ وغیرہ۔

② دوسرے کو مالک بنانا۔

③ نامعلوم۔

④ "رد المحتار"، کتاب اللقطة، مطلب: میس وجد خطیاً... إلخ، ج ۶، ص ۴۳۵

⑤ نکھری ہوئی۔

⑥ "البحر الرائق"، کتاب اللقطة، ج ۵، ص ۲۵۶۔

⑦ استعمال۔

⑧ "الدر المختار"، کتاب اللقطة، ج ۶، ص ۴۲۸۔

⑨ المرجع السابق۔

⑩ اخراجات۔

⑪ "البحر الرائق"، کتاب اللقطة، ج ۵، ص ۲۶۰۔

دیدے۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۲۲: لفظ پر خرچ کرنے کی قاضی سے اجازت طلب کی تو قاضی گواہ طلب کرے گا اگر گواہوں سے لفظ ہونا ثابت ہو گیا تو مصارف کی اجازت دے گا ورنہ نہیں اور اگر ملتقط^(۲) ہوتا ہے میرے پاس گواہ نہیں ہیں تو قاضی یہ حکم دے گا کہ اگر تو چاہے اس پر خرچ کر، مالک آئیگا تو وصول کر لینا اور اگر تو غاصب^(۳) ہے تو کچھ نہ ملے گا۔^(۴) (ہدایہ)

مسئلہ ۲۳: لفظ اگر ایسی چیز ہو جس سے منفعت حاصل ہو سکتی ہے مثلاً تیل گدھا گھوڑا کہ ان کو کرایہ پر دیکر اجرت حاصل کر سکتا ہے تو حاکم کی اجازت سے کرایہ پردے سکتا ہے اور جو اجرت حاصل ہو اسی میں سے اُسے خوراک بھی دی جائے اور اگر ایسی چیز لفظ ہو جس سے آمدنی نہ ہو اور سردست^(۵) مالک کا پتا نہیں چلتا اور اس پر خرچ کرنے میں مالک کا نقصان ہے کہ کچھ دنوں میں اپنی قیمت کی قدر^(۶) لکھا جائے گا تو قاضی اس کو بیچ کر اسکی قیمت محفوظ رکھے کہ اسی میں مالک کا نفع ہے اور قاضی نے بیچ کی یا قاضی کے حکم سے ملتقط نے، تو یہ بیچ نافذ ہے مالک اس بیچ کو رد نہیں کر سکتا۔^(۷) (بحر، در مختار)

مسئلہ ۲۴: لفظ ایسی چیز تھی جس کے رکھنے میں مالک کا نقصان تھا۔ اُسے خود ملتقط نے بغیر اجازت قاضی بیچ ڈالا تو یہ بیچ نافذ نہ ہوگی بلکہ اجازت مالک پر موقوف رہے گی اگر مالک آیا اور چیز مشتری^(۸) کے پاس موجود ہے تو اُسے اختیار ہے۔ بیچ کو جائز کرے یا باطل کر دے اور چیز اُس سے لے لے اور اگر مالک اُس وقت آیا کہ مشتری کے پاس وہ چیز نہ رہی تو اُسے اختیار ہے کہ مشتری سے اُس کی قیمت کا تاوان لے یا بائع^(۹) سے، اگر بائع سے تاوان لے گا تو بیچ نافذ ہو جائے گی اور زرخشن^(۱۰) بائع کا ہوگا مگر زرخشن جتنا قیمت سے زائد ہوا سے صدقہ کر دے۔^(۱۱) (فتح القدیر)

① .. الدر المختار، کتاب اللقطة، ج ۶، ص ۴۳۳.

② مگر ہوئی چیز ٹھانے والا۔ ③ ناجائز طریقے سے لینے والا۔

④ ”الهدایة“، کتاب اللقطة، ج ۱، ص ۴۱۸، ۴۱۹.

⑤ فی الحال، اس وقت۔ ⑥ قیمت کے برابر، قیمت کے مقدار۔

⑦ ”البحر الرائق“، کتاب اللقطة، ج ۵، ص ۲۶۱.

و ”الدر المختار“، کتاب اللقطة، ج ۶، ص ۴۳۲.

⑧ خرید۔ ⑨ بیچنے والا۔

⑩ وہ رقم جو قیمت یا تاوان میں ادا کی جائے۔

⑪ ”فتح القدیر“، کتاب اللقطة، ج ۵، ص ۳۵۵.

مسئلہ ۲۵: لفظ کا مدعی^(۱) پیدا ہو گیا اور وہ نشان اور پتا بتاتا ہے جو لفظ میں موجود ہے یا خود ملقظ اُس کی تصدیق کرتا ہے تو دیدینا جائز ہے اور قاضی نے حکم کر دیا تو دیدینا لازم اور بغیر حکم قاضی دیدیا تو اُس کا کفیل یعنی ضامن لے سکتا ہے۔^(۲) (در مختار) اور علامت بتانے کی صورت میں اگر دینے سے انکار کرے تو مدعی کو گواہ سے ثابت کرنا ہوگا کہ یہ اُسی کی ملک ہے۔^(۳) (ہدایہ)

مسئلہ ۲۶: مدعی نے علامت بیان کی یا ملقظ نے اُس کی تصدیق کی اور لفظ دیدیا اس کے بعد دوسرا مدعی پیدا ہو گیا اور یہ گواہوں سے اپنی ملک ثابت کرتا ہے تو اگر چیز موجود ہے اسے دلا دی جائے اور تلف ہو چکی ہے تو تاوان لے سکتا ہے۔ اور یہ اختیار ہے کہ ملقظ سے تاوان لے یا مدعی اول سے۔^(۴) (ردالمحتار)

(لفظہ کے مناسب دوسرے مسائل)

مسئلہ ۲۷: راستہ پر بھیڑ مری ہوئی پڑی تھی اس نے اُس کی اُون کاٹ لی تو اسے اپنے کام میں لاسکتا ہے اور مالک آکر اس کا مطالبہ کرے تو لے سکتا ہے اور اگر اُس کی کھال نکال کر پکالی اور مالک لینا چاہے تو لے سکتا ہے مگر پکانے کی وجہ سے جو کچھ قیمت میں اضافہ ہوا ہے دینا پڑے گا۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: خر بڑہ^(۶) اور تربز^(۷) کی پالیز^(۸) کو لوگوں نے لوٹ لیا اگر اُس وقت لوٹی جب مالک کی طرف سے اجازت ہوگئی کہ جس کا جی چاہے لے جائے جیسا کہ عام طور پر جب فصل ختم ہو جایا کرتی ہے تھوڑے سے خراب پھل ہاتی رہ جاتے ہیں مالک اجازت دیدیا کرتے ہیں تو لوٹنے میں کوئی حرج نہیں۔^(۹) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: نکاح میں چھوہارے لوٹائے جاتے ہیں ایک کدھن میں گرے تھو دوسرے نے اٹھا لیے اس کی دوسری کدھنیں ہیں جس کدھن میں گرے تھو اگر اُس نے اسی غرض کدھن پھیلانے تھو دوسرے کو لینا جائز نہیں ورنہ جائز ہے۔^(۱۰) (عالمگیری)

۱ دھواي کرنے والا یعنی مالک۔

۲ "الدر المختار"، کتاب اللقطة، ج ۶، ص ۴۳۳۔

۳ "الهدایہ" کتاب اللقطة، ج ۱، ص ۴۱۹۔

۴ "ردالمختار"، کتاب اللقطة، ج ۶، ص ۴۳۴۔

۵ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب اللقطة، ج ۲، ص ۲۹۳۔

۶ خر بڑہ۔ ۷ تربوز۔ ۸ کھیت۔

۹ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب اللقطة، ج ۲، ص ۲۹۳۔ ۱۰ المرجع السابق۔

مسئلہ ۳۰: شادیوں میں روپے پیسے لٹانے کے لیے جس کو دیے وہ خود لٹائے دوسرے کو لٹانے کے لیے نہیں دے سکتا اور کچھ بچا کر اپنے لیے رکھ لے یا گرا ہوا خود اٹھا لے یہ جائز نہیں۔ اور شکر چھوہارے لٹانے کو دیے تو بچا کر کچھ رکھ سکتا ہے اور دوسرے کو بھی لٹانے کے لیے دے سکتا ہے اور دوسرے نے لٹائے تو اب وہ بھی لوٹ سکتا ہے۔^(۱) (خانہ)

مسئلہ ۳۱: کھیت کٹ جانے کے بعد کچھ بالیاں گری پڑی رہ جاتی ہیں اگر کاشتکار نے چھوڑ دی ہیں کہ جس کا جی چاہے اٹھا لیجائے تو لیجانے میں حرج نہیں مگر مالک کی ملک اب بھی باقی ہے اور چاہے تو لے سکتا ہے مگر جمع کرنے کے بعد اس سے لے لینا دناءت^(۲) ہے اور اگر کاشتکار نے چند خاص لوگوں سے کہہ دیا کہ جو چاہے لیجائے تو اب جمع کرنے والوں کا ہو گیا۔^(۳) (بحر الرائق، تبیین وغیرہما)

مسئلہ ۳۲: اگر قیموں کا کھیت ہے اور بالیاں^(۴) اتنی زائد ہیں کہ اجرت پر چنوائی جائیں^(۵) تو معقول مقدار^(۶) میں بچیں گی تو چھوڑنا جائز نہیں اور اتنی ہیں کہ چنوائی جائیں تو اتنی ہی مزدوری بھی دینی پڑے گی یا مزدوری دینے کے بعد قدر قلیل^(۷) بچیں گی تو چھوڑ دینا جائز ہے۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: اخروٹ وغیرہ کے متعدد دانے ملے یوں کہ پہلے ایک ملا پھر دوسرا پھر اور ایک دہلی ہذا القیاس اتنے ملے کہ اب ان کی قیمت ہوگئی تو احوط^(۹) یہ ہے کہ بہر صورت ان کی حفاظت کرے اور مالک کو تلاش کرے اور سیب، امرود پانی میں پڑے ہوئے ملے تو لینا جائز ہے اگرچہ زیادہ ہوں ورنہ پانی میں خراب ہو جائیں گے۔^(۱۰)

مسئلہ ۳۴: بارش میں اس لیے برتن رکھ دیئے کہ ان میں پانی جمع ہو تو دوسرے کو بغیر اجازت اُن برتنوں کا پانی لینا

① "العتاویٰ الہندیۃ"، کتاب اللقطۃ، ج ۲، ص ۳۵۸۔

② کینٹگی، گھنایا۔

③ "البحر الرائق"، کتاب اللقطۃ، ج ۵، ص ۲۵۶۔

④ و "تبیین الحقائق"، کتاب اللقطۃ، ج ۴، ص ۲۱۵، وغیرہما۔

⑤ گندم یا چاول کی فصل کے خوشے جن میں دانے ہوتے ہیں۔ اکٹھی کی جائیں۔

⑥ مناسب مقدار۔

⑦ کم مقدار۔

⑧ "العتاویٰ الہندیۃ"، کتاب اللقطۃ، ج ۲، ص ۲۹۴۔

⑨ زیادہ خطابات۔

⑩ "البحر الرائق"، کتاب اللقطۃ، ج ۵، ص ۲۵۶۔

جائز نہیں اور اگر اس لیے نہیں رکھے ہیں تو جائز ہے۔ یوہیں اگر سکھانے کے لیے جال پھیلایا اس میں کوئی جانور پھنس گیا تو جس نے پکڑا اُس کا ہے اور جانور پکڑنے کے لیے جال تانا تو جانور جال والے کا ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: کسی کی زمین میں محلہ والے راکھ کوڑا وغیرہ ڈالتے ہیں اگر مالک زمین نے اُس کو اسی لیے چھوڑ رکھا ہے کہ جب زیادہ مقدار میں جمع ہو جائے گی تو اپنے کھیت میں ڈالوں گا تو دوسرے کو اٹھانا جائز نہیں اور اگر زمین اس لیے نہیں چھوڑی ہے تو جو پہلے اٹھالے اُس کی ہے۔ یوہیں اونٹ والے کسی کے مکان پر کرایہ کے لیے اپنے اونٹ بٹھاتے ہیں کہ جس کو ضرورت ہو یہاں سے کرایہ پر لیجائے اور یہاں بہت سی میٹگنیاں جمع ہو گئیں اگر مالک مکان کا خیال ان کے جمع کرنے کا تھا تو اسکی ہیں دوسرا نہیں لے سکتا ورنہ جس کا جی چاہے لیجائے۔^(۲) (بحر الرائق، عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: جنگلی کبوتر نے کسی کے مکان میں انڈے دیے اگر مالک مکان نے پکڑنے کے لیے دروازہ بھیڑا تھا^(۳) کہ دوسرے نے آکر پکڑ لیا تو یہ مالک مکان کا ہے ورنہ جو پکڑ لے اُس کا ہے ایک کی کبوتری سے دوسرے کے کبوتر کا جوڑا لگ گیا اور انڈے بچے ہوئے تو کبوتری والے کے ہیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: جنگلی کبوتروں میں پلاؤ^(۵) کبوتر مل گیا تو اس کا پکڑنا جائز نہیں اور پکڑ لیا تو مالک کو تلاش کر کے دیدے۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۳۸: باز یا شکر وغیرہ پکڑا جس کے پاؤں میں ٹھنسی^(۷) بندھی ہے جس سے گھریلو معلوم ہوتا ہے تو یہ لفظ ہے^(۸) اعلان کرنا ضروری ہے۔ یوہیں ہرن پکڑا جس کے گلے میں پٹایا ہار پڑا ہوا ہے یا پالتو کبوتر پکڑا تو اعلان کرے اور مالک

① "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب اللقطۃ، ج ۲، ص ۲۹۴۔

② "البحر الرائق"، کتاب اللقطۃ، ج ۵، ص ۵۶۔

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب اللقطۃ، ج ۲، ص ۲۹۴۔

③ بند کیا تھا۔

④ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب اللقطۃ، ج ۲، ص ۲۹۴۔

⑤ پالتو۔

⑥ "الدر المختار"، کتاب اللقطۃ، ج ۶، ص ۴۳۶۔

⑦ جھانجھن، پازیب، چھوٹے گتھرو جو پاؤں میں ڈالتے ہیں۔

⑧ یعنی گمشدہ ہے۔

معلوم ہو جائے تو اُسے واپس کرے۔^(۱) (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۳۹: کاشنکار اپنے کھیتوں میں کئی کئی دن گائیں یا بھیڑیں رات میں ٹھہراتے ہیں تاکہ ان کے پاخانہ پیشاب سے کھیت درست ہو جائے، لہذا یہاں سے گوبر یا بیگنیاں دوسرے کو لینا جائز نہیں۔

مسئلہ ۴۰: مجموعوں یا مساجد میں اکثر جوتے بدل جاتے ہیں ان کو کام میں لانا جائز نہیں ہاں اگر یہ کسی فقیر کو اگرچہ اپنی اولاد کو تصدق کر دے پھر وہ اسے ہبہ کر دے تو تصرف میں لاسکتا ہے یا اس کا اچھا جوتا کوئی اٹھالے گیا اور اپنا خراب چھوڑ گیا کہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے اُس نے قصد^(۲) ایسا کیا ہے دھوکے سے نہیں ہوا ہے تو جب یہ شخص خراب جوڑا اٹھالایا اس کو ہاں لاسکتا ہے کہ یہ اُس کا عوض ہے۔^(۳) (بحر الرائق)

مسئلہ ۴۱: کسی کے مکان پر کوئی اجنبی مسافر آیا اور مر گیا تجھیز و تکھن^(۴) کے بعد اُس کے ترکہ میں کچھ روپیہ بچا تو مالک مکان اگرچہ فقیر ہو ان روپوں کو اپنے صرف^(۵) میں نہیں لاسکتا کہ یہ لفظ نہیں۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: کسی نے اپنا جانور قصداً چھوڑ دیا اور کہہ دیا جس کا جی چاہے پکڑ لے جیسے تو تائینا^(۷) وغیرہ پالتو جانور اکثر چھوڑ دیا کرتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں جس کا جی چاہے پکڑ لے تو اب جو پکڑے گا اُسی کا ہے۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: دریا میں لکڑی بہتی ہوئی آئی اگر اُس کی قیمت ہے تو لفظ ہے ورنہ لینے والے کے لیے حلال ہے۔^(۹) (در مختار)

مسئلہ ۴۴: مسافر آدمی کسی کے یہاں ٹھہرا اور مر گیا اگر اُس کا ترکہ پانچ درہم تک ہے تو صاحب خانہ ورثہ کو تلاش

①... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب اللقطۃ، ج ۲، ص ۲۹۴.

و "البحر الرائق"، کتاب النقطۃ، ج ۵، ص ۲۵۷.

② جان بوجھ کر۔

③... "البحر الرائق"، کتاب اللقطۃ، ج ۵، ص ۲۶۵.

④ کفن، دفن کا اہتمام کرنا۔ ⑤... استعمال، خرچ۔

⑥... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب اللقطۃ، ج ۲، ص ۲۹۵.

⑦ طوطا مینا۔

⑧... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب اللقطۃ، ج ۲، ص ۲۹۵.

⑨... "الدر المختار"، کتاب اللقطۃ، ج ۶، ص ۴۳۵.

کرے پتا نہ چلے تو مساکین کو دیدے اور خود فقیر ہو تو اپنے صرف میں لائے اور پانچ درہم سے زیادہ ہے اور ورثہ کا پتا نہ چلے تو بیت المال میں داخل کر دے۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۳۵: مسافرت^(۲) میں کوئی مرگیا تو اُس کے رفقا^(۳) کو اختیار ہے کہ سامان بیچ کر دام جو کچھ ملے ورثہ کو پہنچا دیں جبکہ خود سامان لا دکر لیجانے میں اتنے مصارف ہوں جو سامان کی قیمت کو پہنچ جائیں کہ اس صورت میں ورثہ کا فائدہ بیچ ڈالنے میں ہے۔^(۴) (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۶: بیرون شہر درختوں کے نیچے جو پھل گرے ہوں اگر اُن کی نسبت معلوم ہو کہ کھالینے کی صراحت یا دلالت اجازت ہے جیسے اُن مواقع میں جہاں کثرت سے مکمل پیدا ہوتے ہیں راہگیروں سے تعرض^(۵) نہیں کرتے ایسے مواقع میں کھانے کی اجازت ہے مگر درختوں سے توڑ کر کھانے کی اجازت نہیں مگر جہاں اس کی بھی اجازت ثابت ہو تو توڑ کر بھی کھا سکتا ہے۔^(۶) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۷: مکان خرید اور اُس کی دیورا وغیرہ میں روپے ملے اگر بائع کہتا ہے یہ میرے ہیں تو اُسے دیدے ورنہ لفظ ہے۔^(۷) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۸: مسجد میں سویا تھا اس کے ہاتھ میں کوئی شخص روپے کی تھیلی رکھ کر چلا گیا تو یہ روپے اس کے ہیں اپنے خرچ میں لاسکتا ہے۔^(۸) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۹: جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہے اُس نے اعلان کیا کہ جو اُس کا پتا بتائے گا اُس کو اتنا دوں گا تو اجارہ باطل ہے۔^(۹) (بحر منیہ الخالق) اور بطور انعام دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

① الدر المختار، کتاب اللقطة، ج ۶، ص ۴۳۵.

② یعنی پردیس میں، سفر کی حالت میں۔

③ ہمسفر و دوست احباب۔

④ الدر المختار و رد المحتار، کتاب اللقطة، مطلب: فیما مات فی سفرہ... إلح، ج ۶، ص ۴۳۵.

⑤ روک ٹوک۔

⑥ الدر المختار، کتاب اللقطة، ج ۶، ص ۴۳۶، وغیرہ.

⑦ رد المحتار، کتاب اللقطة، مطلب: فیما وجد دراهم - إلح، ج ۶، ص ۴۳۷.

⑧ المرجع السابق.

⑨ البحر الرائق، کتاب اللقطة، ج ۵، ص ۲۵۹.

و "منحة الخالق علی البحرائق"، کتاب اللقطة، ج ۵، ص ۲۵۹.

مسئلہ ۵۰: لوگوں کے ذین یا حقوق اس کے ذمہ ہیں مگر نہ اُن کا پتا ہے نہ اُن کے ورثہ کا تو اتنا ہی اپنے مال میں سے فقرا پر تصدق کرے آخرت کے مواخذہ^(۱) سے بری ہو جائے گا اور اگر قصداً غصب کیا ہے تو توبہ بھی کرے اور اگر کسی کا مطالبہ اس کے ذمہ ہے اور اس کے پاس مال نہیں کہ ادا کرے اور مالک کا پتا بھی نہیں کہ معاف کرائے تو توبہ واستغفر کرے اور مالک کے لیے دعا کرے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ بری کر دے۔^(۲) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵۱: چور نے اگر کسی کو کوئی چیز دیدی اگر مالک معلوم ہے تو مالک کو دیدے ورنہ تصدق کر دے خود اس چور کو واپس نہ دے۔^(۳) (بحر الرائق)

فائدہ: جب کوئی چیز گم ہو جائے تو یہ دعا پڑھے:

يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِعَادَ اجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ ضَالَّتِي.

ضالّتی کی جگہ پر اس چیز کا نام ذکر کرے وہ چیز مل جائے گی۔ امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسکو میں نے آزمایا ہے کہ ہوتی چیز جلد مل جاتی ہے۔^(۴)

دوسری ترکیب یہ ہے کہ بلند جگہ قبلہ کو منہ کر کے کھڑا ہو اور فاتحہ پڑھ کر اُسکا ثواب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نذر کرے پھر سیدی احمد بن علوان کو ہدیہ کر کے یہ کہے۔

يَا سَيِّدِي أَحْمَدُ يَا اِهْنِ عَلَوَانِ رُدَّ عَلَيَّ ضَالَّتِي وَالْأَلَا نَزَعْتُكَ مِنْ دِيْوَانِ الْأَوْلِيَاءِ.
ان کی برکت سے چیز مل جائیگی۔

مفقود کا بیان

حدیث: دارقطنی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مفقود کی عورت جب تک بیان نہ آجائے (یعنی اُسکی موت یا طلاق نہ معلوم ہو) اُسی کی عورت ہے۔“^(۵) عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں روایت کی، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مفقود کی عورت کے متعلق فرمایا: کہ وہ ایک عورت ہے جو مصیبت میں مبتلا کی گئی، اُس کو

① یعنی حساب کتاب، اللہ کی پکڑ۔

② الدر المختار و ”رد المختار“، کتاب اللقطة، مطلب: میس علیہ دیون... إلخ، ج ۶، ص ۴۳۴۔

③ البحر الرائق، کتاب اللقطة، ج ۵، ص ۲۶۶۔

④ ”رد المختار“، کتاب اللقطة، مطلب: سرق مکعبه ووجد مثله او دونه، ج ۶، ص ۴۳۸۔

⑤ سنن الدار قطنی، کتاب النکاح، الحدیث: ۳۸۰۴، ج ۳، ص ۳۷۱۔

صبر کرنا چاہیے، جب تک موت یا طلاق کی خبر نہ آئے۔^(۱) اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسی مروی ہے، کہ اُس کو ہمیشہ انتظار کرنا چاہیے^(۲) اور ابو قلابہ و جابر بن یزید و حنفی و ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی مذہب ہے۔^(۳)

مسائل فقہیہ

مفقود اُسے کہتے ہیں جس کا کوئی پتا نہ ہو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ زندہ ہے یا مر گیا۔^(۴)

مسئلہ ۱: مفقود خود اپنے حق میں زندہ قرار پائیگا، لہذا اُس کا مال تقسیم نہ کیا جائے اور اُسکی عورت نکاح نہیں کر سکتی اور اُس کا اجارہ فتح نہ ہوگا اور قاضی کسی شخص کو وکیل مقرر کر دیگا کہ اُس کے اموال کی حفاظت کرے اور اُسکی جائیداد کی آمدنی وصول کرے اور جن دیون کا قرضداروں نے خود اقرار کیا ہے انھیں وصول کرے اور اگر وہ شخص اپنی موجودگی میں کسی شخص کو ان امور^(۵) کے لیے وکیل مقرر کر گیا ہے تو یہی وکیل سب کچھ کرے گا قاضی کو بلا ضرورت دوسرا وکیل مقرر کرنے کی حاجت نہیں۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۲: قاضی نے جسے وکیل کیا ہے اُسکا صرف اتنا ہی کام ہے کہ قبض کرے اور حفاظت میں رکھے مقدمات کی پیروی نہیں کر سکتا یعنی اگر مفقود پر کسی نے دین یا ودیعت^(۷) کا دعویٰ کیا یا اُسکی کسی چیز میں شرکت کا دعویٰ کرتا ہے تو یہ وکیل جوابدہی نہیں کر سکتا اور نہ خود کسی پر دعویٰ کر سکتا ہے ہاں اگر ایسا دین ہو جو اسکے عقد سے لازم ہوا ہو تو اس کا دعویٰ کر سکتا ہے۔^(۸) (ہدایہ، در مختار)

مسئلہ ۳: مفقود کا مال جسکے پاس امانت ہے یا جس پر دین ہے یہ دونوں خود بغیر حکم قاضی ادا نہیں کر سکتے اگر امین نے

① "المصنف"، لعبد الرراق، التی لا تعلم مہلک روحها، بالحديث: ۱۲۳۷۸، ج ۷، ص ۶۷.

② المرجع السابق، بالحديث: ۱۲۳۸۱.

③ "فتح القدیر"، کتاب المفقود، ج ۵، ص ۳۷۲.

④ "الدر المختار"، کتاب المفقود، ج ۶، ص ۴۴۸.

⑤ محاملات۔

⑥ "الدر المختار"، کتاب المفقود، ج ۶، ص ۴۴۸.

⑦ قرض یا امانت۔

⑧ "الدر المختار"، کتاب المفقود، ج ۶، ص ۴۵۰.

و "الہدیۃ"، کتاب المفقود، ج ۶، ص ۴۲۳.

خود پیدا تو تاوان دینا پڑیگا اور مدیون⁽¹⁾ نے دیا تو دین سے نہ ہوا بلکہ پھر دینا پڑیگا۔⁽²⁾ (بحر الرائق)

مسئلہ ۴: مفقود⁽³⁾ پر جن لوگوں کا نفقہ واجب ہے یعنی اُسکی زوجہ اور اصول⁽⁴⁾ و فروع⁽⁵⁾ اُن کو نفقہ اُسکے مال سے دیا جائیگا یعنی روپیہ اور اشرفی یا سونا چاندی جو کچھ گھر میں ہے یا کسی کے پاس امانت یا دین ہے ان سے نفقہ دیا جائے اور نفقہ کے لیے جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ بچی نہ جائے ہاں اگر کوئی ایسی چیز ہے جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے تو قاضی اُسے بیچ کر ثمن محفوظ رکھے گا اور اب اس میں سے نفقہ بھی دیا جاسکتا ہے۔⁽⁶⁾ (عالمگیری، در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵: مفقود اور اُسکی زوجہ میں تفریق اُس وقت کی جائیگی کہ جب ظن غالب یہ ہو جائے کہ وہ مر گیا ہوگا اور اُسکی مقدار یہ ہے کہ اُسکی عمر سے ستر برس گزر جائیں اب قاضی اُسکی موت کا حکم دیگا اور عورت عدت و فوات گزار کر نکاح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے اور جو کچھ املاک ہیں اُن لوگوں پر تقسیم ہونگے جو اس وقت موجود ہیں۔⁽⁷⁾ (فتح القدیر)

مسئلہ ۶: دوسروں کے حق میں مفقود مردہ ہے یعنی اس زمانہ میں کسی کا وارث نہیں ہوگا مثلاً ایک شخص کی دواڑکیاں ہیں اور ایک لڑکا اور اسکے بھی بیٹے اور پٹنیاں ہیں لڑکا مفقود ہو گیا اسکے بعد وہ شخص مرا تو آدھا مال لڑکیوں کو دیا جائے اور آدھا محفوظ رکھا جائے اگر مفقود آجائے تو یہ نصف اُسکا ہے ورنہ حکم موت کے بعد اس نصف کی ایک تہائی مفقود کی بہنوں کو دیں اور دو تہائیاں مفقود کی اولاد پر تقسیم کریں۔⁽⁸⁾ (فتح القدیر)

یعنی دوسروں کے اموال لینے کے لیے مفقود مردہ تصور کیا جائے مورث کی موت کے وقت جو لوگ زندہ تھے وہی وارث ہونگے مفقود کو وارث قرار دیکر اسکے ورثہ کو وہ اموال نہیں ملیں گے۔⁽⁹⁾ (در مختار) یہ اُس وقت ہے کہ جب سے گم ہوا ہے اُسکا اب تک کوئی پتہ نہ چلا ہو اور اگر درمیان میں کبھی اُسکی زندگی کا علم ہوا ہے تو اس وقت سے پہلے جو لوگ مرے ہیں اُن کا وارث ہے بعد میں جو مرے گئے اُن کا وارث نہیں ہوگا۔⁽¹⁰⁾ (بحر الرائق)

۱ مقروض۔

۲ "البحر الرائق"، کتاب المفقود، ج ۵، ص ۲۷۴-۲۷۶۔

۳ گمشدہ، لاپتہ شخص۔ ۴ یعنی ماں، باپ، دادا، دادی وغیرہ۔ ۵ یعنی بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی وغیرہ۔

۶ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب المفقود، ج ۲، ص ۳۰۰۔

۷ و "الدر المختار و رد المحتار"، کتاب المفقود، مطلب: قضاء القاصی ثلاثۃ اقسام، ج ۶، ص ۴۵۱۔

۸ "فتح القدیر"، کتاب المفقود، ج ۵، ص ۳۷۴۔

۹ المرجع السابق۔

۱۰ "الدر المختار"، کتاب المفقود، ج ۶، ص ۴۵۶۔

۱۱ "البحر الرائق"، کتاب المفقود، ج ۵، ص ۲۷۸۔

مسئلہ ۷: مفقود کے لیے کوئی شخص وصیت کر کے مر گیا تو مال وصیت محفوظ رکھا جائے اگر آگیا تو اسے دیدیں ورنہ موصی کے ورثہ کو دینے کے وارث کو نہیں ملے گا۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۸: مفقود اگر کسی وارث کا حایب^(۲) ہو تو اُس محبوب^(۳) کو کچھ نہ دینے بلکہ محفوظ رکھیں گے مثلاً مفقود کا باپ مرا تو مفقود کے بیٹے محبوب ہیں اور اگر مفقود کی وجہ سے کسی کے حصہ میں کمی ہوتی ہے تو مفقود کو زندہ فرض کر کے سہام^(۴) نکالیں پھر مردہ فرض کر کے نکالیں دونوں میں جو کم ہو وہ موجود کو دیا جائے اور باقی محفوظ رکھا جائے۔^(۵) (در مختار)

شرکت کا بیان

حدیث ۱: صحیح بخاری شریف میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں ایک غزوہ میں لوگوں کے توشہ^(۶) میں کمی پڑ گئی، لوگوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اونٹ ذبح کرنے کی اجازت طلب کی (کہ اسی کو ذبح کر کے کھا لینگے) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اجازت دیدی۔ پھر لوگوں سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ہوئی، انھوں نے خبر دی (کہ اونٹ ذبح کرنے کی ہم نے اجازت حاصل کر لی ہے) حضرت عمر نے فرمایا، اونٹ ذبح کر ڈالنے کے بعد تمھاری بقا کی کیا صورت ہوگی یعنی جب سواری نہ رہے گی اور پیدل چلو گے، تھک جاؤ گے اور کمزور ہو جاؤ گے پھر دشمنوں سے جہاد کیونکر کر سکو گے اور یہ ہلاکت کا سبب ہوگا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! (عز وجل، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اونٹ ذبح ہو جانے کے بعد لوگوں کی بقا کی کیا صورت ہوگی؟ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: کہ ”اعلان کرو کہ جو کچھ توشہ لوگوں کے پاس بچا ہے، وہ حاضر لائیں۔“ ایک دسترخوان بچھا دیا گیا، لوگوں کے پاس جو کچھ توشہ بچا ہوا تھا لا کر اُس دسترخوان پر جمع کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور دعا کی پھر لوگوں سے فرمایا: ”اپنے اپنے برتن لاؤ۔“ سب نے اپنے اپنے برتن بھر لیے پھر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: کہ ”میں

① ”الدر المختار“، کتاب المفقود، ج ۶، ص ۴۵۳۔

② یعنی اس کی وجہ سے کسی وارث کو میراث سے حصہ نہ مل رہا ہو یا مقررہ حصے سے کم مل رہا ہو۔

③ وہ وارث جو کسی دوسرے وارث کی وجہ سے میراث سے محروم ہو جائے یا اسے مقررہ حصے سے کم ملے۔

④ حصہ۔

⑤ ”الدر المختار“، کتاب المفقود، ج ۶، ص ۴۵۶۔

⑥ زادراہ، کھانے پینے کی وہ اشیاء جو سفر میں ساتھ رکھتے ہیں۔

گو ایسا دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک میں اللہ (عزوجل) کا رسول ہوں۔“ (۱)

حدیث ۲: صحیح بخاری شریف میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ”قبیلہ اشعری کے لوگوں کا جب غزوہ میں توشہ کم ہو جاتا ہے یا مدینہ ہی میں اُنکے آل و عیال کے کھانے میں کمی ہو جاتی ہے تو جو کچھ اُن کے پاس ہوتا ہے سب کو ایک کپڑے میں اکٹھا کر لیتے ہیں پھر برابر برابر بانٹ لیتے ہیں (اس اچھی خصلت کی وجہ سے) وہ مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں۔“ (۲)

حدیث ۳: عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُنکی والدہ زینب بنت حمید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر لائیں اور عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اسکو بیعت فرما لیجئے۔ فرمایا: ”یہ چھوٹا بچہ ہے۔“ پھر ان کے سر پر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی۔ اُنکے پوتے زہرہ بن معبد کہتے ہیں، کہ میرے دادا عبد اللہ بن ہشام مجھے بازار لیجاتے اور وہاں غلہ خریدتے تو ابن عمر و ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اُن سے ملتے اور کہتے ہمیں بھی شریک کر لو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہارے لیے دعائے برکت کی ہے، وہ انھیں بھی شریک کر لیتے اور بسا اوقات ایک مسلم اونٹ (۳) نفع میں مل جاتا اور اُسے گھر بھیج دیا کرتے۔ (۴)

حدیث ۴: صحیح بخاری شریف میں ہے، کہ اگر ایک شخص دام ٹھہرا رہا ہے دوسرے نے اُسے اشارہ کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے متعلق یہ حکم دیا کہ یہ اسکا شریک ہو گیا یعنی شرکت کے لیے اشارہ کافی ہے، زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (۵)

حدیث ۵: ابو داؤد و ابن ماجہ و حاکم نے سائب بن ابی السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، اُنھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی، زمانہ جاہلیت میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے شریک تھے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بہتر شریک تھے کہ نہ مجھ سے مدافعت (۶) کرتے اور نہ جھگڑا کرتے۔ (۷)

① ”صحیح البخاری“، کتاب الشرکۃ، باب الشرکۃ فی الطعام والشرکۃ... إلح، الحدیث: ۲۴۸۴، ج ۲، ص ۱۴۰.

② المرجع السابق، الحدیث: ۲۴۸۶.

③ پورا اونٹ۔

④ ”صحیح البخاری“، کتاب الشرکۃ، باب الشرکۃ فی الطعام وغیرہ، الحدیث: ۲۵۰۱، ج ۲، ص ۱۴۵.

⑤ ”صحیح البخاری“، کتاب الشرکۃ، باب الشرکۃ فی الطعام وغیرہ، ج ۲، ص ۱۴۵.

⑥ مزاحمت، روک ٹوک۔

⑦ ”سنن ابن ماجہ“، کتاب التجارات، باب الشرکۃ... إلح، الحدیث: ۲۲۸۷، ج ۳، ص ۷۹.

حدیث ۶: ابو داؤد و حاکم و رزین نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”دو شریکوں کا میں ثالث رہتا ہوں، جب تک اُن میں کوئی اپنے ساتھی کے ساتھ خیانت نہ کرے اور جب خیانت کرتا ہے تو ان سے جدا ہو جاتا ہوں۔“ (۱)

حدیث ۷: امام بخاری و امام احمد نے روایت کی، کہ زید بن ارقم و براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں شریک تھے اور انھوں نے چاندی خریدی تھی، کچھ نقد کچھ ادھار۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر پہنچی تو فرمایا: ”جو نقد خریدی ہے، وہ جائز ہے اور جو ادھار خریدی، اُسے واپس کر دو۔“ (۲)

(شرکت کے اقسام اور ان کی تعریفیں)

مسئلہ ۱: شرکت دو قسم ہے: شرکت ملک۔ شرکت عقد۔

شرکت ملک کی تعریف یہ ہے، کہ چند شخص ایک شے کے مالک ہوں اور باہم عقد شرکت نہ ہوا ہو۔

شرکت عقد یہ ہے، کہ باہم شرکت کا عقد کیا ہو مثلاً ایک نے کہا میں تیرا شریک ہوں، دوسرے نے کہا مجھے منظور ہے۔

شرکت ملک دو قسم ہے کہ ① جبری۔ ② اختیاری۔

جبری یہ کہ دونوں کے مال میں بلا قصد و اختیار (۳) ایسا خلط ہو جائے (۴) کہ ہر ایک کی چیز دوسرے سے متمیز (۵) نہ

ہو سکے یا ہو سکے مگر نہایت دقت و دشواری سے مثلاً وراثت میں دونوں کو ترک ملا کہ ہر ایک کا حصہ دوسرے سے ممتاز نہیں یا دونوں کی چیز ایک قسم کی تھی اور مل گئی کہ امتیاز نہ رہا یا ایک کے گہیوں تھے دوسرے کے بھ اور مل گئے تو اگرچہ یہاں عیحدگی ممکن ہے مگر دشواری ضرور ہے۔

اختیاری یہ کہ ان کے فعل و اختیار سے شرکت ہوئی ہو مثلاً دونوں نے شرکت کے طور پر کسی چیز کو خریدا یا ان کو ہبہ اور

صدقہ میں ملی اور قبول کیا یا کسی نے دونوں کو وصیت کی اور انھوں نے قبول کی یا ایک نے قصد اپنی چیز دوسرے کی چیز میں ملا دی کہ امتیاز جاتا رہا۔ (۶) (عالمگیری، در مختار وغیرہما)

① ”مس أبي داود“، کتاب البیوع، باب الشركة، الحدیث: ۳۲۸۳، ج ۳، ص ۳۵۰

② ”صحیح البخاری“، کتاب الشركة، باب الاشتراك في الذهب۔ إلخ، الحدیث: ۲۴۹۷، ج ۲، ص ۱۴۴۔

③ یعنی خود بخود۔ ④ ایسا مل جائے۔ ⑤ ممتاز، فرق۔

⑥ ”المر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب الشركة، ج ۶، ص ۴۶۰-۴۶۸۔

(شرکت ملک کے احکام)

مسئلہ ۲: شرکت ملک میں ہر ایک اپنے حصہ میں تصرف^(۱) کر سکتا ہے اور دوسرے کے حصہ میں بمنزلہ اجنبی^(۲) ہے، لہذا اپنا حصہ بیع کر سکتا ہے اس میں شریک سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں اسے اختیار ہے شریک کے ہاتھ بیع کرے یا دوسرے کے ہاتھ مگر شرکت اگر اس طرح ہوئی کہ اصل میں شرکت نہ تھی مگر دونوں نے اپنی چیزیں ملا دیں یا دونوں کی چیزیں مل گئیں اور غیر شریک کے ہاتھ بیچنا چاہتا ہے تو شریک سے اجازت لینے پڑے گی یا اصل میں شرکت ہے مگر بیع کرنے میں شریک کو ضرر^(۳) ہوتا ہے تو بغیر اجازت شریک غیر شریک کے ہاتھ بیع نہیں کر سکتا مثلاً مکان یا درخت یا زراعت مشترک ہے تو بغیر اجازت بیع نہیں کر سکتا کہ مشتری تقسیم کرانا چاہے گا اور تقسیم میں شریک کا نقصان ہے ہاں اگر زراعت طیار ہے یا درخت کاٹنے کے لائق ہو گیا اور پھسدار درخت نہیں ہے تو اب اجازت کی ضرورت نہیں کہ اب کٹوانے میں کسی کا نقصان نہیں۔^(۴) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۳: مشترک چیز اگر قابل قسمت^(۵) نہ ہو جیسے حمام، چکی، غلام، چوپایہ اسکی بیع بغیر اجازت بھی جائز ہے۔^(۶) (در مختار)

(شرکت عقد کے شرائط)

مسئلہ ۴: شرکت عقد میں ایجاب و قبول ضرور ہے خواہ لفظوں میں ہوں یا قرینہ سے ایسا سمجھا جاتا ہو مثلاً ایک نے ہزار روپے دیے اور کہ تم بھی اتنا نکالو اور کوئی چیز خرید و نفع جو کچھ ہوگا دونوں کا ہوگا، دوسرے نے روپے لے لیے تو اگرچہ قبول لفظاً نہیں مگر روپیہ لے لینا قبول کے قائم مقام ہے۔^(۷) (در مختار)

مسئلہ ۵: شرکت عقد میں یہ شرط ہے کہ جس پر شرکت ہوئی قابل وکالت ہو، لہذا مباح اشیاء^(۸) میں شرکت نہیں

① عمل دخل۔ ② غیر کی طرح۔ ③ نقصان۔

④ "الدر المختار" کتاب الشركة، ج ۶، ص ۶۸، وغیرہ۔

⑤ تقسیم کے قابل۔

⑥ "الدر المختار" کتاب الشركة، ج ۶، ص ۶۶۔

⑦ "الدر المختار" کتاب الشركة، ج ۶، ص ۶۸۔

⑧ یعنی ایسی چیزیں جن کے لینے دینے میں کوئی ممانعت نہیں ہوتی، مثلاً گری پڑی گٹھلیاں، جنگل کی لکڑیاں وغیرہ۔

ہو سکتی مثلاً دونوں نے شرکت کے ساتھ جنگل کی لکڑیاں کاٹیں کہ جتنی جمع ہوگی دونوں میں مشترک ہوگی یہ شرکت صحیح نہیں ہر ایک اُسی کا مالک ہوگا جو اُس نے کاٹی ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ ایسی شرط نہ کی ہو جس سے شرکت ہی جاتی رہے مثلاً یہ کہ نفع دس روپیہ میں لوں گا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کل دس ہی روپے نفع کے ہوں تو اب شرکت کس چیز میں ہوگی۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: نفع میں کم و بیش کے ساتھ بھی شرکت ہو سکتی ہے مثلاً ایک کی ایک تہائی اور دوسرے کی دو تہائیاں اور نقصان جو کچھ ہوگا وہ اس المال کے حساب سے ہوگا اسکے خلاف شرط کرنا باطل ہے مثلاً دونوں کے روپے برابر برابر ہیں اور شرط یہ کی کہ جو کچھ نقصان ہوگا اُسکی تہائی فلاں کے ذمہ اور دو تہائیاں فلاں کے ذمہ یہ شرط باطل ہے اور اس صورت میں دونوں کے ذمہ نقصان برابر ہوگا۔^(۲) (ردالمحتار)

(شرکت عقد کے اقسام اور شرکت مفادضہ کی تعریف و شرائط)

مسئلہ ۷: شرکت عقد کی چند قسمیں ہیں۔ ① شرکت بالمال۔ ② شرکت بالعمل۔ ③ شرکت وجوہ۔
پھر ہر ایک دو قسم ہے۔ ① مفادضہ۔ ② عتان۔

یہ کل چھ قسمیں ہیں شرکت مفادضہ یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کا وکیل و کفیل ہو یعنی ہر ایک کا مطالبہ دوسرا وصول کر سکتا ہے اور ہر ایک پر جو مطالبہ ہوگا دوسرا اُسکی طرف سے ضامن ہے اور شرکت عتان مفادضہ میں یہ ضرور ہے کہ دونوں کے مال برابر ہوں اور نفع میں دونوں برابر کے شریک ہوں اور تصرف و دین^(۳) میں بھی مساوات ہو، لہذا آزاد و غلام میں اور نابالغ و بالغ میں اور مسلمان و کافر میں اور عاقل و مجنون میں اور دو نابالغوں میں اور دو غلاموں میں شرکت مفادضہ نہیں ہو سکتی۔^(۴) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۸: شرکت مفادضہ کی صورت یہ ہے کہ دو شخص باہم یہ کہیں کہ ہم نے شرکت مفادضہ کی اور ہم کو اختیار ہے کہ یکجائی خرید و فروخت کریں یا علیحدہ علیحدہ، نقد بیچیں خریدیں یا ادھار اور ہر ایک اپنی رائے سے عمل کرے گا اور جو کچھ نفع نقصان ہوگا

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الشركة، الباب الاول فی بیان انواع الشركة، الفصل الاول، ج ۲، ص ۳۰۱، ۳۰۲.

② "ردالمحتار"، کتاب الشركة، مطلب اشراط الربع متعاقبات صحیح بخلاف اشراط العرا، ج ۶، ص ۴۶۹.

③ وہ چیز جو ذمہ میں لازم ہو یعنی قرض وغیرہ۔

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الشركة، الباب الاول فی بیان انواع الشركة، الفصل الاول، ج ۲، ص ۳۰۱-۳۰۷.

و "الدر المختار"، کتاب الشركة، ج ۶، ص ۴۶۹، ۴۷۰.

اُس میں دونوں برابر کے شریک ہیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: جس قسم کے مال میں شرکت مفاوضہ جائز ہے اُس قسم کا مال علاوہ اس مال کے جس میں شرکت ہوئی ان دونوں میں سے کسی کے پاس کچھ اور نہ ہو اگر اسکے علاوہ کچھ اور مال ہو تو شرکت مفاوضہ جاتی رہیگی اور اب یہ شرکت عنان ہوگی،^(۲) جس کا بیان آگے آتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: شرکت مفاوضہ میں دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ بوقت عقد شرکت^(۳) لفظ مفاوضہ بولا جائے مثلاً دونوں نے یہ کہا کہ ہم نے باہم شرکت مفاوضہ کی اگرچہ بعد میں ان میں کا ایک شخص یہ کہتا ہے کہ میں لفظ مفاوضہ کے معنی نہیں جانتا تھا کہ اس صورت میں بھی شرکت مفاوضہ ہو جائیگی اور اُسکے احکام ثابت ہو جائینگے اور معنی کا نہ جاننا عذر نہ ہوگا۔ اس کی دوسری صورت یہ ہے کہ اگر لفظ مفاوضہ نہ بولیں تو تمام وہ باتیں جو مفاوضہ میں ضروری ہیں ذکر کر دیں مثلاً دو ایسے شخص جو شرکت مفاوضہ کے اہل ہوں یہ کہیں کہ جس قدر نقد کے ہم مالک ہیں اُس میں ہم دونوں باہم اس طرح پر شرکت کرتے ہیں کہ ہر ایک دوسرے کو پورا پورا اختیار دیتا ہے کہ جس طرح چاہے خرید و فروخت میں تصرف کرے اور ہم میں ہر ایک دوسرے کا تمام مطالبات میں ضامن ہے۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۱۱: ہندوستان میں عموماً ایسا ہوتا ہے کہ باپ کے مر جانے کے بعد اُسکے تمام بیٹے ترکہ پر قابض ہوتے ہیں اور یکجہی شرکت میں کام کرتے رہتے ہیں لینا دینا تجارت زراعت کھانا پینا ایک ساتھ مل کر رہتا ہے اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ بڑا لڑکا خود مختار ہوتا ہے وہ خود جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اُسکے دوسرے بھائی اُسکی ماتحتی میں اُس بڑے کے رائے و مشورہ سے کام کرتے ہیں مگر یہاں نہ لفظ مفاوضہ کی تصریح ہوتی ہے اور نہ اُس کی ضروریات کا بیان ہوتا ہے اور مال بھی عموماً مختلف قسم کے ہوتے ہیں اور علاوہ روپے اشرفی کے متاع اور اثاثہ اور دوسری چیزیں بھی ترکہ میں ہوتی ہیں۔ جن میں یہ سب شریک ہیں، لہذا یہ شرکت شرکت مفاوضہ نہیں بلکہ یہ شرکت ملک ہے اور اس صورت میں جو کچھ تجارت و زراعت اور کاروبار کے ذریعہ سے اضافہ کریں گے اُس میں یہ سب برابر کے شریک ہیں اگرچہ کسی نے زیادہ کام کیا ہے اور کسی نے کم اور کوئی دانائی و ہوشیاری سے کام کرتا ہے اور کوئی ایسا نہیں اور اگر ان شرکا میں سے بعض نے کوئی چیز خاص اپنے لیے خریدی اور اُس کی قیمت مال مشترک سے ادا کی تو یہ چیز

① "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الشركة، الباب الثانی فی المعاوضۃ، الفصل الأول، ج ۲، ص ۳۰۸

② "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الشركة، الباب الثانی فی المفاوضۃ، الفصل الأول، ج ۲، ص ۳۰۸.

③ شرکت کرتے ہوئے۔

④ "الدر المختار"، کتاب الشركة، ج ۶، ص ۴۷۱.

اُسی کی ہوگی مگر چونکہ قیمت مال مشترک سے دی ہے، لہذا بقیہ شرکا کے حصہ کا تاوان دینا ہوگا۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: شرکت مفادضہ میں اگر دونوں کے مال ایک جنس^(۲) اور ایک نوع^(۳) کے ہوں تو عدد میں برابری ضرور ہے۔ مثلاً دونوں کے روپے ہیں یا دونوں کی اشرفیاں ہیں اور اگر دو جنس یا دو نوع کے ہوں تو قیمت میں برابری ہو مثلاً ایک کے روپے ہیں دوسرے کی اشرفیاں یا ایک کے روپے ہیں دوسرے کی اٹھتیاں چوتیاں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: عقد مفادضہ کے وقت دونوں مال برابر تھے مگر ابھی اس مال سے کوئی چیز خریدی نہیں گئی کہ ایک کا مال قیمت میں زیادہ ہو گیا مثلاً اشرفی عقد کے وقت پندرہ روپے کی تھی اور اب سولہ کی ہو گئی تو شرکت مفادضہ جاتی رہی اور اب یہ شرکت عنان ہے۔ یو ہیں اگر ان میں کسی ایک کا کسی پر قرض تھا اور بعد شرکت مفادضہ وہ قرض وصول ہو گیا تو شرکت مفادضہ جاتی رہی۔^(۵) (عالمگیری)

(شرکت مفادضہ کے احکام)

مسئلہ ۱۴: ایسے دو شخص جن میں شرکت مفادضہ ہے ان میں اگر ایک شخص کوئی چیز خریدے تو دوسرا اُس میں شریک ہوگا البتہ اپنے گھر والوں کے لیے کھانا کپڑا خریدا یا کوئی اور چیز ضروریات خانہ داری^(۶) کی خریدی یا کرایہ کا مکان رہنے کے لیے لیا یا حاجت کے لیے سواری کا جانور خریدا تو یہ تنہا خریدار کا ہوگا شریک کو اس میں سے لینے کا حق نہ ہوگا مگر پانچ شریک سے بھی شمن کا مطالبہ کر سکتا ہے کہ یہ شریک کفیل ہے پھر اگر شریک نے مال شرکت سے شمن ادا کر دیا تو اُس خریدار سے اپنے حصہ کے برابر واپس لے سکتا ہے۔^(۷) (درمختار)

مسئلہ ۱۵: ان میں سے ایک کو اگر میراث ملی یا شاعی عطیہ یا ہبہ یا صدقہ یا ہدیہ میں کوئی چیز ملی تو یہ خاص اسکی ہوگی

① "ردالمحتار"، کتاب الشركة، مطلب فیما یقع کثر فی الملاحین... الخ، ج ۶، ص ۴۷۲.

② ذات، وصف۔

③ قسم۔

④ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الشركة بالباب الثانی فی المعاوضۃ، الفصل الاول، ح ۲، ص ۳۰۸.

⑤ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الشركة بالباب الثانی فی المعاوضۃ، الفصل الاول، ح ۲، ص ۳۰۸.

⑥ گھر یا یعنی گھر کی اشیاء۔

⑦ "الدرالمختار"، کتاب الشركة، ج ۶، ص ۴۷۱.

شریک کا اس میں کوئی حق نہ ہوگا۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: شرکت سے پہلے کوئی عقد کیا تھا اور اس عقد کی وجہ سے بعد شرکت کسی چیز کا مالک ہوا تو اس میں بھی شریک حقدار نہیں مثلاً ایک چیز خریدی تھی جس میں بائع نے اپنے لیے خیار لیا تھا (یعنی تین دن تک مجھ کو اختیار ہے کہ بیع قائم رکھوں یا توڑ دوں) اور بعد شرکت بائع نے اپنا خیار ساقط کر دیا اور چیز مشتری کی ہو گئی مگر چونکہ یہ بیع پہلے کی ہے اس لیے یہ چیز تنہا اسی کی ہے شرکت کی نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: اگر ایک کے پاس مال مضاربت ہے، اگرچہ عقد مضاربت پہلے ہوا ہے اور اب اس مال سے خرید و فروخت کی اور نفع ہوا تو جو کچھ نفع ملے گا اُس میں سے شریک بھی اپنے حصہ کی مقدار سے لے گا۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: چونکہ ان میں ہر ایک دوسرے کا کفیل ہے، لہذا ایک پر جو دین لازم آیا دوسرا اسکا ضامن ہے دوسرے پر بھی وہ دین لازم ہے اور اس دوسرے سے بھی دائن^(۴) مطالبہ کر سکتا ہے اب وہ دین خواہ تجارت کی وجہ سے لازم آیا ہو یا اُس نے کسی سے قرض (دستگردان) لیا ہو یا کسی کی کوئی چیز غصب کر کے ہلاک کر دی ہو یا کسی کی امانت اپنے پاس رکھ کر قصداً اسے ضائع کر دیا ہو یا امانت سے انکار کر دیا ہو یا کسی کی اسنے اُسکے کہنے سے ضمانت کی ہو اور یہ دین خواہ گواہوں کے ذریعہ سے دائن نے اسکے ذمہ ثابت کیے ہوں یا خود اسنے ان دیون^(۵) کا اقرار کیا ہو ہر حال میں اسکا شریک بھی ضامن ہے مگر جبکہ اسنے ایسے شخص کے دین کا اقرار کیا ہو جسکے حق میں اسکی گواہی مقبول نہ ہو مثلاً اپنے باپ دادا وغیرہ اصول یا بیٹا پوتا وغیرہ فروع یا زوج یا زوجہ کے حق میں تو اس اقرار سے جو دین ثابت ہوگا اُسکا مطالبہ شریک سے نہیں ہو سکتا۔^(۶) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: مہر یا بدل خلع یا دیمت یا دم عمد میں اگر کسی شے پر صلح ہو گئی تو یہ دیون شریک پر لازم نہ ہونگے۔^(۷) (در مختار)

① "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الشریکۃ، الباب الثانی فی المعاوضۃ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۳۰۹.

② المرجع السابق.

③ المرجع السابق.

④ قرضدار.

⑤ دین کی جمع وہ چیز جو ذمہ میں لازم ہوتی ہے۔

⑥ "الدر المختار"، کتاب الشریکۃ، ج ۶، ص ۴۷۳، بخیرہ.

⑦ "الدر المختار"، کتاب الشریکۃ، ج ۶، ص ۴۷۴.

مسئلہ ۲۰: جن صورتوں میں ایک پر جو دین لازم آیا وہ دوسرے پر بھی لازم ہوا ان میں اگر دائن نے ایک پر دعویٰ کیا ہے اور گواہ پیش نہ کر سکا تو جس طرح اس مدعی علیہ (۱) پر حلف (۲) دے سکتا ہے اسی طرح اسکے شریک سے بھی حلف لے سکتا ہے اگرچہ شریک نے وہ عقد نہیں کیا ہے مگر دونوں سے حلف کی ایک ہی صورت نہیں بلکہ فرق ہے وہ یہ کہ جس پر دعویٰ ہے اس سے یوں قسم کھلائی جائیگی کہ میں نے اس مدعی سے یہ عقد نہیں کیا ہے مثلاً اگر اس کا یہ دعویٰ ہے کہ اسنے فلاں چیز مجھ سے خریدی ہے اور اسکا ثمن اسکے ذمہ باقی ہے اور یہ منکر ہے (۳) تو قسم کھائے گا کہ میں نے اس سے یہ چیز نہیں خریدی ہے یا میرے ذمہ ثمن باقی نہیں ہے اور شریک سے عدم فعل (۴) کی قسم نہیں کھلائی جاسکتی کیونکہ اسنے خود عقد کیا نہیں ہے وہ قسم کھا جائیگا کہ میں نے نہیں خریدی پھر قسم کھلانے کا کیا فائدہ بلکہ اس سے عدم علم (۵) پر قسم کھلائی جائے یوں قسم کھائے کہ میرے علم میں نہیں کہ میرے شریک نے خریدی پھر اگر دونوں نے یا کسی ایک نے قسم کھانے سے انکار کیا تو قاضی دونوں پر دین لازم کر دیگا۔ اور اگر دونوں نے عقد کیا ہے یعنی ایجاب وقبول میں دونوں شریک تھے تو دونوں پر عدم فعل ہی کی قسم ہے کہ اس صورت میں فقط ایک نے نہیں بلکہ دونوں نے خریدا ہے اور قسم سے ایک نے بھی انکار کیا تو وہی حکم ہے۔ یوہیں مدعی نے جس پر دعویٰ کیا ہے غائب ہے اور اس کا شریک حاضر ہے تو مدعی اس حاضر پر حلف دے سکتا ہے پھر جب وہ غائب آجائے تو اسپر بھی مدعی حلف دے سکتا ہے۔ (۶) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: ان دونوں شریکوں میں سے ایک نے کسی پر دعویٰ کیا اور مدعی علیہ سے قسم کھلائی تو دوسرے شریک کو دوبارہ پھر اس پر حلف دینے کا حق نہیں۔ (۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: ان دونوں میں سے ایک نے کسی شے کی حفاظت کرنے کی نوکری کی یا اجرت پر کسی کا کپڑا یا یا کوئی کام

① جس پر دعویٰ کیا جائے۔

② قسم۔

③ انکار کرنے والا یعنی خریدنے سے انکار کر رہا ہے۔

④ فعل کا نہ ہونا۔

⑤ علم نہ ہونا۔

⑥ "العتاویٰ الہندیہ"، کتاب الشركة، الباب الثانی فی المعاوضة، الفصل الثالث، ج ۲، ص ۳۱۰۔

و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الشركة، مطلب فیما یقع کثیرا فی الفلاحین مما صورته شركة معاوضة، ج ۶، ص ۴۷۳، ۴۷۴۔

⑦ "العتاویٰ الہندیہ"، کتاب الشركة، الباب الثانی فی المعاوضة، الفصل الثالث، ج ۲، ص ۳۱۰۔

أُجرت پر کیا تو جو کچھ أُجرت ملے گی وہ دونوں میں مشترک ہوگی۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: اگر ایک نے کسی کو نوکر رکھا یا أُجرت پر کسی سے کوئی کام کرایا یا کرایہ پر جانور لیا تو مواجر ہر ایک سے

أُجرت لے سکتا ہے۔^(۲) (عالمگیری)

(شرکت مفاوضہ کے باطل ہونے کی صورتیں)

مسئلہ ۲۴: ان دونوں میں سے ایک کی ملک میں اگر کوئی ایسی چیز آئی جس میں شرکت ہو سکتی ہے خواہ وہ چیز اسے کسی

نے ہبہ کی یا میراث میں ملی یا وصیت سے یا کسی اور طریق پر حاصل ہوئی تو اب شرکت مفاوضہ جاتی رہی کہ اس میں برابری شرط

ہے اور اب برابری نہ رہی اور اگر میراث میں ایسی چیز ملی جس میں شرکت مفاوضہ نہیں مثلاً سامان و اسباب ملے یا مکان اور

کھیت وغیرہ جائیداد غیر منقولہ ملی یا دین ملا مثلاً مورث کا کسی کے ذمہ دین ہے اور اب یہ اس کا وارث ہوا تو شرکت باطل نہیں مگر

دین سونا چاندی کی قسم سے ہو تو جب وصول ہوگا شرکت مفاوضہ باطل ہو جائیگی اور مفاوضہ باطل ہو کر اب شرکت عنان ہو

جائیگی۔^(۳) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۵: ایک نے اپنا کوئی سامان وغیرہ اس قسم کی چیز بیچ ڈالی جس میں شرکت مفاوضہ نہیں ہوتی یا ایسی کوئی چیز

کرایہ پردی تو ثمن یا أُجرت وصول ہونے پر شرکت مفاوضہ باطل ہو جائیگی۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: شرکت عنان کے باطل ہونے کے جو اسباب ہیں ان سے شرکت مفاوضہ بھی باطل ہو جاتی

ہے۔^(۵) (بدائع)

مسئلہ ۲۷: شرکت مفاوضہ و عنان دونوں نقد (روپیہ اشرافی) میں ہو سکتی ہیں یا ایسے پیسوں میں جن کا چلن^(۶)

ہو اور اگر چاندی سونے غیر معزوب ہوں (سکہ نہ ہوں) مگر ان سے لین دین کا رواج ہو تو انہیں بھی شرکت ہو سکتی

① "افتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الشركة، الباب الثانی فی المعاوضۃ، الفصل الثالث، ج ۲، ص ۳۱۰.

② "افتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الشركة، الباب الثانی فی المعاوضۃ، الفصل الثالث، ج ۲، ص ۳۱۰.

③ "الدر المختار"، کتاب الشركة، ج ۶، ص ۴۷۴، بوعیرہ.

④ "افتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الشركة، الباب الثانی فی المعاوضۃ، الفصل الرابع، ج ۲، ص ۳۱۱.

⑤ "بدائع الصائع"، کتاب الشركة، حکم شركة المعاوضۃ، ج ۵، ص ۹۸.

⑥ راجع الوقت یعنی جس کے لین دین کا رواج ہو۔

ہے۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۲۸: اگر دونوں کے پاس روپے اشرفی نہ ہوں صرف سامان ہو اور شرکت مفادضہ یا شرکت عنان کرنا چاہتے ہوں تو ہر ایک اپنے سامان کے ایک حصہ کو دوسرے کے سامان کے ایک حصہ کے مقابل یا روپے کے بدلے بیچ ڈالے اسکے بعد اس بیچے ہوئے سامان میں عقد شرکت کر لیں۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۲۹: اگر دونوں میں ایک کا مال غائب ہو (یعنی نہ وقت عقد اس نے مال حاضر کیا اور نہ خریدنے کے وقت اس نے اپنا مال دیا اگرچہ وہ مال جس پر شرکت ہوئی اسکے مکان میں موجود ہو) تو شرکت صحیح نہیں۔ یو ہیں اگر اس مال سے شرکت کی جو اسکے قبضے میں بھی نہیں بلکہ دوسرے پر دین ہے جب بھی شرکت صحیح نہیں۔^(۳) (در مختار)

مسئلہ ۳۰: جس قسم کا مال شرکت مفادضہ میں اسکے پاس موجود ہے اس جنس سے جو چیز چاہے خریدے یہ خریدی ہوئی چیز شرکت کی قرار پائیگی اگرچہ جتنا مال موجود ہے اس سے زیادہ کی خریدے اور اگر دوسری جنس سے خریدی تو یہ چیز شرکت کی نہ ہوگی بلکہ خاص خریدنے والے کی ہوگی مثلاً اسکے پاس روپیہ ہے تو روپیہ سے خریدنے میں شرکت کی ہوگی اور اشرفی سے خریدے تو خاص اسکی ہے، یو ہیں اسکا عکس۔^(۴) (عالمگیری)

(ہر ایک شریک کے اختیارات)

مسئلہ ۳۱: ان میں سے ہر ایک کو یہ جائز ہے کہ شرکت کے مال میں سے کسی کی دعوت کرے یا کسی کے پاس ہدیہ تحفہ بھیجے مگر اتنا ہی جسکا تاجروں میں رواج ہوتا جرا سے اسراف^(۵) نہ سمجھتے ہوں، لہذا میوہ، گوشت روٹی وغیرہ اسی قسم کی چیزیں تحفہ میں بھیج سکتا ہے روپیہ اشرفی ہدیہ نہیں کر سکتا نہ کپڑا دے سکتا ہے نہ غلہ اور متاع دے سکتا ہے۔ یو ہیں اسکے یہاں دعوت کھانا یا اسکا ہدیہ قبول کرنا یا اس سے عاریت^(۶) لینا بھی جائز ہے اگرچہ معلوم ہو کہ بغیر اجازت شریک مال شرکت سے یہ کام کر رہا ہے مگر اس

① "الدر المختار"، کتاب الشركة، ج ۶، ص ۴۷۵.

② المرجع السابق، ص ۴۷۶.

③ المرجع السابق، ص ۴۷۷.

④ "انفتاویٰ الہدایہ"، کتاب الشركة، الباب الثانی فی المفادضہ، الفصل الخامس، ح ۲، ص ۳۱۱.

⑤ فضول خرچ۔

⑥ کسی شخص کو بلا عوض کسی شئی کی منفعت کا مالک بنانا عاریت کہلاتا ہے۔

میں بھی رواج و متعارف^(۱) کی قید ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: اسکو قرض دینے کا اختیار نہیں ہے ہاں اگر شریک نے صاف لفظوں میں اسے قرض دینے کی اجازت دے دی ہو تو قرض دے سکتا ہے اور بغیر اجازت اس نے قرض دیدیا تو نصف قرض کا شریک کے لیے تاوان دینا پڑیگا مگر شرکت بدستور باقی رہے گی۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: ایک شریک بغیر دوسرے کی اجازت کے تجارتی کاموں میں وکیل کر سکتا ہے اور تجارتی چیزوں پر صرف کرنے کے لیے مال شرکت سے وکیل کو کچھ دے بھی سکتا ہے پھر اگر یہ وکیل خرید و فروخت و اجارہ کے لیے اس نے کیا ہے تو دوسرا شریک اسے وکالت سے نکال سکتا ہے اور اگر محض تقاضے کے لیے وکیل کیا ہے تو دوسرے شریک کو اسکے نکالنے کا اختیار نہیں۔^(۴) (بدائع، عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: مال شرکت کسی پر ذین ہے اور ایک شریک نے معاف کر دیا تو صرف اسکے حصہ کی قدر معاف ہوگا دوسرے شریک کا حصہ معاف نہ ہوگا اور اگر دین کی میعاد^(۵) پوری ہو چکی ہے اور ایک نے میعاد میں اضافہ کر دیا تو دونوں کے حق میں اضافہ ہو گیا اور اگر ان شریکوں پر میعاد دین ہے جسکی میعاد ابھی پوری نہیں ہوئی ہے اور ایک شریک نے میعاد ساقط کر دی تو دونوں سے ساقط ہو جائے گی۔^(۶) (عالمگیری)

(شرکت عنان کے مسائل)

مسئلہ ۳۵: شرکت عنان یہ ہے کہ دو شخص کسی خاص نوع کی تجارت یا ہر قسم کی تجارت میں شرکت کریں مگر ہر ایک دوسرے کا ضامن نہ ہو صرف دونوں شریک آپس میں ایک دوسرے کے وکیل ہونگے، لہذا شرکت عنان میں یہ شرط ہے کہ ہر ایک

① یعنی جس کا عرف ہو۔

② "افتاویٰ الہندیہ"، کتاب الشركة، الباب الثانی فی المعاوضة، الفصل الخامس، ج ۲، ص ۳۱۲۔

③ المرجع السابق، ص ۳۱۳۔

④ المرجع السابق،

⑤ و "البدائع"، کتاب الشركة، مدین التجارة، ج ۵، ص ۹۸، ۹۹۔

⑥ مدت۔

⑥ "افتاویٰ الہندیہ"، کتاب الشركة، الباب الثانی فی المعاوضة، الفصل السادس، ج ۲، ص ۳۱۴۔

ایسا ہو جو دوسرے کو وکیل بنا سکے۔^(۱) (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: شرکت عنان مرد و عورت کے درمیان، مسلم و کافر کے درمیان، بالغ اور نابالغ عاقل کے درمیان جبکہ نابالغ کو اسکے ولی نے اجازت دیدی ہو اور آزاد و غلام ماذون کے درمیان ہو سکتی ہے۔^(۲) (خانہ)

مسئلہ ۳۷: شرکت عنان میں یہ ہو سکتا ہے کہ اسکی میعاد مقرر کر دیجائے مثلاً ایک سال کے لیے ہم دونوں شرکت کرتے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں کے مال کم و بیش^(۳) ہوں برابر نہ ہوں اور نفع برابر یا مال برابر ہوں اور نفع کم و بیش اور کل مال کے ساتھ بھی شرکت ہو سکتی ہے اور بعض مال کے ساتھ بھی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں کے مال دو قسم کے ہوں مثلاً ایک کا روپیہ ہو دوسرے کی اشرفی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صفت میں اختلاف ہو مثلاً ایک کے کھوٹے روپے ہوں دوسرے کے کھرے اگرچہ دونوں کی قیمتوں میں تفاوت^(۴) ہو اور یہ بھی شرط ہے^(۵) کہ دونوں کے مال ایک میں خلط کر دیے جائیں۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۳۸: اگر دونوں نے اس طرح شرکت کی کہ مال دونوں کا ہو گا مگر کام فقط ایک ہی کریگا اور نفع دونوں لیں گے اور نفع کی تقسیم مال کے حساب سے ہوگی یا برابر لیں گے یا کام کرنے والے کو زیادہ ملے گا تو جائز ہے اور اگر کام نہ کرنے والے کو زیادہ ملے گا تو شرکت ناجائز۔ یوہیں اگر یہ ٹھہرا کہ کل نفع ایک شخص لے گا تو شرکت نہ ہوئی اور اگر کام دونوں کریں گے مگر ایک زیادہ کام کریگا دوسرا کم اور جو زیادہ کام کریگا نفع میں اُس کا حصہ زیادہ قرار پایا یا برابر قرار پایا یہ بھی جائز ہے۔^(۷) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۳۹: ٹھہرایہ تھا کہ کام دونوں کریں گے مگر صرف ایک نے کیا دوسرے نے بوجہ عذر یا بلا عذر کچھ نہ کیا تو دونوں کا کرنا قرار پائے گا۔^(۸) (عالمگیری)

① "الدر المختار"، کتاب الشریکۃ، ج ۶، ص ۴۷۷.

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الشریکۃ، الباب الثانی فی المعاوۃ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۳۱۹.

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الشریکۃ، فصل فی شریکۃ العنان، ج ۲، ص ۴۹۱.

④ کم اور زیادہ۔

⑤ فرق۔

⑥ بہار شریعت کے بعض نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ "درست عبارت در مختار میں کچھ یوں ہے" اور یہ بھی شرط نہیں ہے کہ دونوں کے مال ایک میں خلط کر دیے جائیں۔۔۔ علویہ

⑦ "الدر المختار"، کتاب الشریکۃ، ج ۶، ص ۴۷۸-۴۸۰.

⑧ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الشریکۃ، الباب الثالث فی العنان، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۳۲۰.

⑨ "رد المحتار"، کتاب الشریکۃ، مطلب فی توقیت الشریکۃ، ج ۶، ص ۴۷۸.

⑩ "الفتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق.

مسئلہ ۴۰: ایک نے کوئی چیز خریدی تو بائع^(۱) ثمن کا مطالبہ اسی سے کر سکتا ہے اسکے شریک سے نہیں کر سکتا کیونکہ شریک نہ عاقد ہے نہ ضامن پھر اگر خریدار نے مال شرکت سے ثمن ادا کیا جب تو خیر اور اگر اپنے مال سے ثمن ادا کیا تو شریک سے بقدر اسکے حصہ کے رجوع کر سکتا ہے اور یہ حکم اُس وقت ہے کہ مال شرکت نقد کی صورت میں موجود ہو اور اگر شرکت کا مال جو کچھ تھا وہ سامان تجارت خریدنے میں صرف کیا جا چکا ہے اور نقد کچھ باقی نہیں ہے تو اب جو کچھ خریدیگا وہ خاص خریداری ہی کی ہے شرکت کی چیز نہیں اور اسکا ثمن خریدار کو اپنے پاس سے دینا ہوگا اور شریک سے رجوع کرنے کا حقدار نہیں۔^(۲) (ردالمحتار، رد المحتار)

مسئلہ ۴۱: ایک نے کوئی چیز خریدی اسکا شریک کہتا ہے کہ یہ شرکت کی چیز ہے اور یہ کہتا ہے میں نے خاص اپنے واسطے خریدی اور شرکت سے پہلے کی خریدی ہوئی ہے تو قسم کے ساتھ اسکا قول معتبر ہے اور اگر عقد شرکت کے بعد خریدی اور یہ چیز اُس نوع میں سے ہے جسکی تجارت پر عقد شرکت واقع ہوا ہے تو شرکت ہی کی چیز قرار پائیگی اگرچہ خریدتے وقت کسی کو گواہ بنا لیا ہو کہ میں اپنے لیے خریدتا ہوں کیونکہ جب اس نوع تجارت پر عقد شرکت واقع ہو چکا ہے تو اسے خاص اپنی ذات کے لیے خریداری جائز ہی نہیں جو کچھ خریدے گا شرکت میں ہوگا اور اگر وہ چیز اُس جنس تجارت سے نہ ہو تو خاص اسکے لیے ہوگی۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہر ایک شریک اپنی شرکت کی دکان سے چیزیں خریدتا ہے یہ خریداری جائز ہے اگرچہ بظاہر اپنی ہی چیز خریدتا ہے۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳: اگر دونوں کے مال خریداری کے پہلے ہلاک ہو گئے یا ایک کا مال ہلاک ہوا تو شرکت باطل ہوگئی پھر مال مخلوط^(۵) تھا تو جو کچھ ہلاک ہوا ہے دونوں کے ذمہ ہے اور مخلوط نہ تھا تو جس کا تھا اُسکے ذمہ اور اگر عقد شرکت کے بعد ایک نے اپنے مال سے کوئی چیز خریدی اور دوسرے کا مال ہلاک ہو گیا اور ابھی اس سے کوئی چیز خریدی نہیں گئی ہے تو شرکت باطل نہیں اور وہ خریدی ہوئی چیز دونوں میں مشترک ہے مشتری اپنے شریک سے بقدر شرکت اُسکے ثمن سے وصول کر سکتا ہے۔ اور اگر عقد شرکت کے بعد خریدار مگر خریدنے سے پہلے شریک کا مال ہلاک ہو چکا ہے تو اسکی دو صورتیں ہیں اگر دونوں نے باہم صراحۃً^(۶) ہر ایک کو

① بچنے والا۔

② "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الشركة، مطلب فی دعوی الشریک أنه ادی... الخ، ج ۶، ص ۴۸۱

③ "ردالمحتار"، کتاب الشركة، مطلب: ادعی الشراء لنفسه، ج ۶، ص ۴۸۲۔

④ المرجع السابق۔

⑤ ملا ہوا۔ ⑥ صریح طور پر۔

دکیل کر دیا ہے یہ کہہ دیا ہے کہ ہم میں جو کوئی اپنے اس مال شرکت سے جو کچھ خرید یگا وہ مشترک ہوگی تو اس صورت میں وہ چیز مشترک ہوگی کہ اُسکے حصہ کی قدر چیز دیدے اور اس حصہ کا ضمن لے لے اور اگر صراحۃً دکیل نہیں کیا ہے تو اس چیز میں دوسرے کی شرکت نہیں کہ مال ہلاک ہونے سے شرکت باطل ہو چکی ہے اور اُسکے ضمن میں جو دکالت تھی وہ بھی باطل ہے اور دکالت کی صراحت نہیں کہ اُسکے ذریعہ سے شرکت ہوتی۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۴۴: شرکت عنان میں بھی اگر نفع کے روپے ایک شریک نے معین کر دیے کہ مثلاً دس روپے میں نفع کے لونگا تو شرکت فاسد ہے کہ ہو سکتا ہے کل نفع اتنا ہی ہو پھر شرکت کہاں ہوگی۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۴۵: اس میں بھی ہر شریک کو اختیار ہے کہ تجارت کے لیے یا مال کی حفاظت کے لیے کسی کو نوکر رکھے بشرطیکہ دوسرے شریک نے منع نہ کیا ہو اور یہ بھی اختیار ہے کہ کسی سے مفت کام کرائے کہ وہ کام کر دے اور نفع اُس کو کچھ نہ دیا جائے اور مال کو امانت بھی رکھ سکتا ہے اور مضارب کے طور پر بھی دے سکتا ہے کہ وہ کام کرے اور نفع میں اُس کو نصف یا تہائی وغیرہ کا شریک کیا جائے اور جو کچھ نفع ہوگا اس میں سے مضارب کا حصہ نکال کر باقی دونوں شریکوں میں تقسیم ہوگا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ شریک دوسرے سے مضارب بت کے طور پر مال لے پھر اگر یہ مضارب بت ایسی چیز میں ہے جو شرکت کی تجارت سے علیحدہ ہے مثلاً شرکت کپڑے کی تجارت میں تھی اور مضارب بت پر روپیہ غلہ کی تجارت کے لیے لیا ہے تو مضارب بت کا جو نفع ملے گا وہ خاص اس کا ہوگا شریک کو اس میں سے کچھ نہ ملے گا اور اگر یہ مضارب بت اسی تجارت میں ہے جس میں شرکت کی ہے مگر شریک کی موجودگی میں مضارب بت کی جب بھی مضارب بت کا نفع خاص اسی کا ہے اور اگر شریک کی غیبت^(۳) میں ہو یا مضارب بت میں کسی تجارت کی قید نہ ہو تو جو کچھ نفع ملے گا شریک بھی اُس میں شریک ہے۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۴۶: شریک کو یہ اختیار ہے کہ نقد یا ادھار جس طرح مناسب سمجھے خرید و فروخت کرے مگر شرکت کا روپیہ نقد موجود نہ ہو تو ادھار خریدنے کی اجازت نہیں جو کچھ اس صورت میں خریدے گا خاص اس کا ہوگا البتہ اگر شریک اس پر راضی ہے تو اس میں بھی شرکت ہوگی اور یہ بھی اختیار ہے کہ ارزاں یا گراں^(۵) فروخت کرے۔^(۶) (در مختار، رد المحتار)

① الدر المختار، کتاب الشریک، ج ۶، ص ۴۸۳.

② الدر المختار، کتاب الشریک، ج ۶، ص ۴۸۴.

③ یعنی شریک کی غیر موجودگی میں۔

④ الدر المختار، کتاب الشریک، ج ۶، ص ۴۸۵.

⑤ ستایا مہنگا۔

⑥ الدر المختار و "رد المحتار"، کتاب الشریک، مطلب اشترک علی ان ماشترياً من تحارة فهو یسا، ج ۶، ص ۴۸۶.

مسئلہ ۴۷: شریک کو یہ اختیار ہے کہ مال تجارت سفر میں لیجائے جب کہ شریک نے اسکی اجازت دی ہو یا یہ کہہ دیا ہو کہ تم اپنی رائے سے کام کرو اور مصارف سفر مثلاً اپنا یا سامان کا کرایہ اور اپنے کھانے پینے کے تمام ضروریات سب اُسی مال شرکت پر ڈالے جائیں یعنی اگر نفع ہو واجب تو اخراجات نفع سے بجا دیکر^(۱) باقی نفع دونوں میں مشترک ہوگا اور نفع نہ ہوا تو یہ اخراجات اس المال میں سے دیئے جائیں۔^(۲) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴۸: ان میں سے کسی کو یہ اختیار نہیں کہ کسی کو اس تجارت میں شریک کرے، ہاں اگر اس کے شریک نے اجازت دیدی ہے تو شریک کرنا جائز ہے اور اس وقت اس تیسرے کے خرید و فروخت کرنے سے کچھ نفع ہوا تو یہ شخص ثالث اپنا حصہ لے گا اور اسکے بعد جو کچھ بچے گا اُس میں وہ دونوں شریک ہیں اور ان دونوں میں سے جس نے اُس تیسرے کو شریک نہیں کیا ہے اسکی خرید و فروخت سے کچھ نفع ہوا تو یہ انھیں دونوں پر منقسم^(۳) ہوگا ثالث^(۴) کو اس میں سے کچھ نہ دیں گے۔^(۵) (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۴۹: شریک کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر اجازت مال شرکت کو کسی کے پاس رہن رکھ دے ہاں مگر اُس صورت میں کہ خود اسی نے کوئی چیز خریدی تھی جس کا ثمن باقی تھا اور اس دین کے مقابل مال شرکت کو رہن کر دیا تو یہ جائز ہے اور اگر کسی دوسرے سے خریدوایا تھا یا دونوں شریکوں نے مل کر خریدا تھا تو اب تب ایک شریک اس دین کے بدلے میں رہن نہیں رکھ سکتا۔ یوہیں اگر کسی شخص پر شرکت کا دین تھا اُس نے ایک شریک کے پاس رہن رکھ دیا تو یہ رہن رکھ لینا بھی بغیر اجازت شریک جائز نہیں یعنی اگر وہ چیز اس شریک مرتہن کے پاس ہلاک ہوگئی اور اسکی قیمت دین کے برابر تھی تو دوسرا شریک اُس مدیون سے اپنے حصہ کی قدر مطالبہ کر کے لے سکتا ہے پھر وہ مدیون شریک مرتہن سے یہ رقم واپس لے گا اور اگر چاہے تو غیر مرتہن خود اپنے شریک ہی سے بقدر حصہ کے وصول کر لے اور جس صورت میں رہن رکھ سکتا ہے اوس میں رہن کا اقرار بھی کر سکتا ہے کہ میں نے فلاں کے پاس

① نکال کر۔

② "افتاویٰ الہدایہ"، کتاب الشریکۃ، الباب الثانی فی المعاوۃ، الفصل الخامس، ج ۲، ص ۳۱۲۔

③ و "الدر المختار"، کتاب الشریکۃ، ج ۶، ص ۴۸۷۔

④ تقسیم۔

⑤ تیسرا فرد۔

⑥ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الشریکۃ، مطلب اشترک علی ان ما شتر یا من تحارۃ فہو یسا، ج ۶، ص ۴۸۷۔

رہن رکھا ہے یا فلاں نے میرے پاس رہن رکھا ہے اور یہ اقرار دونوں پر نافذ ہوگا اور جہاں رہن رکھ نہیں سکتا اُس میں رہن کا اقرار بھی نہیں کر سکتا یعنی اگر اقرار کریگا تو تنہا اسکے حق میں وہ اقرار نافذ ہوگا شریک سے اسکو تعلق نہ ہوگا اور اگر شرکت دونوں نے توڑ دی تو اب رہن کا اقرار شریک کے حق میں صحیح نہیں۔^(۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵۰: شرکت عنان میں اگر ایک نے کوئی چیز بیچ کی ہے تو اسکے شمن کا مطالبہ اسکا شریک نہیں کر سکتا یعنی مدیون^(۲) اسکو دینے سے انکار کر سکتا ہے۔ یوہیں شریک نہ دعویٰ کر سکتا ہے نہ اس پر دعویٰ ہو سکتا ہے بلکہ دین کے لیے کوئی میعاد بھی نہیں مقرر کر سکتا جبکہ عاقد^(۳) کوئی اور شخص ہے یا دونوں عاقد ہوں اور خود تنہا یہی عاقد ہے تو میعاد مقرر کر سکتا ہے۔^(۴) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵۱: شریک کے پاس جو کچھ مال ہے اُس میں وہ ائمن ہے، لہذا اگر یہ کہتا ہے کہ تجارت میں نقصان ہوا یا کل مال یا اتنا ضائع ہو گیا یا اس قدر نفع ملایا شریک کو میں نے مال دیدیا تو قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر^(۵) ہے اور اگر نفع کی کوئی مقدار اس نے پہلے بتائی پھر کہتا ہے کہ مجھ سے غلطی ہو گئی اتنی نہیں بلکہ اتنی ہے مثلاً پہلے کہتے روپے نفع کے ہیں پھر کہتا ہے کہ دس نہیں بلکہ پانچ ہیں تو چونکہ اقرار کر کے رجوع کر رہا ہے، لہذا اسکی پچھلی بات مانی نہ جائیگی کہ اقرار سے رجوع کرتا ہے اور اسکا اسے حق نہیں۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۵۲: ایک نے کوئی چیز بیچی تھی اور دوسرے نے اس بیچ کا اقالہ (فسخ) کر دیا تو یہ اقالہ جائز ہے اور اگر عیب کی وجہ سے وہ چیز خریدار نے واپس کر دی اور بغیر قضاء قاضی^(۷) اُس نے واپس لے لی یا عیب کی وجہ سے شمن سے کچھ کم کر دیا یا شمن کو مؤخر کر دیا تو یہ تصرفات دونوں کے حق میں جائز و نافذ ہوں گے۔^(۸) (عالمگیری)

① "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الشركة، مطلب اشتراك علی ان ما اشتري من تحارة فهو يسا، ج ۶، ص ۴۸۷.

② مقروض۔

③ عقد کرنے والا، سودا طے کرنے والا۔

④ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الشركة، مطلب يملك الاستدانة بادن شريكه، ج ۶، ص ۴۸۹.

⑤ یعنی اس کا قول قبول کیا جائے گا، بات مان لی جائے گی۔

⑥ "الدر المختار"، کتاب الشركة، ج ۶، ص ۴۸۹، ۴۹۰.

⑦ قاضی کے فیصلے کے بغیر۔

⑧ "العتاوی الہدیة"، کتاب الشركة، الباب الثانی فی المعاوضة، الفصل السادس، ج ۲، ص ۳۱۴، ۳۱۵.

مسئلہ ۵۳: ایک نے کوئی چیز خریدی ہے اور اس میں کوئی عیب نکلا تو خود یہ واپس کر سکتا ہے اسکے شریک کو واپس کرنے کا حق نہیں یا ایک نے کسی سے اجرت پر کچھ کام کرایا ہے تو اجرت کا مطالبہ اسی سے ہوگا شریک سے مطالبہ نہیں کیا جاسکتا۔^(۱) (عائگیری)

مسئلہ ۵۴: ایک نے کسی کی کوئی چیز غصب کر لی یا ہلاک کر دی تو اس کا مطالبہ و مواخذہ اسی سے ہوگا اسکے شریک سے نہ ہوگا اور بطور بیع فاسد کوئی چیز خریدی اور اسکے پاس سے ہلاک ہو گئی تو اس کو تاوان دینا پڑیگا مگر جو کچھ تاوان دیگا اُس کا نصف یعنی بقدر حصہ شریک سے واپس لے گا کہ وہ چیز شرکت کی ہے اور تاوان دونوں پر ہے۔^(۲) (مبسوط)

مسئلہ ۵۵: دونوں نے ملکر تجارت کا سامان خریدا تھا پھر ایک نے کہا میں حیرے ساتھ شرکت میں کام نہیں کرتا یہ کہہ کر غائب ہو گیا دوسرے نے کام کیا تو جو کچھ نفع ہوا تھا اسی کا ہے اور شریک کے حصہ کی قیمت کا ضامن ہے یعنی اُس مال کی اُس روز جو قیمت تھی اُسکے حساب سے شریک کے حصہ کا رد و پیہ دیدے نفع نقصان سے اس کو کچھ واسطہ نہیں۔^(۳) (خانہ)

مسئلہ ۵۶: مال شرکت میں تعدی کی یعنی وہ کام کیا جو کرنا جائز نہ تھا اور اسکی وجہ سے مال ہلاک ہو گیا تو تاوان دینا پڑیگا مثلاً اسکے شریک نے کہہ دیا تھا کہ مال لیکر پردیس کو نہ جانا یا فلاں جگہ مال لے کر جاؤ مگر وہاں سے آگے دوسرے شہر کو نہ جانا اور یہ پردیس مال لیکر چلا گیا یا جو جگہ بتائی تھی وہاں سے آگے چلا گیا یا کہا تھا اُدھار نہ بیچنا اُسے اُدھار بیچ دیا تو ان صورتوں میں جو کچھ نقصان ہوگا اس کا ذمہ وار یہ خود ہے شریک کو اس سے تعلق نہیں۔^(۴) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵۷: اسکے پاس جو کچھ شرکت کا مال تھا اُسے بغیر بیان کیے مر گیا یا لوگوں کے ذمہ شرکت کی بقایا تھی اور یہ بغیر بیان کیے مر گیا تو تاوان دینا پڑے گا کہ یہ یمن تھا اور بیان نہ کر جانا امانت کے خلاف ہے اور اسکی وجہ سے تاوان لازم ہو جاتا ہے مگر جبکہ ورثہ جانتے ہوں کہ یہ چیزیں شرکت کی ہیں یا شرکت کی تجارت کا فلاں فلاں شخص پر اتنا اتنا باقی ہے تو اس وقت بیان کرنیکی ضرورت نہیں اور تاوان لازم نہیں۔ اور اگر وارث کہتا ہے مجھے علم ہے اور شریک منکر ہے اور وارث تمام اشیاء کی تفصیل بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ چیزیں تھیں اور ہلاک وضائع ہو گئیں تو وارث کا قول مان لیا جائیگا۔^(۵) (در مختار، رد المحتار)

① "الفتاویٰ الہندیہ" کتاب الشریکۃ، الباب الثانی فی المعاوضة، الفصل السادس، ج ۲، ص ۳۱۴

② "المبسوط" للسرخسی، کتاب الشریکۃ، باب خصومة المعاضی فیما ینہما، ج ۶، ص ۲۲۲.

③ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الشریکۃ، الفصل فی شریکۃ العناد، ج ۲، ص ۴۹۲.

④ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الشریکۃ، مطلب فی قبول قولہ... إلح، ج ۶، ص ۴۹۰

⑤ المرجع السابق، ص ۴۹۰، ۴۹۱.

مسئلہ ۵۸: شریک نے اُدھار بیچنے سے منع کر دیا تھا اور اُس نے اُدھار بیچ دی تو اسکے حصہ میں بیچ نافذ ہے اور شریک کے حصہ کی بیچ موقوف ہے اگر شریک نے اجازت دیدی کل میں بیچ ہو جائیگی اور نفع میں دونوں شریک ہیں اور اجازت نہ دی تو شریک کے حصہ کی بیچ باطل ہوگئی۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۵۹: شریک نے پرولیس میں مال تجارت لیجانے سے منع کر دیا تھا مگر یہ نہ مانا اور لے گیا اور وہاں نفع کے ساتھ فروخت کیا تو چونکہ شریک کی مخالفت کرنے سے عاصب ہو گیا اور شرکت فاسد ہوگئی، لہذا نفع صرف اسی کو ملے گا اور مال ضائع ہوگا تو تاوان دینا پڑیگا۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۶۰: شریک پر خیانت^(۳) کا دعویٰ کرے تو اگر دعویٰ صرف اتنا ہی ہے کہ اُس نے خیانت کی یہ نہیں بتایا کہ کیا خیانت کی تو شریک پر حلف نہ دینگے ہاں اگر خیانت کی تفصیل بتاتا ہے تو اُس پر حلف دینگے اور حلف کے ساتھ اُس کا قول معتبر ہوگا۔^(۴) (ردالمحتار)

(شرکت بالعمل کے مسائل)

مسئلہ ۶۱: شرکت بالعمل کہ اسی کو شرکت بالابدان اور شرکت تقبیل و شرکت صنائع بھی کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ دو کارگیر لوگوں کے یہاں سے کام لائیں اور شرکت میں کام کریں اور جو کچھ مزدوری ملے آپس میں بانٹ لیں۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۶۲: اس شرکت میں یہ ضرور نہیں کہ دونوں ایک ہی کام کے کارگیر ہوں بلکہ دو مختلف کاموں کے کارگیر بھی باہم یہ شرکت کر سکتے ہیں مثلاً ایک درزی ہے دوسرا رنگریز، دونوں کپڑے لاتے ہیں وہ بیٹتا ہے یہ رنگتا ہے اور سلائی رنگائی کی جو کچھ اجرت ملتی ہے اُس میں دونوں کی شرکت ہوتی ہے اور یہ بھی ضرور نہیں کہ دونوں ایک ہی دوکان میں کام کریں بلکہ دونوں کی الگ الگ دوکانیں ہوں جب بھی شرکت ہو سکتی ہے مگر یہ ضرور ہے کہ وہ کام ایسے ہوں کہ عقد اجارہ^(۶) کی وجہ سے اُس کام کا کرنا ان پر

① "الدر المختار"، کتاب الشركة، ج ۶، ص ۴۹۱.

② المرجع السابق

③ دھوکہ، شرکت کے مال سے چوری کرنا۔

④ "ردالمحتار"، کتاب الشركة، مطلب فيما لو ادعى على شريكه خيانة مبهمه، ج ۶، ص ۴۹۲.

⑤ "الدر المختار"، کتاب الشركة، ج ۶، ص ۴۹۲.

⑥ یعنی جاریہ طے ہونے کے وقت۔

واجب ہو اور اگر وہ کام ایسا نہ ہو مثلاً حرام کام پر اجارہ ہوا جیسے دو نوہ کرنے والیاں کہ اجرت لیکر نوہ کرتی ہوں ان میں باہم شرکت عمل ہو تو نہ ان کا اجارہ صحیح ہے نہ ان میں شرکت صحیح۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۶۳: تعلیم قرآن و علم دین اور اذان و امامت پر چونکہ بنا بر قول مفتی بہ اجرت لینا جائز ہے اس میں شرکت عمل بھی ہو سکتی ہے۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۶۴: شرکت عمل میں ہر ایک دوسرے کا وکیل ہوتا ہے، لہذا جہاں توکیل درست نہ ہو یہ شرکت بھی صحیح نہیں مثلاً چند گدا گروں نے باہم شرکت عمل کی تو یہ صحیح نہیں کہ سوال کی توکیل درست نہیں۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۶۵: اس میں یہ ضرور نہیں کہ جو کچھ کمائیں اُس میں برابر کے شریک ہوں بلکہ کم و بیش کی بھی شرط ہو سکتی ہے اور باہم جو کچھ شرط کر لیں اُسی کے موافق تقسیم ہوگی۔ یوہیں عمل میں بھی برابری شرط نہیں بلکہ اگر یہ شرط کر لیں کہ وہ زیادہ کام کریگا اور یہ کم جب بھی جائز ہے اور کم کام والے کو آمدنی میں زیادہ حصہ دینا ٹھہرا لیا جب بھی جائز ہے۔^(۴) (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۶۶: یہ ٹھہرا ہے کہ آمدنی میں سے میں دو تہائی لوں گا اور تجھے ایک تہائی دوں گا اور اگر کچھ نقصان و تاوان دینا پڑے تو دونوں برابر برابر دینگے تو آمدنی اُسی شرط کے بموجب تقسیم ہوگی اور نقصان میں برابری کی شرط باطل ہے اس میں بھی اُسی حساب سے تاوان دینا ہوگا یعنی ایک تہائی والا ایک تہائی تاوان دے اور دوسرا دو تہائیاں۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۷: جو کام اجرت کا ان میں ایک شخص لایگا وہ دونوں پر لازم ہوگا، لہذا جس نے کام دیا ہے وہ ہر ایک سے کام کا مطالبہ کر سکتا ہے شریک یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ کام وہ لایا ہے اُس سے کہو مجھے اس سے تعلق نہیں۔ یوہیں ہر ایک اجرت کا مطالبہ بھی کر سکتا ہے اور کام والا ان میں جس کو اجرت دیدیگا نہ دی ہو جائیگا، دوسرا اُس سے اب اجرت کا مطالبہ نہیں کر سکتا یہ نہیں کہہ سکتا کہ اُس کو تم نے کیوں دیا۔^(۶) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۸: دونوں میں سے ایک نے کام کیا ہے اور دوسرے نے کچھ نہ کیا مثلاً بیمار تھا یا سفر میں چلا گیا تھا جسکی وجہ

① "الدرالمختار"، کتاب الشركة، ج ۶، ص ۴۹۳.

② المرجع السابق.

③ المرجع السابق، ص ۴۹۴.

④ "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الشركة، مطلب فی شركة التَّجَلُّل، ج ۶، ص ۴۹۴.

⑤ "العتاوی الہندیۃ"، کتاب الشركة، الباب الرابع فی شركة الوجوہ و شركة الأعمال، ج ۲، ص ۳۲۸.

⑥ "الدرالمختار"، کتاب الشركة، ج ۶، ص ۴۹۴ وغیرہ.

سے کام نہ کر سکا یا بلا وجہ قصداً^(۱) اُس نے کام نہ کیا جب بھی آمدنی دونوں پر معاہدہ کے موافق تقسیم ہوگی۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۶۹: یہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ شرکت عمل کبھی مفادضہ ہوتی ہے اور کبھی شرکت عنان، لہذا اگر مفادضہ کا لفظ یا اسکے معنی کا ذکر کر دیا یعنی کہہ دیا کہ دونوں کام لائینگے اور دونوں برابر کے ذمہ دار ہیں اور نفع نقصان میں دونوں برابر کے شریک ہیں اور شرکت کی وجہ سے جو کچھ مطالبہ ہوگا اُس میں ہر ایک دوسرے کا کفیل ہے تو شرکت مفادضہ ہے اور اگر کام آمدنی یا نقصان میں برابری کی شرط نہ ہو یا لفظ عنان ذکر کر دیا ہو تو شرکت عنان ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۰: مطلق شرکت ذکر کی نہ مفادضہ ذکر کیا نہ عنان نہ کسی کے معنی کا بیان کیا تو اس میں بعض احکام عنان کے ہونگے مثلاً کسی ایسے دین^(۴) کا اقرار کیا کہ شرکت کے کام کے لیے میں فلاں چیز لایا تھا اور وہ خرچ ہو چکی اور اُسکے دام^(۵) دینے ہیں یا فلاں مزدوری باقی ہے یا فلاں گزشتہ مہینہ کا کرایہ دوکان باقی ہے تو اگر گواہوں سے ثابت کر دے جب تو اسکے شریک کے ذمہ بھی ہے ورنہ تنہا اسی کے ذمہ ہوگا اور بعض احکام مفادضہ کے ہوں گے مثلاً کسی نے ایک کو یہ دونوں کو کوئی کام دیا ہے تو ہر ایک سے وہ مطالبہ کر سکتا ہے اور اگر ایک پر کوئی تاوان لازم ہوگا تو دوسرے سے بھی اس کا مطالبہ ہوگا۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱: باپ بیٹے ملکر کام کرتے ہوں اور بیٹا باپ کے ساتھ رہتا ہو تو جو کچھ آمدنی ہوگی وہ باپ ہی کی ہے بیٹا شریک نہیں قرار پایگا بلکہ مددگار تصور کیا جائیگا یہاں تک کہ بیٹا اگر درخت لگائے تو وہ بھی باپ ہی کا ہے۔ یوہیں میاں بی بی مل کر کریں اور انکے پاس کچھ نہ تھا مگر دونوں نے کام کر کے بہت کچھ جمع کر لیا تو یہ سارا مال شوہر ہی کا ہے اور عورت مددگار سمجھی جائیگی۔ ہاں اگر عورت کا کام جداگانہ ہے مثلاً مرد کتابت کا کام کرتا ہے اور عورت سلائی کرتی ہے تو سلائی کی جو کچھ آمدنی ہے اُسکی مالک عورت ہے۔^(۷) (عالمگیری)

۱۔ بغیر کسی وجہ کے جان بوجھ کر۔

۲۔ الدر المختار، کتاب الشركة، ج ۶، ص ۴۹۰۔

۳۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الشركة، الباب الرابع فی شركة الوجوه و شركة الأعمال، ج ۲، ص ۳۲۷۔

۴۔ قرض۔

۵۔ قیمت۔

۶۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الشركة، الباب الرابع فی شركة الوجوه و شركة الأعمال، ج ۲، ص ۳۲۹۔

۷۔ المرجع السابق

مسئلہ ۷۲: ایک شخص نے درزی کو یہ کہہ کر کپڑا دیا کہ اسے تم خود ہی سینا اور اس درزی کا کوئی شریک ہے کہ دونوں میں شرکت مفاوضہ ہے تو کپڑا دینے والا ان دونوں میں جس سے چاہے مطالبہ کر سکتا ہے اور اگر شرکت ٹوٹ گئی یا جس کو اس نے کپڑا دیا تھا مرگیا تو اب دوسرے سے سینے کا مطالبہ نہیں کر سکتا اور اگر یہ نہیں کہا تھا کہ تم خود ہی سینا تو مرنے اور شرکت جاتی رہنے کے بعد بھی دوسرے سے مطالبہ کر سکتا ہے کہ اُسے سی کر دے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۳: دو شریک ہیں اُن پر کسی نے دعویٰ کیا کہ میں نے اُن کو سینے کے لیے کپڑا دیا تھا اُن میں ایک اقرار کرتا ہے دوسرا انکار تو وہ اقرار دونوں کے حق میں ہو گیا۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۴: تین شخص جو باہم شریک نہیں ہیں ان تینوں نے کسی سے کام لیا کہ ہم سب اس کام کو کرینگے مگر وہ کام تھا ایک نے کیا باقی دو نے نہیں کیا تو اسکو صرف ایک تہائی اجرت ملے گی کہ اس صورت میں ایک تہائی کام کا یہ ذمہ دار تھا بقیہ دو تہائیوں کا نہ اس سے مطالبہ ہو سکتا تھا نہ اسکے اجارہ میں ہے تو جو کچھ اس نے کیا بطور تطوع^(۳) کیا اور اسکی اجرت کا مستحق نہیں۔^(۴) (عالمگیری) یہ حکم کہ صرف ایک تہائی اجرت ملے گی قضاء ہے اور دیانت کا حکم یہ ہے کہ پوری اجرت اسے دیدی جائے کیونکہ اس نے پورا کام بھی خیال کر کے کیا ہے کہ مجھے پوری مزدوری ملے گی اور اگر اسے معلوم ہوتا کہ ایک ہی تہائی ملے گی تو ہرگز پورا کام انجام نہ دیتا۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۵: اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو کسی کام کا استاد ہوتا ہے وہ اپنے شاگردوں کو دوکان پر بٹھالیتا ہے کہ ضروری کام استاد کرتے ہیں باقی سب کام شاگردوں سے لیتے ہیں اگر ان استادوں نے شاگردوں کے ساتھ شرکت عمل کی مثلاً درزی نے اپنی دوکان پر شاگرد کو بٹھایا کہ کپڑوں کو استاد قطع کرے^(۶) اور شاگرد سے گا اور اجرت جو ہوگی اس میں برابر کے دونوں شریک ہونگے یا کارنگر نے اپنی دوکان پر کسی کو کام کرنے کے لیے بٹھالیا کہ اُسے کام دیتا ہے اور اجرت نصف نصف^(۷) بانٹ لیتے ہیں یہ جائز ہے۔^(۸) (عالمگیری)

① "العتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الشرکۃ، الباب الرابع فی شرکۃ الوجوہ وشرکۃ الأعمال، ج ۲، ص ۳۳۰

② المرجع السابق.

③ احسان، بخش.

④ "العتاویٰ الہندیۃ"، المرجع السابق، ص ۳۳۱.

⑤ "ردالمحتار"، کتاب الشرکۃ، مطلب فی شرکۃ التقبل، ج ۶، ص ۴۹۴.

⑥ کاٹ دے گا.

⑦ یعنی آدھا آدھا.

⑧ "العتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الشرکۃ، الباب الرابع فی شرکۃ الوجوہ وشرکۃ الأعمال، ج ۲، ص ۳۳۱

مسئلہ ۷۶: اگر یوں شرکت ہوئی کہ ایک کے اوزار ہو گئے اور دوسرے کا مکان یا دوکان اور دونوں ملکر کام کریں گے تو شرکت جائز ہے اور یوں ہوئی کہ ایک کے اوزار ہو گئے اور دوسرا کام کریگا تو یہ شرکت ناجائز ہے۔^(۱) (رد المحتار)

(شرکت وجوہ کے احکام)

مسئلہ ۷۷: شرکت وجوہ یہ ہے کہ دونوں بغیر مال عقد شرکت کریں کہ اپنی وجاہت اور آبرو^(۲) کی وجہ سے دوکانداروں سے اُدھار خرید لائیں گے اور مال بیچ کر اُن کے دام دیدین گے اور جو کچھ بچے گا وہ دونوں بانٹ لیں گے اور اسکی بھی دو قسمیں مفاوضہ و عنان ہیں اور دونوں کی صورتیں بھی وہی ہیں جو اُدھر پر مذکور ہوئیں اور مطلق شرکت مذکور ہو تو عنان ہوگی اور اس میں بھی اگر مفوضہ ہے تو ہر ایک دوسرے کا وکیل بھی ہے اور کفیل بھی اور عنان ہے تو صرف وکیل ہی ہے کفیل نہیں۔^(۳) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۷۸: نفع میں یہاں بھی برابری ضرور نہیں اگر شرکت عنان ہے تو نفع میں برابری یا کم و بیش جو چاہیں شرط کر لیں مگر یہ ضرور ہے کہ نفع میں وہی صورت ہو جو خرید کی ہوئی چیز میں ملک کی صورت میں ہو مثلاً اگر وہ چیز ایک کی دو تہائی ہوگی اور ایک کی ایک تہائی تو نفع بھی اسی حساب سے ہوگا اور اگر ملک میں کم و بیش ہے مگر نفع میں مساوات یا نفع کم و بیش ہے اور ملک میں برابری تو یہ شرط باطل و ناجائز ہے اور نفع اُسی ملک کے حساب سے تقسیم ہوگا۔^(۴) (در مختار، عالمگیری)

شرکت فاسدہ کا بیان

مسئلہ ۱: مباح چیز کے حاصل کرنے کے لیے شرکت کی یہ ناجائز ہے مثلاً جنگل کی ٹکڑیاں یا گھاس کاٹنے کی شرکت کی کہ جو کچھ کاٹیں گے وہ ہم دونوں میں مشترک ہوگی یا شکار کرنے یا پانی بھرنے میں شرکت کی یا جنگل اور پہاڑ کے پھل چننے میں شرکت کی یا جاہلیت (یعنی زمانہ کفر) کے دَفینہ^(۵) نکالنے میں شرکت کی یا مباح زمین سے مٹی اُٹھالانے میں شرکت کی یا ایسی مٹی کی اینٹ بنانے یا اینٹ پکانے میں شرکت کی یہ سب شرکتیں فاسد و ناجائز ہیں۔ اور ان سب صورتوں میں جو کچھ جس نے

① "رد المحتار"، کتاب الشركة معطلہ فی شرکت التخیل، ج ۶، ص ۴۹۳۔

② یعنی قدر و منزلت، حیثیت۔

③ "الدر المختار"، کتاب الشركة، ج ۶، ص ۴۹۵، وغیرہ۔

④ "الدر المختار"، کتاب الشركة، ج ۶، ص ۴۹۵۔

⑤ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الشركة، الباب الرابع فی شرکت الوجوہ و شرکت الأعمال، ج ۲، ص ۳۲۷۔

⑥ دُن کیا ہوا مال یعنی خزانہ۔

حاصل کیا ہے اُسی کا ہے اور اگر دونوں نے ایک ساتھ حاصل کیا اور معلوم نہ ہو کہ کس کا حاصل کردہ کتنا ہے کہ جو کچھ حاصل کیا وہ ملا دیا ہے اور پہچان نہیں ہے تو دونوں برابر کے حصہ دار ہیں چاہے چیز کی تقسیم کر لیں یا بیچ کر دام برابر برابر بانٹ لیں اس صورت میں اگر کوئی اپنا حصہ زیادہ بتاتا ہو تو اس کا اعتبار نہیں جب تک گواہوں سے ثابت نہ کر دے۔^(۱) (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲: مٹی کسی کی ملک ہے اور دو شخصوں نے اس سے اینٹ بنانے یا پکانے کی شرکت کی تو یہ صحیح ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس سے مٹی خرید کر اینٹ بنائی گئی اور اُس کو پکائیں گے اور اینٹیں بیچ کر مالک کو قیمت دیدیں گے اور جو نفع ہوگا وہ ہمارا ہے اور اس صورت میں یہ شرکت وجوہ ہوگی۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: دو شخصوں نے مباح چیز کے حاصل کرنے میں عقد شرکت کیا اور ایک نے اُس کو حاصل کیا اور دوسرا اس کا معین و مددگار رہا مثلاً ایک نے لکڑیاں کاٹیں دوسرا جمع کرتا رہا اسکے گھسے باندھے اُسے اٹھا کر بازار وغیرہ لے گیا یا ایک نے شکار پکڑا دوسرا جال اٹھا کر لے گیا یا اور کام کیے تو اس صورت میں بھی چونکہ شرکت صحیح نہیں مالک وہی ہے جس نے حاصل کیا یعنی مثلاً جس نے لکڑیاں کاٹیں یا جس نے شکار پکڑا اور دوسرے کو اسکے کام کی اجرت مثل دی جائیگی اور اگر جال تاننے میں شریک نے مدد کی اور شکار ہاتھ نہیں آیا جب بھی اُسکی اجرت مثل ملے گی۔^(۳) (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۴: شکار کرنے میں دونوں نے شرکت کی اور دونوں کا ایک ہی کتا ہے جس کو دونوں نے شکار پر چھوڑا یا دونوں نے ملکر جال تانا^(۴) تو شکار دونوں میں نصف نصف تقسیم ہوگا اور اگر کتا ایک کا تھا اور اُسی کے ہاتھ میں تھا مگر چھوڑا دونوں نے تو شکار کا مالک وہی ہے جس کا کتا ہے مگر اس نے اگر دوسرے کو بطور عاریت کتا دیدیا ہے تو دوسرا مالک ہوگا اور اگر دونوں کے دو کتے ہیں اور دونوں نے ملکر ایک شکار پکڑا تو برابر برابر بانٹ لیں اور ہر ایک کتے نے ایک ایک شکار پکڑا تو جس کے کتے نے جو شکار پکڑا اُس کا وہی مالک ہے۔^(۵) (عالمگیری)

① "الدر المختار" کتاب الشركة، فصل فی الشركة الفاسدة، ج ۶، ص ۴۹۶

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الشركة، الباب الخامس فی الشركة الفاسدة، ج ۲، ص ۳۳۲

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الشركة، الباب الخامس فی الشركة الفاسدة، ج ۲، ص ۳۳۲.

③ "الدر المختار"، کتاب الشركة، فصل فی الشركة الفاسدة، ج ۶، ص ۴۹۷.

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الشركة، الباب الخامس فی الشركة الفاسدة، ج ۲، ص ۳۳۲.

④ پھیلا یا۔

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق، ص ۳۳۳.

مسئلہ ۵: گداگروں نے عقدِ شرکت کیا کہ جو کچھ مانگ لائیں گے وہ دونوں میں مشترک ہوگا یہ شرکت صحیح نہیں اور جس نے جو کچھ مانگ کر جمع کیا وہ اسی کا ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: اگر شرکت فاسدہ میں دونوں شریکوں نے مال کی شرکت کی ہے تو ہر ایک کو نفع بقدر مال کے ملے گا اور کام کی کوئی اجرت نہیں ملے گی، مثلاً دونوں نے ایک ایک ہزار کے ساتھ شرکت کی اور ایک نے یہ شرط لگا دی ہے کہ میں دس روپیہ نفع کے لوں گا، اس شرط کی وجہ سے شرکت فاسد ہوگئی اور چونکہ مال برابر ہے، لہذا نفع برابر تقسیم کر لیں اور فرض کرو کہ صورت مذکورہ میں ایک ہی نے کام کیا ہو جب بھی کام کا معاوضہ نہ ملے گا۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۷: شرکت فاسدہ میں اگر ایک ہی کا مال ہو تو جو کچھ نفع حاصل ہوگا اسی مال والے کو ملے گا اور دوسرے کو کام کی اجرت دی جائیگی مثلاً ایک شخص نے اپنا جانور دوسرے کو دیا کہ اس کو کرایہ پر چلاؤ اور کرایہ کی آمدنی آدمی آدمی دونوں لینگے یہ شرکت فاسد ہے اور کل آمدنی مالک کو ملے گی اور دوسرے کو اجر مثل^(۳)۔ یوہیں کشتی چند شخصوں کو دیدی کہ اس سے کام کریں اور آمدنی مالک اور کام کرنے والوں پر برابر برابر تقسیم ہو جائیگی تو یہ شرکت فاسد ہے اور اس کا حکم بھی وہی ہے۔^(۴) (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۸: ایک شخص کے پاس اونٹ ہے دوسرے کے پاس غجر، دونوں نے انھیں اجرت پر چلانے کی شرکت کی یہ شرکت فاسد ہے اور جو کچھ اجرت ملے گی اُس کو غجر اور اونٹ پر تقسیم کر دیں گے اونٹ کی اجرت مثل اونٹ والے کو اور غجر کی اجرت مثل غجر والے کو ملے گی اور اگر غجر اور اونٹ کو کرایہ پر چلانے کی جگہ خود ان دونوں نے بار برداری^(۵) پر شرکت عمل کی کہ بار برداری کریں گے اور آمدنی بھٹہ مساوی بانٹ لیں گے^(۶) تو یہ شرکت صحیح ہے اب اگر چہ ایک نے غجر لا کر بوجھا لاد اور دوسرے نے اونٹ پر بار کیا دونوں کو حسب شرط برابر حصہ ملے گا۔^(۷) (عالمگیری، رد المحتار)

① "العتاوی الہندیۃ"، کتاب الشرکۃ، الباب الخامس فی الشرکۃ العاسدۃ، ج ۲، ص ۳۳۲.

② "الدرالمختار"، کتاب الشرکۃ، فصل فی الشرکۃ العاسدۃ، ج ۶، ص ۴۹۸.

③ یعنی جتنا کام کیا اس کی مقدار اجرت ہے۔

④ "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الشرکۃ، فصل فی الشرکۃ العاسدۃ، مطلب: یرجح القیاس، ج ۶، ص ۴۹۸.

⑤ یعنی بوجہ راونے۔ ⑥ یعنی آمدنی برابر برابر حصے ساتھ تقسیم کریں گے۔

⑦ "العتاوی الہندیۃ"، کتاب الشرکۃ، الباب الخامس فی الشرکۃ العاسدۃ، ج ۲، ص ۳۳۳.

و "ردالمختار"، کتاب الشرکۃ، فصل فی الشرکۃ العاسدۃ، مطلب: یرجح القیاس، ج ۶، ص ۴۹۹.

مسئلہ ۹: ایک نے دوسرے کو اپنا جانور دیا کہ اس پر تم اپنا سامان لا کر پھیری کرو جو نفع ہوگا اُس کو حصہ مساوی تقسیم کر لینگے یہ شرکت بھی فاسد ہے نفع کا مالک وہ ہے جس نے پھیری کی اور جانور والے کو اجرت مثل دیں گے۔ یوہیں اپنا جال دوسرے کو مچھلی پکڑنے کے لیے دیا کہ جو مچھلی ملے گی اسے برابر بانٹ لیں گے تو مچھلی اُسی کو ملے گی جس نے پکڑی اور جال والے کو اجرت مثل ملے گی۔^(۱) (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: چند حمالوں نے یوں شرکت کی کہ کوئی بوری میں غلہ بھر لیا اور کوئی اٹھا کر دوسرے کی پیٹھ پر رکھے گا اور کوئی مالک کے گھر پہنچائے گا اور مزدوری جو کچھ ملے گی اُسے سب حصہ مساوی تقسیم کر لینگے تو یہ شرکت بھی فاسد ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: ایک شخص کی گائے ہے اُس نے دوسرے کو دی کہ وہ اسے پالے چارہ کھلائے نگہداشت کرے اور جو بچہ پیدا ہو اُس میں دونوں نصف نصف کے شریک ہونگے تو یہ شرکت بھی فاسد ہے، بچہ اُس کا ہوگا جسکی گائے ہے اور دوسرے کو اُسی کے مثل چارہ دلایا جائیگا، جو اُسے کھلایا اور نگہداشت وغیرہ جو کام کیا ہے اسکی اجرت مثل ملے گی۔ یوہیں بکریاں چرواہوں کو جو اس طرح دیتے ہیں کہ وہ چرائے اور نگہداشت^(۳) کرے اور بچہ میں دونوں شریک ہونگے یہ اجرت بھی فاسد ہے بچہ اُس کا ہے جسکی بکری ہے اور چرواہے کو چرواہی اور نگہداشت کی اجرت مثل ملے گی یا مرغی دوسرے کو دیدیتے ہیں کہ انڈے جو ہونگے وہ نصف نصف دونوں کے ہونگے یا مرغی اور انڈے بٹھانے کے لیے دوسرے کو دیتے ہیں کہ بچے ہو کر جب بڑے ہو جائیں گے تو دونوں حصہ مساوی تقسیم کر لینگے یہ شرکت بھی فاسد ہے اور اس کا بھی وہی حکم ہے۔ اس کے جواز کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ گائے بکری مرغی وغیرہ میں آدمی دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالیں اب چونکہ ان جانوروں میں شرکت ہو گئی ہے بچے بھی مشترک ہونگے۔^(۴) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۱۲: دونوں شریکوں میں کوئی بھی مر جائے اُسکی موت کا علم شریک کو ہو یا نہ ہو بہر حال شرکت باطل ہو جائیگی یہ حکم شرکت عقد کا ہے اور شرکت ملک اگرچہ موت سے باطل نہیں ہوتی مگر بجائے میت اب اُسکے ورثہ شریک

① "الدر المختار"، کتاب الشركة، فصل فی الشركة العاسدة، ج ۶، ص ۴۹۸.

و "الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب الشركة، الباب الخامس فی الشركة العاسدة، ج ۲، ص ۳۳۴.

② "الفتاویٰ الہدیۃ" کتاب الشركة، الباب الخامس فی الشركة العاسدة، ج ۲، ص ۳۳۴.

③ پرورش۔

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الشركة، الباب الخامس فی الشركة العاسدة، ج ۲، ص ۳۳۵.

و "رد المحتار"، کتاب الشركة، مطلب يرجع القیاس، ج ۶، ص ۴۹۹.

ہو گئے۔^(۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۳: تین شخصوں میں شرکت تھی ان میں ایک کا انتقال ہو گیا تو دو باقیوں میں بدستور شرکت باقی

ہے۔^(۲) (بحر)

مسئلہ ۱۴: شریکوں میں سے معاذ اللہ کوئی مرتد ہو کر دار الحرب کو چلا گیا اور قاضی نے اُسکے دار الحرب میں لحوق کا

حکم^(۳) بھی دیدیا تو یہ حکماً موت ہے اور اُس سے بھی شرکت باطل ہو جاتی ہے کہ اگر وہ پھر مسلم ہو کر دار الحرب سے واپس آیا تو شرکت عود نہ کرے گی^(۴) اور اگر مرتد ہوا مگر ابھی دار الحرب کو نہیں گیا یا چلا بھی گیا مگر قاضی نے اب تک لحوق کا حکم نہیں دیا ہے تو شرکت باطل ہو نیکا حکم نہ دینے بلکہ ابھی موقوف رکھیں گے اگر مسلمان ہو گیا تو شرکت بدستور ہے اور اگر مر گیا یا قتل کیا گیا تو شرکت باطل ہو گئی۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: دونوں میں ایک نے شرکت کو فسخ کر دیا اگرچہ دوسرا اس فسخ پر راضی نہ ہو جب بھی شرکت فسخ ہو گئی بشرطیکہ

دوسرے کو فسخ^(۶) کر نیکا علم ہو اور دوسرے کو معلوم نہ ہوا تو فسخ نہ ہوگی اور یہ شرط نہیں کہ مال شرکت روپیہ اشرفی ہو بلکہ اگر تجارت کے سامان موجود ہیں جو فروخت نہیں ہوئے اور ایک نے فسخ کر دیا جب بھی فسخ ہو جائیگی۔^(۷) (در مختار)

مسئلہ ۱۶: ایک شریک نے شرکت سے انکار کر دیا یعنی کہتا ہے میں نے تیرے ساتھ شرکت کی ہی نہیں تو شرکت جاتی

رہی اور جو کچھ شرکت کا مال اُسکے پاس ہے اُس میں شریک کے حصہ کا تاوان دینا ہوگا کہ شریک ائمن ہوتا ہے اور امانت سے انکار خیانت ہے اور تاوان لازم اور اگر شرکت سے انکار نہیں کرتا بلکہ کہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ کام نہ کرونگا تو یہ بھی فسخ ہی ہے شرکت جاتی رہیگی اور اموال شرکت کی قیمت اپنے حصہ کے موافق شریک سے لگا اور شریک نے اموال کو بیچ کر کچھ منافع حاصل کیے تو منفعت سے اسے کچھ نہ ملے گا۔^(۸) (در مختار، عالمگیری)

① "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الشركة، فصل فی الشركة العاسدة، مطلب: يرجع القياس، ج ۶، ص ۴۹۹.

② "البحر الرائق"، کتاب الشركة، فصل فی الشركة العاسدة، ج ۵، ص ۳۰۸.

③ یعنی دار الحرب میں چلے جانے کا حکم۔ ④ لایوت کر یعنی واپس نہ ہوگی۔

⑤ "افتاویٰ الہدیہ"، کتاب الشركة، الباب الخامس فی الشركة العاسدة، ج ۲، ص ۳۳۵.

⑥ باطل ختم۔

⑦ "الدر المختار"، کتاب الشركة، فصل فی الشركة العاسدة، ج ۶، ص ۵۰۰.

⑧ "الدر المختار"، کتاب الشركة، فصل فی الشركة العاسدة، ج ۶، ص ۵۰۰.

و "افتاویٰ الہدیہ"، کتاب الشركة، الباب الخامس فی الشركة العاسدة، ج ۲، ص ۳۳۹.

مسئلہ ۱۷: تین شخصوں میں شرکت مفادہ ہے ان میں دو شرکت کو توڑنا چاہتے ہوں تو جب تک تیسرا بھی موجود نہ ہو شرکت توڑ نہیں سکتے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: اگر ایک شریک پاگل ہو گیا اور جنوں بھی محمد^(۲) ہے تو شرکت جاتی رہی اور دوسرے شریک نے بعد امتداد جنوں^(۳) جو کچھ تصرف کیا یعنی شرکت کی چیزیں فروخت کیں اور نفع ملا تو سارا نفع اسی کا ہے مگر جنوں کے حصہ میں جو نفع آتا اُسے تصدق^(۴) کر دینا چاہیے کہ ملک غیر^(۵) میں بغیر اجازت تصرف کر کے نفع حاصل کیا ہے اور بطلان شرکت کی دوسری صورتوں میں بھی ظاہر یہی ہے کہ شریک کے حصہ کے مقابل میں جو نفع ہے اُسے تصدق کر دے۔^(۶) (درمختار، رد المحتار)

شرکت کے متفرق مسائل

مسئلہ ۱: شریک کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر اسکی اجازت کے اسکی طرف سے زکاۃ ادا کرے اگر زکاۃ دیگا تاوان دینا پڑیگا اور زکاۃ ادا نہ ہوگی اور اگر ہر ایک نے دوسرے کو زکاۃ دینے کی اجازت دی ہے اپنی اور شریک دونوں کی زکاۃ دیدی تو اگر یہ دینا بیک وقت ہو تو ہر ایک کو دوسرے کی زکاۃ کا تاوان دینا ہوگا اور دونوں باہم مقاصد (اولا بدلا) کر سکتے ہیں کہ نہ میں تم کو تاوان دوں نہ تم مجھ کو جبکہ دونوں نے ایک مقدار سے زکاۃ ادا کی ہو یعنی مثلاً اس نے اُسکی طرف سے دس روپے دیے اور اُس نے اسکی طرف سے دس روپے دیے اور اگر ایک نے دوسرے کی طرف سے زیادہ دیا ہے اور دوسرے نے اسکی طرف سے کم تو زیادہ کو واپس لے لے اور باقی میں مقاصد کر لیں اور اگر بیک وقت دینا نہ ہوا ایک نے پہلے دیدی دوسرے نے بعد کو تو پہلے والا کچھ نہ دیگا اور بعد والا تاوان دے بعد والے کو معلوم ہو کہ اس نے خود زکاۃ دیدی ہے یا معلوم نہ ہو بہر حال تاوان اُسکے ذمہ ہے۔ یو ہیں علاوہ شریک کے کسی اور کو زکاۃ یا کفارہ کے لیے اس نے مامور^(۷) کیا تھا اور اس نے خود اسکے پہلے یا بیک وقت ادا کر دیا تو مامور کا ادا

① "العناوی الہدیۃ"، کتاب الشرکۃ، الباب الخامس فی الشرکۃ العاسدۃ، ج ۲، ص ۳۳۶.

② یعنی پاگل ہونے کی علت کا وراز ہوگئی ہے۔

③ یعنی جنوں کے حویل ہونے کے بعد۔

④ صدقہ۔ ⑤ دوسرے کی ملکیت۔

⑥ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الشرکۃ معطل، بر جمع القیاس، ج ۶، ص ۵۰۰-۵۰۱.

⑦ مقرر۔

کرنا صحیح نہ ہوگا اور تاوان دینا پڑیگا۔^(۱) (در مختار، رد المحتار، تبیین)

مسئلہ ۲: دو شخصوں میں شرکت مفادہ ہے ایک نے دوسرے سے وٹلی کرنے کے لیے کنیز خریدنے کی اجازت مانگی دوسرے نے صریح لفظوں میں اجازت دیدی اُس نے خرید لی تو یہ کنیز مشترک^(۲) نہ ہوگی بلکہ تنہا اُسی کی ہے اور شریک کی طرف سے اسکو بہہ سمجھا جائیگا مگر بائع ہر ایک سے ثمن کا مطالبہ کر سکتا ہے اور اگر شریک نے صاف لفظوں میں اجازت نہ دی مثلاً سکوت^(۳) کیا تو یہ اجازت نہیں اور وہ خریدے گا تو کنیز مشترک ہوگی اور وٹلی جائز نہیں ہوگی۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۳: ایک شخص نے کوئی چیز خریدی ہے کسی دوسرے شخص نے اُس سے یہ کہا مجھے اس میں شریک کر لے مشتری نے کہا شریک کر لیا اگر یہ باتیں اسوقت ہوئیں کہ مشتری نے بیع^(۵) پر قبضہ کر لیا ہے تو شرکت صحیح ہے اور قبضہ نہ کیا ہو تو شرکت صحیح نہیں کیونکہ اپنی چیز میں دوسرے کو شریک کرنا اُسکے ہاتھ بیچ کرنا ہے اور بیچ اُسی چیز کی ہو سکتی ہے جو قبضہ میں ہو اور جب شرکت صحیح ہوگی تو نصف ثمن^(۶) دینا لازم ہوگا کہ دونوں برابر کے شریک قرار پائیں گے البتہ اگر بیان کر دیا ہے کہ ایک تنہائی یا چوتھائی یا اتنے حصہ کی شرکت ہے تو جو کچھ بیان کیا ہے اتنی ہی شرکت ہوگی اور اُسی کے موافق ثمن دینا لازم ہوگا۔^(۷) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۴: ایک شخص نے کوئی چیز خریدی ہے دوسرے نے کہا مجھے اس میں شریک کر لے اُس نے منظور کر لیا پھر تیسرا شخص اُسے ملا اُس نے بھی کہا مجھے اس میں شریک کر لے اور اسکو شریک کرنا بھی منظور کیا تو اگر اس تیسرے کو معلوم تھا کہ ایک شخص کی شرکت ہو چکی ہے تو تیسرا ایک چوتھائی کا شریک ہے اور دوسرا نصف کا اور اگر معلوم نہ تھا تو یہ بھی نصف کا شریک ہو گیا یعنی دوسرا اور تیسرا دونوں شریک ہیں اور پہلا شخص اب اُس چیز کا مالک نہ رہا اور یہ شرکت شرکتِ ملک ہے۔^(۸) (در مختار)

مسئلہ ۵: ایک شخص نے دوسرے سے کہا جو کچھ آج یا اس مہینے میں میں خریدوں گا اُس میں ہم دونوں شریک ہیں یا کسی خاص قسم کی تجارت کے متعلق کہا مثلاً جتنی گائیں یا بکریاں خریدوں گا اُن میں ہم دونوں شریک ہیں اور دوسرے نے منظور کیا تو شرکت صحیح ہے۔^(۹) (عالمگیری وغیرہ)

① "الدر المختار و رد المختار"، کتاب الشركة، مطلب: يرجع القياس، ج ۶، ص ۵۰۱.

و "تبیین الحقائق"، کتاب الشركة، فصل فی الشركة العاسدة، ج ۲، ص ۵۰۱-۵۰۲.

② وہ لوٹدی جس کے ایک سے زیادہ مالک ہوں۔ ③ خاموشی۔

④ "الدر المختار"، کتاب الشركة، ج ۶، ص ۵۰۱.

⑤ بیچ گئی چیز۔ ⑥ آدمی قیمت۔

⑦ "الدر المختار و رد المختار"، کتاب الشركة، مطلب: يرجع القياس، ج ۶، ص ۵۰۱-۵۰۲.

⑧ "الدر المختار"، کتاب الشركة، ج ۲، ص ۵۰۱-۵۰۲.

⑨ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الشركة، الباب الاول، الفصل الثانی فی الالفاظ التي تصح الشركة... إلخ، ج ۲، ص ۳۰۲، وغیرہ.

مسئلہ ۶: دو شخصوں کا دین ایک شخص پر واجب ہوا اور ایک ہی سبب سے ہو تو وہ دین مشترک ہے مثلاً دونوں کی ایک مشترک چیز تھی اور اسے کسی کے ہاتھ ادھار بیچا یا دونوں نے اپنی چیز ایک عقد کے ساتھ کسی کے ہاتھ بیچ کی تو یہ دین مشترک ہے یا دونوں نے اُسے ایک ہزار قرض دیا یا دونوں کے مورث^(۱) کا کسی پر دین ہے یہ سب دین مشترک کی صورتیں ہیں اسکا حکم یہ ہے کہ جو کچھ اس دین میں کا ایک نے وصول کیا تو اس میں دوسرا بھی شریک ہے اپنے حصہ کے موافق تقسیم کر لیں اور جو چیز وصول کی ہے اُسکی جگہ پر اپنے شریک کو دوسری چیز دینا چاہتا ہے تو بغیر اُسکی مرضی کے نہیں دے سکتا یا یہ دوسری چیز لینا چاہتا ہے تو اُسکی مرضی کے بغیر نہیں لے سکتا اور جس نے وصول نہیں کیا ہے اسے یہ بھی اختیار ہے کہ وصول کنندہ^(۲) سے بدلے بلکہ مدیون سے یہ بھی وصول کرے مگر جبکہ مدیون^(۳) نے تمام مطالبہ ادا کر دیا ہے تو اب مدیون سے وصول نہیں کر سکتا بلکہ شریک ہی سے لے گا۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: دو شخصوں کا دین کسی پر واجب ہے مگر دونوں کا ایک سبب نہ ہو بلکہ دو سبب خواہ حقیقتہً دو ہوں یا حکماً تو یہ دین مشترک نہیں مثلاً دونوں نے اپنی دو چیزیں ایک شخص کے ہاتھ بیچیں اور ہر ایک نے اپنی چیز کا شن علیحدہ علیحدہ بیان کر دیا یا دونوں کی ایک مشترک چیز تھی وہ بیچی اور اپنے اپنے حصہ کا شن بیان کر دیا تو اب دین مشترک نہ رہا اور ایک نے مشتری^(۵) سے کچھ وصول کیا تو دوسرا اس سے اپنے حصہ کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: ایک شخص پر ہزار روپیہ دین تھا دو شخصوں نے اسکی ضمانت کی اور ضامنوں نے اپنے مشترک مال سے ہزار ادا کر دیے پھر ایک ضامن نے مدیون سے کچھ وصول کیا تو دوسرا بھی اس میں شریک ہے اور اگر ضامن نے اُس سے روپیہ وصول نہیں کیا بلکہ اپنے حصہ کے بدلے میں مدیون سے کوئی چیز خرید لی تو دوسرا اُس چیز کا نصف ثمن اُس سے وصول کر سکتا ہے اور اگر دونوں چاہیں تو اُس چیز میں شرکت کر لیں اور اگر ایک ضامن نے چیز نہیں خریدی بلکہ اپنے حصہ دین کے مقابل میں اُس چیز پر مصالحت^(۷) کی اور چیز لے لی اب دوسرا مطالبہ کرتا ہے تو پہلے کو اختیار ہے کہ آدمی چیز دیدے یا اُسکے حصہ کا ادھار دین ادا

① یعنی مرنے والا جس کے یہ وارث ہیں۔

② وصول کرنے والا۔

③ مقروض۔

④ "العتاوی الہمدیہ"، کتاب الشرکۃ، الباب السادس فی المتعقرقات، ج ۲، ص ۳۳۶

⑤ خریدار۔

⑥ "العتاوی الہمدیہ"، کتاب الشرکۃ، الباب السادس فی المتعقرقات، ج ۲، ص ۳۳۷۔

⑦ صلح۔

کردے اور مالِ مشترک سے ادا نہ کیا ہو تو دوسرا اُس میں شریک نہیں اور اب جو کچھ اپنا حق وصول کرے گا دوسرے کو اُس سے تعلق نہیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: دو شخصوں کے ایک شخص پر ہزار روپے دین ہیں اُن میں ایک نے پورے ہزار سے سو روپیہ میں صلح کر لی اور یہ سو روپے اُس سے لے بھی لیے اسکے بعد شریک نے جو کچھ اُس نے کیا جائز رکھا تو سو میں سے پچاس اُسے میں گے اور اگر قابض کہتا ہے کہ وہ روپے میرے پاس سے ضائع ہو گئے تو شریک کو اسکا تاوان نہیں ملے گا کہ جب اُس نے سب کچھ جائز کر دیا تو یہ امین ہوا اور امین پر تاوان نہیں اور اگر شریک نے صلح کو جائز رکھا مگر یہ نہیں کہا کہ جو کچھ اُس نے کیا میں نے سب جائز رکھا تو یہ شریک مدیون سے اپنے حصہ کے پچاس وصول کر سکتا ہے اور مدیون یہ پچاس اُس سے واپس لے گا جسکو سو روپے دیے ہیں کہ اس صورت میں صلح کی اجازت ہے قبضہ کی نہیں تو امین نہ ہوا۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: ایک مکان دو شخصوں میں مشترک ہے ایک شریک غائب ہو گیا تو دوسرا بقدر اپنے حصہ کے اُس مکان میں سکونت^(۳) کر سکتا ہے اور اگر وہ مکان خراب ہو گیا اور اسکی سکونت کی وجہ سے خراب ہوا ہے تو اسکا تاوان دینا پڑیگا۔^(۴) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۱: مکان دو شخصوں میں مشترک تھا اور تقسیم ہو چکی ہے اور ہر ایک کا حصہ ممتاز^(۵) ہے اور ایک حصہ کا مالک غائب ہو گیا تو دوسرا اُس میں سکونت نہیں کر سکتا اور نہ بغیر اجازت قاضی اُسے کرایہ پر دے سکتا ہے اور اگر خالی پڑا رہنے میں خراب ہونے کا اندیشہ ہے تو قاضی اُسکو کرایہ پر دیدے اور کرایہ مالک کے لیے محفوظ رکھے اور دو شخصوں میں مشترک کھیت ہے اور ایک شریک غائب ہو گیا تو اگر کاشت کرنے سے زمین اچھی ہوتی رہے گی تو پوری زمین میں کاشت کرے جب دوسرا شریک آجائے تو جتنی مدت اُس نے کاشت کی ہے وہ کر لے اور اگر کاشت سے زمین خراب ہوگی یا کاشت نہ کرنے میں اچھی ہوگی تو کل زمین میں کاشت نہ کرے بلکہ اپنے ہی حصہ کی قدر میں زراعت کرے۔^(۶) (عالمگیری)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الشریکۃ، الباب السادس فی المتعرقات، ج ۲، ص ۳۳۶-۳۳۷

② المرجع السابق، ص ۳۴۰

③ رہائش۔

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الشریکۃ، الباب السادس فی المتعرقات، ج ۲، ص ۳۴۱

⑤ "الدر المختار"، کتاب الشریکۃ، ج ۶، ص ۵۰۶

⑥ نمایاں، ظاہر معلوم ہے۔

⑥ "الفتاویٰ الہدیۃ"، الباب السادس فی المتعرقات، ج ۲، ص ۳۴۱-۳۴۲

مسئلہ ۱۲: غلہ یا روپیہ مشترک ہے اور ایک شریک غائب ہے اور جو موجود ہے اُسے ضرورت ہے تو اپنے حصہ کے لائق^(۱) لے کر خرچ کر سکتا ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: دو شخص شریک ہوں اور ہر ایک کو دوسرے کے ساتھ کام کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہو اور شریک کو کام کرنا اور اُس پر خرچ کرنا ضروری ہو، اگر بغیر اجازت شریک خرچ کریگا تو یہ خرچ کرنا تبرع^(۳) ہوگا اور اسکا معاوضہ کچھ نہ ملے گا، مثلاً چکی دو شخصوں میں مشترک ہے اور عمارت خراب ہوگئی مرمت کی ضرورت ہے اور بغیر اجازت ایک نے مرمت کرا دی تو اُسکا خرچہ شریک سے نہیں لے سکتا یا شریک سے اس نے اجازت طلب کی اُس نے کہہ دیا کہ کام چل سکتا ہے مرمت کی ضرورت نہیں اور اس نے صرف کر دیا تو کچھ نہیں پایگا یا کھیت مشترک ہے اور اُس پر خرچ کرنے کی ضرورت ہے یا غلام مشترک ہے اُسکو نفقہ وغیرہ دینا ضروری ہے ان میں بھی بغیر اجازت صرف کرنے پر کچھ نہیں پائے گا کیونکہ ان سب شریکوں کو خرچ کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے اگر وہ اجازت نہیں دیتا قاضی کے پاس دھوئی کر دے قاضی اُسے خرچ کرنے پر مجبور کریگا پھر اسے خرچ کرنے کی کیا حاجت رہی، لہذا تبرع ہے۔ اور اگر خرچ کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا اور یہ بغیر خرچ کیے اپنا کام نہیں چلا سکتا تو بغیر اجازت خرچ کرنا تبرع نہیں مثلاً دو منزلہ مکان ہے اوپر کا ایک شخص کا ہے اور نیچے کا دوسرے کا، نیچے کا مکان گر گیا اور یہ اپنا حصہ نہیں بنواتا کہ باا خانہ والا اسکے اوپر تعمیر کرائے اور نیچے والا بنوانے پر مجبور بھی نہیں کیا جاسکتا، لہذا اگر بالا خانہ والے نے نیچے کے مکان کی تعمیر کرائی تو تبرع^(۴) نہیں۔ یوہیں مشترک دیوار ہے جس پر ایک شریک نے کڑیاں^(۵) ڈال کر اپنے مکان کی چھت پائی ہے اور یہ دیوار گر گئی شریک جب تک یہ دیوار تعمیر نہ کرائے اُسکا کام نہیں چل سکتا تو دیوار بنانا تبرع نہیں اور اگر شریک کو اس کام کا کرنا ضروری نہ ہو اور بغیر اجازت کریگا تو تبرع ہے۔ جیسے دو شخصوں میں مکان مشترک ہے اور خراب ہو رہا ہے اسکی تعمیر ضروری ہے مگر بغیر اجازت جو صرفہ^(۶) کریگا اُسکا معاوضہ نہیں ملے گا کہ ہو سکتا ہے مکان تقسیم کرا کے اپنے حصہ کی مرمت کرا لے پورے مکان کی مرمت کرانے کی اسکو کیا ضرورت ہے۔^(۷) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۴: تین جگہوں میں شریک کو مرمت و تعمیر پر مجبور کیا جائے گا۔ ۱) وصی^(۸) و ۲) ناظر اوقاف^(۹) اور اُس

۱ مقدار۔

۲ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الشریکۃ، الباب السادس فی المتفرقات، ج ۲، ص ۳۴۲۔

۳ احسان۔ ۴ محسن۔ ۵ فہمیر۔ ۶ خرچہ۔

۷ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الشریکۃ، مطلب مہم یمما اذا امتنع الشریک من العمارۃ۔ . إلخ، ج ۶، ص ۵۰۸۔

۸ وہ شخص جس کو وصی یعنی وصیت کرنے والے نے اپنی وصیت پوری کرنے کیلئے مقرر کیا ہو۔

۹ مال وقف کی نگرانی کرنے والا۔

چیز کے قابل قسمت^(۱) نہ ہونے میں۔ وصی کی صورت یہ ہے کہ دونوں بالغ بچوں میں دیورامشترک ہے جس پر چھت پٹی^(۲) ہے اور دیوار کے گرنے کا اندیشہ ہے اور دونوں نابالغوں کے دو وصی ہیں ایک وصی مرمت کرانے کو کہتا ہے دوسرا انکار کرتا ہے قاضی ایک امین بھیجے گا اگر یہ بیان کرے کہ مرمت کی ضرورت ہے تو جو انکار کرتا ہے اُسے مرمت کرانے پر قاضی مجبور کرے گا۔ یو ہیں اگر مکان دو وقفوں میں مشترک ہے جسکی مرمت کی ضرورت ہے اور ایک کا متولی انکار کرتا ہے تو قاضی اُسے مجبور کریگا۔ اور غیر قابل قسمت مثلاً نہریا کو آں^(۳) یا کشتی اور حمام اور چکی کہ ان میں مرمت کی ضرورت ہوگی تو قاضی جبراً مرمت کرائے گا۔^(۴) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۵: ایک شخص نے دوسرے کو اس طور پر مال دیا کہ اس میں کا آدھا اُسے بطور قرض دیا ہے اور دونوں نے اس روپیہ سے شرکت کی اور مال خرید اور جس نے روپیہ دیا ہے وہ اپنے قرض کا روپیہ طلب کر رہا ہے اور ابھی تک مال فروخت نہیں ہوا کہ روپیہ ہوتا اگر فروخت تک انتظار کرے فیہا^(۵) ورنہ مال کی جو اس وقت قیمت ہو اُسکے حساب سے اپنے قرض کے بدلے میں مال لے لے۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۱۶: مشترک سامان لا دکر ایک شریک لے جا رہا ہے اور دوسرا شریک موجود نہیں ہے راستے میں بار برداری کا جانور^(۷) تھک کر گر پڑا اور مال ضائع ہونے یا نقصان کا اندیشہ ہے اس نے شریک کی عدم موجودگی میں بار برداری کا دوسرا جانور کرایہ پر لیا تو حصہ کی قدر شریک سے کرایہ لے گا اور اگر مشترک جانور تھا جو بیمار ہو گیا شریک کی عدم موجودگی میں ذبح کر ڈالا اگر اُسکے بچنے کی امید تھی تو تاوان لازم ہے ورنہ نہیں اور شریک کے علاوہ کوئی اجنبی شخص ذبح کر دے تو بہر حال تاوان ہے۔ یو ہیں چرہا ہے نے بیمار جانور کو ذبح کر ڈالا اور اچھے ہونے کی امید نہ تھی تو چرہا ہے پر تاوان نہیں ورنہ تاوان ہے۔ اور اجنبی پر بہر حال تاوان ہے۔^(۸) (خانیہ، در مختار، رد المحتار)

① تقسیم کے قابل۔ ② پٹی یعنی شکاف کا پڑنا۔ ③ کتوں۔

④ "الدر المختار و رد المختار"، کتاب الشركة، مطلب مهم بما اذا لتمع الشريك من العمارة، إلخ، ج ۶، ص ۵۰۸۔

⑤ توضیح۔

⑥ "الدر المختار"، کتاب الشركة، ج ۶، ص ۵۰۵۔

⑦ سامان اٹھا کر لے جانے والا جانور۔

⑧ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب الشركة، فصل فی شركة العمان، ج ۲، ص ۴۹۳۔

و "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الشركة، مطلب: دفع المأ على نصفه قرض و نصفه... إلخ، ج ۶، ص ۵۰۶۔

مسئلہ ۱۷: مشترک جانور بیمار ہو گیا اور بیطار (جانور کے علاج کرنے والے) نے داغنے کو کہا اور داغ دیا اس سے جانور مر گیا تو کچھ نہیں اور بغیر بیطار کی رائے کے خود کرے تو تاوان ہے۔^(۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۸: کھیت مشترک تھا اسکو ایک شریک نے بغیر اجازت بودیا دوسرا شریک نصف بیج دینا چاہتا ہے تاکہ زراعت مشترک رہے اگر جننے^(۲) کے بعد دیا ہے جائز ہے اور پہلے دیا تو ناجائز اور دوسرا شریک کہتا ہے کہ میں اپنا حصہ کچی زراعت کا اوکھاڑ لوں گا^(۳) تو تقسیم کر دی جائے اسکے حصہ میں جتنی کھیتی پڑے اوکھڑا لے۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۱۹: ایک شریک نے مدیون کی کوئی چیز ہلاک کر دی اور اسکا تاوان لازم آیا اس نے مدیون سے مقاصد^(۵) کر لی تو اس کا نصف دوسرا شریک اس شریک سے وصول کر سکتا ہے کیونکہ مقاصد کی وجہ سے نصف دین وصول ہو گیا۔ یوہیں ایک شریک نے اپنے حصہ دین کے بدلے میں مدیون کی کوئی چیز اپنے پاس رہن رکھی اور وہ چیز ہلاک ہو گئی تو دوسرا شریک اس کا نصف اس شریک سے وصول کر سکتا ہے۔ یوہیں اگر مدیون نے ایک شریک کو اسکے حصہ کے لائق کسی کو ضامن دیا یا کسی پر حوالہ کر دیا تو ضامن یا حوالہ والے سے جو کچھ وصول ہوگا دوسرا شریک اس میں سے اپنا حصہ لے گا۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: دو شریکوں کے ایک شخص پر ہزار روپے باقی ہیں اور ایک شریک دوسرے کے لیے مدیون کی طرف سے ضامن ہوا تو یہ ضمان باطل ہے اور اس ضمان کی وجہ سے ضامن نے دوسرے کو اسکا حصہ ادا کر دیا تو اس میں سے اپنا حصہ واپس لے سکتا ہے اور اگر بغیر ضامن ہوئے شریک کو روپیہ ادا کر دیا تو ادا کرنا صحیح ہے اور اس میں سے اپنا حصہ واپس نہیں لے سکتا اور فرض کیا جائے کہ مدیون سے وصول ہی نہ ہو سکا جب بھی شریک سے مطالبہ نہیں کر سکتا اور اگر مدیون خود یا اجنبی نے اسکے شریک کا حصہ ادا کر دیا ہے اور اُس نے برقرار رکھا اپنا حصہ اُس میں سے نہ لیا اور مدیون سے اسکا حصہ وصول نہیں ہو سکتا ہے تو شریک کو جو کچھ ملا ہے اُس میں سے اپنا حصہ واپس لے سکتا ہے۔^(۷) (عالمگیری)

① "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الشریکة، مطلب. دفع العا علی ان یصمہ قرص و یصمہ. بیج، ج ۶، ص ۵۰۶.

② اُگنے۔ ③ یعنی بودے جڑوں سمیت نکال کر لوں گا۔

④ "الدر المختار"، کتاب الشریکة، ج ۶، ص ۵۱۱.

⑤ مقاصد کے معنی اور بدلے کے ہیں یعنی وہ شخصوں کا ایک دوسرے پر دین ہوں وہ واپس میں یہ طے کر لیں کہ ایک کا دین دوسرے کے مقابل ہو جائے۔

⑥ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الشریکة، باب السادس فی المتعقرات، ج ۲، ص ۳۳۹.

⑦ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الشریکة، باب السادس فی المتعقرات، ج ۲، ص ۳۳۶.

وقف کا بیان

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جب انسان مر جاتا ہے اُسکے عمل ختم ہو جاتے ہیں، مگر تین چیزوں سے (کہ مرنے کے بعد اُنکے ثواب اعمال نامہ میں درج ہوتے رہتے ہیں۔) ① صدقہ جاریہ (مثلاً مسجد بنادی، مدرسہ بنایا کہ اسکا ثواب برابر ملتا رہے گا)۔ یا ② علم جس سے اُسکے مرنے کے بعد لوگوں کو نفع پہنچتا رہتا ہے۔ یا ③ نیک اولاد چھوڑ جائے جو مرنے کے بعد اپنے والدین کے لیے دعا کرتی رہے۔“ (1)

حدیث ۲: صحیح بخاری و صحیح مسلم و ترمذی و نسائی و غیرہا میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی۔ انھوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ عرض کی، کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ کو ایک زمین خیبر میں ملی ہے کہ اُس سے زیادہ نفیس کوئی مال مجھ کو کبھی نہیں ملا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اسکے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ”اگر تم چاہو تو اصل کو روک لو (وقف کر دو) اور اسکے منافع کو تصدق کر دو۔“ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کو اس طور پر وقف کیا کہ اصل نہ بیچی جائے، نہ ہبہ کی جائے، نہ اُسمیں وراثت جاری ہو اور اُسکے منفع فقرا اور رشتہ والوں اور اللہ (عزوجل) کی راہ میں اور مسافر و مہمان میں خرچ کیے جائیں اور خود متولی اس میں سے معروف کے ساتھ کھائے یا دوسرے کو کھلائے تو حرج نہیں بشرطیکہ اُس میں سے مال جمع نہ کرے۔“ (2)

حدیث ۳: ابن جریر محمد بن عبدالرحمن قرشی سے راوی، کہ حضرت عثمان بن عفان و زبیر بن عوام و طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے مکانات وقف کیے تھے۔ (3)

حدیث ۴: ابن عساکر نے ابی معشر سے روایت کی، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے وقف میں یہ شرط کی تھی، کہ اُنکی اکابر اولاد سے جو دین دار اور صاحب فضل ہو، اُسکو دیا جائے۔ (4)

حدیث ۵: ابوداؤد و نسائی سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سعد کی ماں کا انتقال ہو گیا (میں ایصال ثواب کے لیے کچھ صدقہ کرنا چاہتا ہوں) تو کون سا صدقہ افضل ہے؟

① ”صحیح مسلم“، کتاب الوصیۃ، باب ما یلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، الحدیث: ۱۴۰ (۱۶۳۱)، ص ۸۸۶.

② ”صحیح مسلم“، کتاب الوصیۃ، باب الوقف، الحدیث: ۱۵۰ (۱۶۳۲)، ص ۸۸۶.

③ ”کنز العمال“، کتاب الوقف، قسم الاعمال، الحدیث: ۴۶۱۴۳، ج ۱۶، ص ۲۷۰.

④ ”کنز العمال“، کتاب الوقف، قسم الاعمال، الحدیث: ۴۶۱۴۴، ج ۱۶، ص ۲۷۰.

ارشاد فرمایا: ”پانی۔“ (کہ پانی کی وہاں کمی تھی اور اسکی زیادہ حاجت تھی) انھوں نے ایک کو آں کھودا دیا اور کہہ دیا کہ یہ سعد کی ماں کے لیے ہے یعنی اس کا ثواب میری ماں کو پہنچے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردوں کو ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی چیز کو نامزد کر دینا کہ یہ فلاں کے لیے ہے یہ بھی جائز ہے، نامزد کرنے سے وہ چیز حرام نہیں ہو جاتی۔^(۱)

حدیث ۶: ترمذی و نسائی و دارقطنی شمامہ بن حزن قشیری سے راوی، کہتے ہیں میں واقعہ دار میں حاضر تھا (یعنی جب باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کا محاصرہ کیا تھا جس میں وہ شہید ہوئے) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بالا خانہ سے سر نکال کر لوگوں سے فرمایا: میں تم کو اللہ (عزوجل) اور اسلام کے حق کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم کو معلوم ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے تو مدینہ میں سوا بیر رومہ^(۲) کے شیریں^(۳) پانی نہ تھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”کون ہے جو بیر رومہ کو خرید کر اُس میں اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈول کے ساتھ کر دے (یعنی وقف کر دے کہ تمام مسلمان اُس سے پانی بھریں) اور اُس کو اسکے بدلے میں جنت میں بھلائی ملے گی۔“ تو میں نے اُسے اپنے خالص مال سے خریدا اور آج تم نے اُسی کوئیں کا پانی مجھ پر بند کر دیا ہے یہاں تک کہ میں کھاری^(۴) پانی پی رہا ہوں۔ لوگوں نے کہا، ہاں ہم جانتے ہیں یہ بات صحیح ہے۔ پھر حضرت عثمان نے فرمایا: میں تم کو اللہ (عزوجل) اور اسلام کے حق کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ مسجد تنگ تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کون ہے جو فلاں فنص کی زمین خرید کر مسجد میں اضافہ کرے، اسکے بدلے میں اُسے جنت میں بھلائی ملے گی۔“ میں نے خاص اپنے مال سے اُسے خریدا اور آج اُسی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے سے تم مجھے منع کرتے ہو۔ لوگوں نے جواب میں کہا، ہاں ہم جانتے ہیں۔ پھر حضرت عثمان نے فرمایا: کہ اللہ (عزوجل) اور اسلام کے حق کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہیر^(۵) پر تھے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ہمراہ ابو بکر و عمر تھے اور میں تھا کہ پہاڑ حرکت کرنے لگا، یہاں تک کہ ایک پتھر ٹوٹ کر نیچے گرا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے پائے اقدس پہاڑ پر مارے اور فرمایا: ”اے وہیر! ٹھہر جا اس لیے کہ تجھ پر نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور صدیق اور دو شہید ہیں۔“ لوگوں نے کہا، ہاں ہم جانتے ہیں۔ حضرت عثمان نے تکبیر کہی اور کہا کہ کعبہ کے رب کی قسم! ان لوگوں نے گواہی دی کہ میں شہید ہوں۔^(۶)

حدیث ۷: صحیح مسلم و بخاری وغیرہما میں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

① ”مس أبي داود“، كتاب الرکاة، باب في فصل سقى الماء، الحديث: ۱۶۸۱، ج ۲، ص ۱۸۰۔

② ایک کنویں کا نام۔

③ بیٹھا۔

④ نمکین

⑤ مزدلفہ (مکہ المکرمہ) میں ایک پہاڑ کا نام ہے جو نبی کی طرف جاتے ہوئے بائیں جانب پڑتا ہے۔

⑥ ”جامع الترمذی“، ابواب المناقب، باب مناقب عثمان بن عفان، الحديث: ۳۷۲۳، ج ۵، ص ۳۹۲، ۳۹۳۔

”جو اللہ (عزوجل) کے لیے مسجد بنائے گا، اللہ (عزوجل) اُسکے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔“ (1)

حدیث ۸: ابو داؤد و نسائی و دارمی و ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کی علامات میں سے یہ ہے، کہ لوگ مساجد کے متعلق غفاخر (2) کریں گے۔“ (3)

حدیث ۹: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا پھر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے کسی نے عرض کی، کہ ابن جمیل و خالد بن ولید و عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے زکوٰۃ نہیں دی۔ ارشاد فرمایا: کہ ”ابن جمیل کا انکار صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ فقیر تھا، اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اُسے غنی کر دیا یعنی اُس کا انکار بلا سبب ہے اور قابل قبول نہیں اور خالد پر تم ظلم کرتے ہو (کہ اُس سے زکوٰۃ مانگتے ہو) اُس نے اپنی زرہیں اور تمام سامان حرب (4) اللہ (عزوجل) کی راہ میں وقف کر دیا ہے یعنی وقف کے سوا کیا ہے جس کی زکوٰۃ تم مانگتے ہو اور عباس کا صدقہ میرے ذمہ ہے اور اتنا ہی اور یعنی دو سال کی زکوٰۃ اُن کی طرف سے میں ادا کروں گا پھر فرمایا: اے عمر! تمہیں معلوم نہیں کہ چچا بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔“ (5)

مسائل فقہیہ

وقف کے یہ معنی ہیں کہ کسی شے کو اپنی ملک سے خارج کر کے خالص اللہ عزوجل کی ملک کر دینا اس طرح کہ اُس کا نفع بندگان خدا میں سے جس کو چاہے ملتا رہے۔ (6)

مسئلہ ۱: وقف کو نہ باطل کر سکتا ہے نہ اس میں میراث جاری ہوگی نہ اسکی بیع ہو سکتی ہے نہ ہبہ ہو سکتا ہے۔ (7) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲: وقف میں اگر نیت اچھی ہو اور وہ وقف کنندہ (8) اہل نیت یعنی مسلمان ہو تو مستحق ثواب ہے۔ (9) (در مختار)

1 ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلح، باب فصل بقاء المساجد... إلح، الحديث: ۲۵- (۵۳۳)، ص ۲۷۰

2 یعنی ناموری، بریا کاری، اور بڑائی کی نیت سے مساجد تعمیر کریں گے مساجد کو بہت خوبصورت بنائیں گے پھر ان میں بیٹھ کر باہم ایک دوسرے پر فخر کریں گے ذکر تلاوت قرآن اور نماز میں مشغول نہیں ہوں گے۔ (شرح سنن ابی داؤد، ج ۲، ص ۳۴۳)۔ علیہ

3 ”سنن نسائی“، کتاب المساجد، باب المباحۃ فی المساجد، الحديث: ۶۸۶، ص ۱۲۰

4 جنگی سامان۔

5 ”صحیح البخاری“، کتاب الزکوٰۃ، باب قول اللہ تعالیٰ ﴿وَمِنَ الرِّقَابِ وَالْهَامِیْنِ وَمِنَ سَبِيلِ اللّٰهِ﴾، الحديث: ۱۴۶۸، ج ۱، ص ۴۹۶

6 و ”صحیح مسلم“، کتاب الزکوٰۃ، باب فی تقدیم الزکوٰۃ ومعها، الحديث: ۱۱- (۹۸۳)، ص ۴۸۹

7 ”افتاویٰ الہدیۃ“، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفہ و رکنہ و سببہ۔ إلح، ج ۲، ص ۳۵۰

8 المرجع السابق، وغیرہ۔ 8 وقف کرنے والا

9 ”الدر المختار“، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۱۹

مسئلہ ۳: وقف ایک صدقہ جاریہ ہے کہ واقف ہمیشہ اس کا ثواب پاتا رہے گا اور سب میں بہتر وہ وقف ہے جس کی مسلمانوں کو زیادہ ضرورت ہو اور جس کا زیادہ نفع ہو مثلاً کتابیں خرید کر کتب خانہ بنایا اور وقف کر دیا کہ ہمیشہ دین کی باتیں اسکے ذریعہ سے معلوم ہوتی رہیں گی۔^(۱) (عالمگیری) اور اگر وہاں مسجد نہ ہو اور اسکی ضرورت ہو تو مسجد بنوانا بہت ثواب کا کام ہے اور تعلیم علم دین کے لیے مدرسہ کی ضرورت ہو تو مدرسہ قائم کر دینا اور اسکی بقاء کے لیے جائداد وقف کرنا کہ ہمیشہ مسلمان اس سے فیض پاتے رہیں نہایت اعلیٰ درجہ کا نیک کام ہے۔

مسئلہ ۴: وقف کی صحت کے لیے یہ ضرور نہیں کہ اُسکے لیے متولی مقرر کرے اور اپنے قبضہ سے نکال کر متولی کا قبضہ دلا دے بلکہ واقف نے اگر اپنے ہی قبضہ میں رکھا جب بھی وقف صحیح ہے اور مشاع^(۲) کا وقف بھی صحیح ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: وقف کا حکم یہ ہے کہ شے موقوف^(۴) واقف کی ملک سے خارج ہو جاتی ہے مگر موقوف علیہ (یعنی جس پر وقف کیا ہے اُسکی ملک میں داخل نہیں ہوتی بلکہ خالص اللہ تعالیٰ کی ملک قرار پاتی ہے۔^(۵) (عالمگیری)

(وقف کے الفاظ)

مسئلہ ۶: وقف کے لیے مخصوص الفاظ ہیں جن سے وقف صحیح ہوتا ہے مثلاً میری یہ جائداد صدقہ موقوفہ^(۶) ہے کہ ہمیشہ مساکین پر اس کی آمدنی صرف ہوتی رہے یا اللہ تعالیٰ کے لیے میں نے اسے وقف کیا۔ مسجد یا مدرسہ یا فلاں نیک کام پر میں نے وقف کیا یا فقرا پر وقف کیا۔ اس چیز کو میں نے اللہ (عزوجل) کی راہ کے لیے کر دیا۔^(۷)

مسئلہ ۷: میری یہ زمین صدقہ ہے یا میں نے اُسے مساکین پر تصدق^(۸) کیا اس کہنے سے وقف نہیں ہوگا بلکہ یہ ایک منت ہے کہ اُس شخص پر وہ زمین یا اُسکی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے صدقہ کر دیا تو بری الذمہ^(۹) ہے، ورنہ مرنے کے بعد یہ چیز ورثہ^(۱۰) کی ہوگی اور منت نہ پورا کرنے کا گناہ اُس شخص پر۔^(۱۱) (فتح القدیر)

① "الغناوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الرابع عشر فی المتفرقات، ج ۲، ص ۴۸۱-۴۸۲.

② مشترک چیز۔

③ "الغناوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفہ و رکعہ و سببہ۔ إلخ، ج ۲، ص ۳۰۱.

④ وہ چیز جو وقف کی گئی۔

⑤ "الغناوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفہ و رکعہ... إلخ، ج ۲، ص ۳۰۲.

⑥ وقف شدہ۔

⑦ "الغناوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفہ و رکعہ و سببہ... إلخ، فصل فی الالفاظ الاتی یشتم بہا

الوقف... إلخ، ج ۲، ص ۳۰۷.

⑧ صدقہ۔ یعنی منت پوری ہوگئی۔

⑨ "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۴۱۸.

مسئلہ ۸: اس زمین کو میں نے فقرا کے لیے کر دیا، مگر یہ لفظ وقف میں معروف ہو تو وقف ہے ورنہ اُس سے دریافت کیا جائے اگر کہے میری مراد وقف تھی تو وقف ہے یا مقصود صدقہ تھا یا کچھ ارادہ تھا ہی نہیں تو ان دونوں صورتوں میں نذر ہے مگر فرض کرو اُس شخص نے نذر پوری نہیں کی یعنی نہ وہ چیز صدقہ کی نہ اس کی قیمت، اور مر گیا تو اُس میں وراثت جاری ہوگی ورنہ پر منت کا پورا کرنا ضرور نہیں۔^(۱) (فتح القدیر)

مسئلہ ۹: کسی نے کہا میں نے اپنے باغ کی پیداوار وقف کی یا اپنی جائیداد کی آمدنی وقف کی تو وقف صحیح ہو جائے گا کہ مراد باغ کو وقف کرنا یا جائیداد کو وقف کرنا ہے، لہذا اگر باغ میں اس وقت پھل موجود ہیں تو یہ پھل وقف میں داخل نہ ہونگے۔^(۲) (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۰: کسی مکان کی آمدنی ہمیشہ مساکین کو دینے کے لیے وصیت کی یا جب تک فلاں زندہ رہے اُس کو دیجائے اُس کے بعد ہمیشہ مساکین کے لیے تو اگرچہ صراحۃً^(۳) یہ وقف نہیں مگر ضرورۃً وقف ہے۔^(۴) (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۱: یہ کہا کہ میں نے اپنی یہ جائیداد وقف کی میری طرف سے حج و عمرہ میں اس کی آمدنی صرف ہوگی تو وقف صحیح ہے اور اگر یہ کہا کہ یہ جائیداد صدقہ ہے جس کو بیع نہ کیا جائے تو وقف نہیں بلکہ صدقہ کی منت ہے اور اگر یہ کہا کہ صدقہ ہے جس کو نہ بیع کیا جائے، نہ ہبہ کیا جائے، نہ اس میں میراث جاری ہو تو فقرا پر وقف ہے۔^(۵) (بحر الرائق)

مسئلہ ۱۲: یہ کہا کہ میرے اس مکان کے کرایہ سے ہر مہینہ میں دس روپے کی روٹی خرید کر مساکین کو تقسیم کر دیا کرو تو اس کہنے سے وہ مکان وقف ہو گیا۔^(۶) (بحر الرائق)

وقف کے شرائط

مسئلہ ۱۳: وقف چونکہ ایک قسم کا تبرع^(۷) ہے کہ بغیر معاوضہ اپنا مال اپنی ملک سے خارج کرنا ہے، لہذا تمام وہ شرائط جو تبرعات^(۸) میں ہیں یہاں بھی معتبر ہیں اور ان کے علاوہ بھی شرطیں ہیں۔ وقف کے شرائط یہ ہیں:

① "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۴۱۸.

② "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۴۱۸.

③ واضح طور پر۔

④ "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۴۱۹.

⑤ "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۳۱۸.

⑥ المرجع السابق، ص ۳۱۹.

⑦ نفلی عبادت، صدقہ، خیرت۔

⑧ نفلی عبادت، صدقات۔

(۱) واقف کا عاقل ہونا۔

(۲) بالغ ہونا۔ نابالغ اور مجنون نے وقف کیا یہ صحیح نہیں ہوا۔

(۳) آزاد ہونا۔ غلام نے وقف کیا صحیح نہ ہوا۔ اسلام شرط نہیں، لہذا کافر ذمی کا وقف بھی صحیح ہے۔ مثلاً یوں کہ اولاد پر

جائداد وقف کی کہ اُس کی آمدنی اولاد کو نسلاً بعد نسل^(۱) ملتی رہے اور اولاد میں کوئی نہ رہے تو مساکین پر صرف کی جائے یہ وقف جائز ہے اور اگر اُس نے اپنے ہم مذہب مساکین کی تخصیص^(۲) کی یا یہ شرط لگا دی کہ اُس کی اولاد سے جو کوئی مسلمان ہو جائے اُسے اس کی آمدنی نہ دی جائے تو جس طرح اُس نے کہا یا لکھا ہے اُسی کے موافق کیا جائے۔ اور اگر اولاد پر اُس نے وقف کیا اور ہم مذہب ہونے کی شرط نہیں کی ہے تو اُسکی اولاد میں جو کوئی مسلمان ہو جائے گا اُسے بھی ملے گا کہ اس صورت میں اُسکی شرط کے خلاف نہیں۔

(۴) وہ کام جس کے لیے وقف کرتا ہے فی نفسہ ثواب کا کام ہو یعنی واقف کے نزدیک بھی وہ ثواب کا کام ہو اور واقع میں بھی ثواب کا کام ہو اگر ثواب کا کام نہیں ہے تو وقف صحیح نہیں مثلاً کسی ناجائز کام کے لیے وقف کیا اور اگر واقف کے خیال میں وہ نیکی کا کام ہو مگر حقیقت میں ثواب کا کام نہ ہو تو وقف صحیح نہیں اور اگر واقع میں ثواب کا کام ہے مگر واقف کے اعتقاد میں کارِ ثواب^(۳) نہیں جب بھی وقف صحیح نہیں، لہذا اگر نصرانی نے بیت المقدس پر کوئی جائداد وقف کی کہ اس کی آمدنی سے اُس کی مرمت کی جائے یا اُسکے تیل بتی میں صرف کی جائے یہ جائز ہے یا یوں وقف کیا کہ ہر سال ایک غلام خرید کر آزاد کیا جائے یا مساکین اہل ذمہ یا مسلمین پر صرف کیا جائے یہ جائز ہے اور اگر گرجا^(۴) یا بُست خانہ کے نام وقف کیا کہ اُس کی مرمت یا چراغ بتی میں صرف کیا جائے یا حریوں پر صرف کیا جائے تو یہ باطل ہے کہ یہ ثواب کا کام نہیں اور اگر نصرانی نے حج و عمرہ کے لیے وقف کیا جب بھی وقف صحیح نہیں کہ اگرچہ یہ کارِ ثواب ہے مگر اس کے اعتقاد میں ثواب کا کام نہیں۔^(۵) (در مختار، رد المحتار، عالمگیری، بدائع وغیرہا)

مسئلہ ۱۴: کافر نے گرجا یا بُست خانہ کے لیے وقف کیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ اگر یہ گرجا یا بُست خانہ ویران ہو جائے تو فقرا

۱ یعنی نسل در نسل، اولاد، مراد پوتے پڑپوتے وغیرہ۔ ۲ یعنی اپنے مذہب کے مساکین کے لئے خاص کیا۔

۳ ثواب کا کام۔ ۴ عیسائیوں کی عبادت گاہ۔

۵ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب: لو وقف علی الاعیاء... إلخ، ج ۶، ص ۵۱۸-۵۲۲

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفہ و رکبہ... إلخ، ج ۲، ص ۳۵۲-۳۵۳.

و "بدائع الصنائع"، کتاب الوقف والصدقة، ج ۵، ص ۳۲۸-۳۲۹ وغیرہا.

و مساکین پر اُسکی آمدنی صرف کی جائے تو گر جایا بت خانہ پر آمدنی صرف نہ کی جائے بلکہ فقرا و مساکین ہی پر صرف کریں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: اگر کافر ذمی نے امور خیر^(۲) کے لیے وقف کیا اور تفصیل نہ کی تو اگر چہ اُسکے اعتقاد میں گر جاؤ بت خانہ و مساکین پر صرف کرنا سب ہی امور خیر ہیں مگر مساکین ہی پر صرف کی جائے و مگر امور میں صرف نہ کریں اور اگر اپنے پڑوسیوں پر صرف کرنے کے لیے اس شرط سے وقف کیا کہ اگر کوئی پڑوس والا باقی نہ رہے تو مساکین پر صرف کیا جائے تو یہ وقف جائز ہے۔ اور اُسکے پڑوس میں یہود و نصاریٰ و ہنود^(۳) و مسلمان سب ہوں تو سب پر صرف کیا جائے اور مردوں کے کفن و دفن کے لیے وقف کیا تو ان میں صرف کیا جائے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: ذمی نے اپنے گھر کو مسجد بنایا اور اُسکی شکل و صورت بالکل مسجد سی کر دی اور اُس میں نماز پڑھنے کی مسلمانوں کو اجازت بھی دیدی اور مسلمانوں نے اُس میں نماز پڑھی بھی جب بھی مسجد نہیں ہوگی اور اُسکے مرنے کے بعد میراث جاری ہوگی۔ یو ہیں اگر گھر کو گر جاؤ وغیرہ بنادیا جب بھی اُس میں میراث جاری ہوگی۔^(۵) (عالمگیری)

(۵) وقف کے وقت وہ چیز واقف کی ملک ہو۔

مسئلہ ۱۷: اگر وقف کرنے کے وقت اُسکی ملک نہ ہو بعد میں ہو جائے تو وقف صحیح نہیں مثلاً ایک شخص نے مکان یا زمین غصب کر لی تھی اُسے وقف کر دیا پھر مالک سے اُس کو خرید لیا اور ثمن بھی ادا کر دیا یا کوئی چیز دے کر مالک سے معاہدہ کر لی تو اگر چہ اب مالک ہو گیا ہے مگر وقف صحیح نہیں کہ وقف کے وقت مالک نہ تھا۔^(۶) (بحر الرائق)

مسئلہ ۱۸: ایک شخص نے دوسرے شخص کے لیے اپنے مکان کی وصیت کی اور اُس موصیٰ لہ^(۷) نے ابھی سے اُسے وقف کر دیا پھر موصیٰ^(۸) مرا تو یہ وقف صحیح نہ ہوا کہ وقف کے وقت موصیٰ لہ اُس کا مالک ہی نہ تھا۔ یو ہیں کسی سے زمین خریدی تھی اور بائع کو اختیار شرط^(۹) تھا مشتری نے وقف کر دی پھر بائع نے بیع کو جائز کر دیا یہ وقف جائز نہیں اور اگر مشتری^(۱۰) کو اختیار تھا اور

۱ "العتاوی الہمدیہ"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفہ و رکبہ۔ إلح، ج ۲، ص ۳۵۳۔

۲ نیکی کے کام۔ ۳ ہندو کی جمع۔

۴ "العتاوی الہمدیہ"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفہ و رکبہ۔ إلح، ج ۲، ص ۳۵۳۔

۵ المرجع السابق۔

۶ "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۳۱۴۔

۷ جس کے لئے وصیت کی گئی۔ ۸ وصیت کرنے والا۔

۹ خیار شرط سے مراد یہ ہے کہ خریدنے یا بیچنے والا یا دونوں یہ شرط لگائیں کہ انہیں خریدنے یا نہ خریدنے کا اختیار ہے اس کی مدت زیادہ سے زیادہ تین دن ہے۔

۱۰ خریدار۔

بعد وقف مشتری نے خیار^(۱) ساقط کر دیا تو وقف جائز ہے۔ موہوب لہ نے قبضہ سے پہلے وقف کر دیا پھر قبضہ کیا تو وقف جائز نہیں اور اگر بیہ فاسد تھا مگر قبضہ کے بعد موہوب لہ^(۲) نے وقف کیا تو وقف صحیح ہے اور موہوب لہ پر اس کی قیمت واجب ہے۔^(۳) (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۹: بیع فاسد سے مکان خریدا تھا اور قبضہ کر کے وقف کیا تو وقف صحیح ہے اور قبضہ سے پہلے وقف کیا تو نہیں اور بیع صحیح سے خریدا مگر ابھی نہ تو ثمن^(۴) ادا کیا ہے نہ قبضہ کیا ہے اور وقف کر دیا تو یہ وقف موقوف^(۵) ہے اگر ثمن ادا کر کے قبضہ کر لیا جائز ہو گیا اور مر گیا اور کوئی مال بھی ایسا نہیں چھوڑا کہ اس سے ثمن ادا کیا جائے تو وقف صحیح نہیں مکان فروخت کر کے بائع کو ثمن ادا کیا جائے۔^(۶) (خانیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: ایک مکان خرید کر وقف کیا اس پر کسی نے دعویٰ کیا کہ یہ میرا ہے جس نے بیچا تھا اس کا نہ تھا اور قاضی نے مدعی کی ڈگری دیدی یہ اس پر شفعہ کا دعویٰ کیا اور شفعہ^(۷) کے حق میں فیصلہ ہوا تو وقف ٹکست ہو جائیگا^(۸) اور وہ مکان اصلی مالک یا شفعہ کو مل جائے گا اگرچہ خریدار نے اسے مسجد بنا دیا ہو۔^(۹) (در مختار)

مسئلہ ۲۱: مرتد نے زمانہ ارتداد^(۱۰) میں وقف کیا تو یہ وقف موقوف ہے اگر اسلام کی طرف واپس ہوا تو وقف صحیح ہے ورنہ باطل۔^(۱۱) (عالمگیری)

(۶) جس نے وقف کیا وہ اپنی کم عقلی یا ذہین^(۱۲) کی وجہ سے ممنوع التصرف نہ ہو^(۱۳)۔

مسئلہ ۲۲: ایک بیوقوف شخص ہے جسکی نسبت قاضی کو اندیشہ ہے کہ اگر اس کی روک تھام نہ کی گئی تو جائیداد تباہ و برباد کر دیگا قاضی نے حکم دیدیا کہ یہ شخص اپنی جائیداد میں تصرف نہ کرے، اس نے کچھ جائیداد وقف کی تو وقف صحیح نہ ہوا۔^(۱۴) (فتح القدیر)

۱ اختیار۔ ۲ جسے بیہ کیا گیا۔

۳ "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۴۴۱۔

۴ قیمت۔ ۵ توقف ہو گا یعنی فی الحال اس پر وقف کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔

۶ "الفتاویٰ النحابة"، کتاب الوقف، فصل فی وقف المريض، ج ۲، ص ۳۱۲۔

۷ و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفہ و رکنہ و سببہ۔ إلخ، ج ۲، ص ۳۵۴۔

۸ شفعہ کرنے والا۔ ۹ یعنی وقف نہ رہے گا۔

۱۰ وہ مدت جس میں یہ مرتد ہونے کی حالت میں رہا۔

۱۱ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفہ و رکنہ۔ إلخ، ج ۲، ص ۳۵۴۔

۱۲ قرض۔ ۱۳ یعنی قاضی نے اسے اپنے اموال و اسباب میں عمل دخل کرنے سے روکا نہ ہو۔

۱۴ "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۴۱۷۔

مسئلہ ۲۳: شخص مذکور نے اپنی جائیداد اس طرح وقف کی کہ میں جب تک زندہ رہوں اسکے منافع اپنی ذات پر صرف کرتا رہوں اور میرے بعد مساکین یا مسجد یا مدرسہ میں صرف ہوں تو محققین کے نزدیک وقف صحیح ہے اور اس وقف کی صحت کا حاکم نے حکم دیدیا جب تو بھی کے نزدیک صحیح ہے۔^(۱) (فتح القدیر)

مسئلہ ۲۴: مریض پر اتنا دین ہے کہ اُسکی تمام جائیداد دین میں مستغرق^(۲) ہے اُسکا وقف صحیح نہیں۔^(۳) (رد المحتار)

(۷) جہالت نہ ہونا یعنی جسکو وقف کیا یا جس پر وقف کیا معلوم ہو۔

مسئلہ ۲۵: اپنی جائیداد کا ایک حصہ وقف کیا اور یہ تعین نہیں کی کہ وہ کتنا ہے مثلاً تہائی، چوتھائی وغیرہ تو وقف صحیح نہ ہوا اگرچہ بعد میں اُس حصہ کی تعین کر دے^(۴)۔ وقف میں تردید^(۵) کرنا کہ اس زمین کو یا اس زمین کو وقف کیا یہ وقف بھی صحیح نہیں۔^(۶) (بحر)

مسئلہ ۲۶: وقف صحیح ہونے کے لیے زمین یا مکان کا معلوم ہونا ضروری ہے اسکے حدود ذکر کرنا شرط نہیں۔^(۷) (رد المحتار)

مسئلہ ۲۷: اس مکان میں جتنے سہام^(۸) میرے ہیں اُن کو میں نے وقف کیا اگرچہ معلوم نہ ہو کہ اسکے کتنے سہام ہیں یہ وقف صحیح ہے کہ اگرچہ اسے اس وقت معلوم نہیں مگر ہیئتہ وہ متعین ہیں مجہول نہیں۔ یو ہیں اگر یوں کہا کہ اس مکان میں میرا جو کچھ حصہ ہے اُسے وقف کیا اور وہ ایک تہائی ہے مگر ہیئتہ اس کا حصہ تہائی نہیں بلکہ نصف ہے جب بھی وقف صحیح ہے اور کل حصہ یعنی نصف وقف ہو جائے گا۔^(۹) (خانیہ، بحر)

مسئلہ ۲۸: ایک شخص نے اپنی زمین وقف کی جس میں درخت ہیں اور درختوں کو وقف سے مستثنیٰ کیا یہ وقف صحیح نہ ہوا

① "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۴۱۷۔

② ڈوبی ہوئی، گھری ہوئی۔

③ "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب: الوقف فی المرض، ج ۶، ص ۶۰۸۔

④ تخصیص کر دے، مخصوص کر دے۔ ⑤ رد کرنا، بدلنا۔

⑥ "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۳۱۵۔

⑦ "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب: قد یثبت الوقف بالضرورة، ج ۶، ص ۵۲۳۔

⑧ حصے

⑨ "العتاوی الخانیة"، کتاب الوقف، فصل فی وقف المشاع، ج ۲، ص ۳۰۴۔

و "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۳۱۵۔

کہ اس صورت میں درخت مع زمین کے مستثنیٰ ہونگے تو باقی زمین جس کو وقف کر رہا ہے مجہول ہوگئی۔^(۱) (بحر)

مسئلہ ۳۹: موقوف علیہ^(۲) اگر مجہول ہے^(۳) مثلاً اس کو میں نے اللہ (عزوجل) کے لیے وقف موبد^(۴) کیا یا اپنی قرابت والے پر وقف کیا یا یہ کہا کہ زید یا عمرو پر وقف کیا اور اسکے بعد مساکین پر صرف کیا جائے یہ وقف صحیح نہیں۔^(۵) (عالمگیری)

(۸) وقف کو شرط پر معلق نہ کیا ہو۔

مسئلہ ۳۰: اگر شرط پر معلق کیا^(۶) مثلاً میرا بیٹا سفر سے واپس آئے تو یہ زمین وقف ہے یا اگر میں اس زمین کا مالک ہو جاؤں یا اسے خرید لوں تو وقف ہے یہ وقف صحیح نہیں بلکہ اگر وہ شرط ایسی ہو جس کا ہونا یقینی ہے جب بھی صحیح نہیں مثلاً اگر کل کا دن آجائے تو وقف ہے۔^(۷) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۱: میری یہ زمین وقف ہے اگر میں چاہوں اسکے بعد فوراً مصلیٰ^(۸) یہ کہا کہ میں نے چاہا اور اس کو وقف کر دیا تو وقف صحیح ہے اور نہ کہا تو وقف صحیح نہیں اور اگر یہ کہا کہ میری زمین وقف ہے اگر فلاں چاہے اور اُس شخص نے فوراً کہا میں نے چاہا تو وقف صحیح نہیں۔^(۹) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: اگر ایسی شرط پر معلق کیا جو فی الحال موجود ہے تو تطبیق باطل ہے اور وقف صحیح مثلاً یہ کہا کہ اگر یہ زمین میری ملک میں ہو یا میں اس کا مالک ہو جاؤں تو وقف ہے اور اس کہنے کے وقت زمین اس کی ملک میں ہے تو وقف صحیح ہے اور اس وقت ملک میں نہیں ہے تو صحیح نہیں۔^(۱۰) (خانہ)

مسئلہ ۳۳: کسی شخص کا مال گم ہو گیا ہے اُس نے یہ کہا کہ اگر میں گمشدہ مال کو پالوں تو مجھ پر اللہ (عزوجل) کے لیے

① "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۳۳۵.

② جس پر وقف کیا گیا۔ ③ یعنی متعین نہ ہو۔ ④ ہمیشہ کے لیے وقف۔

⑤ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفہ و رکبہ و سببہ... إلخ، ج ۲، ص ۳۵۲.

⑥ مشروط کیا۔

⑦ "رد المحتار"، کتاب انوقف، مطلب قد یشیت الوقف بالصرف، ج ۶، ص ۵۲۳.

⑧ ساتھ ہی یعنی بغیر وقفہ کئے۔

⑨ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفہ و رکبہ... إلخ، ج ۲، ص ۳۵۵.

⑩ "الفتاویٰ الخایہ"، کتاب الوقف، فصل فی مسائل الشرط فی الوقف... إلخ، ج ۲، ص ۳۰۵.

اس زمین کا وقف کر دینا ہے یہ وقف کی منت ہے یعنی اگر چیز مل گئی تو اس پر لازم ہوگا کہ زمین کو ایسے لوگوں پر وقف کرے جنہیں زکاۃ دے سکتا ہے اور اگر ایسوں پر وقف کیا جن کو زکاۃ نہیں دے سکتا مثلاً اپنی اولاد پر تو وقف صحیح ہو جائے گا مگر نذر^(۱) بدستور اُسکے ذمہ باقی ہے۔^(۲) (عالمگیری، خلاصہ)

مسئلہ ۳۴: مریض نے کہا اگر میں اس مرض سے مر جاؤں تو میری یہ زمین وقف ہے یہ وقف صحیح نہیں اور اگر یہ کہا کہ میں مر جاؤں تو میری اس زمین کو وقف کر دینا یہ وقف کے لیے وکیل کرنا ہے اس کے مرنے کے بعد وکیل نے وقف کیا تو صحیح ہو گیا کہ وقف کے لیے تو وکیل^(۳) درست ہے اور تو وکیل کو شرط پر معلق کرنا بھی درست ہے مثلاً یہ کہا کہ اگر میں اس گھر میں جاؤں تو میرا مکان وقف ہے یہ وقف صحیح نہیں اور اگر یہ کہتا کہ میں اس گھر میں جاؤں تو تم میرے مکان کو وقف کر دینا تو وقف صحیح ہے۔ (جوہرہ نیرہ، خلاصہ)^(۴) یعنی اُس صورت میں صحیح ہے کہ وہ زمین اس کے ترکہ کی تہائی کے اندر ہو یا ورثہ اس وقف کو جائز کر دیں اور ورثہ جائز نہ کریں تو ایک تہائی وقف ہے باقی میراث کہ یہ وقف وصیت کے حکم میں ہے اور وصیت تہائی تک جاری ہوگی بغیر اجازت ورثہ تہائی سے زیادہ میں وصیت جاری نہیں ہو سکتی۔

مسئلہ ۳۵: کسی نے کہا اگر میں مر جاؤں تو میرا مکان فلاں پر وقف ہے یہ وقف نہیں بلکہ وصیت ہے یعنی وہ شخص اگر اپنی زندگی میں باطل کرنا چاہے تو باطل ہو سکتی ہے اور مرنے کے بعد یہ وصیت ایک تہائی میں لازم ہوگی ورثہ اس کو رو نہیں کر سکتے اگرچہ وارث ہی پر وقف کیا ہو مثلاً یہ کہا کہ میں نے اپنے فلاں لڑکے اور نسل بعد نسل اُسکی اولاد پر وقف کیا اور جب سلسلہ نسل منقطع ہو جائے تو فقرا و مساکین پر صرف کیا جائے تو اس صورت میں دو تہائی ورثہ لینگے اور ایک تہائی کی آمدنی تنہا موقوف علیہ^(۵) لے گا اُس کے بعد اُس کی اولاد لیتی رہے گی۔^(۶) (درمختار، رد المحتار)

(۹) جائیداد موقوفہ کو بیع کر کے ثمن^(۷) کو صرف^(۸) کر ڈالنے کی شرط نہ ہو۔ یو ہیں یہ شرط کہ جس کو میں چاہوں گا بہہ کر دوں گا یا جب مجھے ضرورت ہوگی اسے رہن رکھ دوں گا غرض ایسی شرط جس سے وقف کا ابطال ہوتا ہو^(۹) وقف کو باطل کر دیتی

۱ منت۔

۲ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفہ و رکبہ... إلخ، ج ۲، ص ۳۵۵۔

۳ و "خلاصۃ الفتاویٰ"، کتاب الوقف، الفصل الثالث، ج ۴، ص ۴۱۲۔

۴ وکیل بنانا، وکیل کرنا۔

۵ "الجوہرۃ البیرو"، کتاب الوقف، ج ۱، ص ۴۳۳۔

۶ و "خلاصۃ الفتاویٰ"، کتاب الوقف، الفصل الثالث، ج ۴، ص ۴۱۲۔

۷ جس پر وقف کیا گیا۔

۸ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب: شرائط الواقف معتبر۔ إلخ، ج ۶، ص ۵۲۹۔

۹ قیمت۔ ۸ خرچ۔ ۹ یعنی اس سے وقف باطل ہوتا ہو۔

ہے ہاں وقف کے استبدال^(۱) کی شرط صحیح ہے۔ یعنی اس جائیداد کو بیچ کر کے کوئی دوسری جائیداد خرید کر اسکے قائم مقام کر دی جائے گی اور اسکا ذکر آگے آتا ہے۔

مسئلہ ۳۶: وقف اگر مسجد ہے اور اس میں اس قسم کی شرطیں لگائیں مثلاً اسکو مسجد کیا اور مجھے اختیار ہے کہ اسے بیچ کر ڈالوں یا ہبہ کر دوں تو وقف صحیح ہے اور شرط باطل۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۷: امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وقف میں خیار شرط نہیں ہو سکتا اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہو سکتا ہے مثلاً یہ کہ میں نے وقف کیا اور تین دن تک کا مجھے اختیار ہے کہ تین دن گزر جانے پر وقف صحیح ہو جائے گا اور مسجد خیار شرط کے ساتھ وقف کی ہے تو بالاتفاق شرط باطل ہے اور وقف صحیح۔^(۳) (عالمگیری)

(۱۰) تائید یعنی ہمیشہ کے لیے ہونا مگر صحیح یہ ہے کہ وقف میں بیگلی کا ذکر کرنا شرط نہیں یعنی اگر وقف مؤبد نہ کہا جب بھی مؤبد ہی ہے اور اگر مدت خاص کا ذکر کیا مثلاً میں نے اپنا مکان ایک ماہ کے لیے وقف کیا اور جب مہینہ پورا ہو جائے تو وقف باطل ہو جائیگا تو یہ وقف نہ ہوا اور ابھی سے باطل ہے۔^(۴) (خانہ)

مسئلہ ۳۸: اگر یہ کہا کہ میری زمین میرے مرنے کے بعد ایک سال تک صدقہ موقوفہ^(۵) ہے تو یہ صدقہ کی وصیت ہے اور ہمیشہ فقرا پر اسکی آمدنی صرف ہوتی رہے گی۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: اگر یہ کہا کہ میری زمین ایک سال تک فلاں شخص پر صدقہ موقوفہ ہے اور سال پورا ہونے پر وقف باطل ہے تو ایک سال تک اسکی آمدنی اُس شخص کو دی جائے گی اور ایک سال کے بعد مساکین پر صرف ہوگی اور اگر صرف اتنا ہی کہا کہ ایک سال تک فلاں شخص پر صدقہ موقوفہ ہے تو ایک سال تک اُس کی آمدنی اُس شخص کو دی جائے گی۔ اور سال پورا ہونے پر ورثہ کا حق ہے۔^(۷) (خانہ)

(۱۱) وقف بالآخر ایسی جہت کے لیے ہو جس میں انقطاع نہ ہو^(۸) مثلاً کسی نے اپنی جائیداد اپنی اولاد پر وقف کی اور یہ

۱ جدول۔

۲ "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب: نقد بشت الوقف بالضرورة، ج ۶، ص ۵۲۴۔

۳ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفہ و رکبہ... إلخ، ج ۲، ص ۳۵۶۔

۴ "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب الوقف، فصل فی مسائل الشرط فی الوقف، ج ۲، ص ۳۰۵۔

۵ یعنی وقف ہے۔

۶ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الاول فی تعریفہ و رکبہ... إلخ، ج ۲، ص ۳۵۶۔

۷ "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب الوقف، فصل فی مسائل الشرط فی الوقف، ج ۲، ص ۳۰۵۔

۸ یعنی ختم نہ ہو۔

ذکر کر دیا کہ جب میری اولاد کا سلسلہ نہ رہے تو مساکین پر یا نیک کاموں میں صرف کی جائے تو وقف صحیح ہے کہ اب منقطع^(۱) ہونے کی کوئی صورت نہ رہی۔

مسئلہ ۴۰: اگر فقط اتنا ہی کہا کہ میں نے اسے وقف کیا اور موقوف علیہ کا ذکر نہ کیا تو عرفاً^(۲) اسکے بھی معنی ہیں کہ نیک کاموں میں صرف ہوگی اور بلحاظ معنی ایسی جہت ہوگی جس کے لیے انقطاع نہیں، لہذا یہ وقف صحیح ہے۔^(۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۴۱: جائیداد کسی خاص مسجد کے نام وقف کی تو چونکہ مسجد ہمیشہ رہنے والی چیز ہے اسکے لیے انقطاع نہیں، لہذا وقف صحیح ہے۔^(۴) (رد المحتار)

مسئلہ ۴۲: وقف صحیح ہونے کے لیے یہ ضرور نہیں کہ جائیداد موقوفہ کے ساتھ حق غیر کا تعلق نہ ہو بلکہ حق غیر کا تحقق ہو جب بھی وقف صحیح ہے۔ مثلاً وہ جائیداد اگر کسی کے اجارہ میں ہے اور وقف کر دی تو وقف صحیح ہو گیا جب مدت اجارہ پوری ہو جائے یا دونوں میں کسی کا انتقال ہو جائے تو اب اجارہ ختم ہو جائے گا اور جائیداد مصرف وقف^(۵) میں صرف ہوگی۔^(۶) (بحر)

(وقف کے احکام)

مسئلہ ۴۳: وقف کا حکم یہ ہے کہ نہ خود وقف کرنے والا اس کا مالک ہے نہ دوسرے کو اس کا مالک بنا سکتا ہے نہ اسکو بیع کر سکتا ہے نہ عاریت^(۷) دے سکتا ہے نہ اسکو رہن رکھ سکتا ہے۔^(۸) (در مختار)

مسئلہ ۴۴: مکان موقوف کو بیع کر دیا یا رہن رکھ دیا اور مشتری یا مرہن نے اس میں سکونت^(۹) کی بعد کو معلوم ہوا کہ یہ وقف ہے تو جب تک اس مکان میں رہے اس کا کرایہ دینا ہوگا۔^(۱۰) (در مختار)

۱ ختم۔ ۲ یعنی وہاں کے لوگوں کی عادات و رسوم کے مطابق۔

۳ "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب: قد ثبت الوقف بالضرورة، ج ۶، ص ۵۲۲۔

۴ "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب: قد ثبت الوقف بالضرورة، ج ۶، ص ۵۲۲۔

۵ یعنی جہاں جائیداد وقف خرچ ہوتی ہے۔

۶ "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۳۱۷۔

۷ بدعا عرض کسی کو کسی چیز کی منفعت کا مالک بنادینے کو عاریت کہتے ہیں۔

۸ "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۱۶-۵۱۸۔

۹ رہائش۔

۱۰ "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۴۱۔

مسئلہ ۳۵: وقف کو مستحقین (یعنی موقوف علیہم^(۱)) پر تقسیم کرنا جائز نہیں مثلاً کسی شخص نے جائیداد اپنی اولاد پر وقف کی تو یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ جائیداد اولاد پر تقسیم کر دی جائے کہ ہر ایک اپنے حصہ کی آمدنی سے مجتمع ہو^(۲) بلکہ وقف کی آمدنی ان پر تقسیم ہوگی۔^(۳) (رد المحتار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۶: جن لوگوں پر زمین وقف ہے وہ لوگ اگر باہم رضامندی کے ساتھ ایک ایک کھڑا زراعت کے لیے لے لیں پھر دوسرے سال بدل کر دوسرے دوسرے کھڑے لیں تو ہو سکتا ہے مگر ایسی تقسیم جو ہمیشہ کے لیے ہو کہ ہر سال وہی کھیت وہ شخص لے دوسرے کو نہ لینے دے یہ نہیں ہو سکتا۔^(۴) (رد المحتار)

کس چیز کا وقف صحیح ہے اور کس کا نہیں

جائیداد غیر منقولہ^(۵) جیسے زمین، مکان، دوکان ان کا وقف صحیح ہے اور جو چیزیں منقولہ^(۶) ہوں مگر غیر منقول کے تابع ہوں ان کا وقف غیر منقول کا تابع ہو کر صحیح ہے، مثلاً کھیت کو وقف کیا تو مل بیل اور کھیتی کے جملہ آلات اور کھیتی کے غلام یہ سب کچھ مبعاً^(۷) وقف ہو سکتے ہیں یا باغ وقف کیا تو باغ کے جملہ سامان بیل اور چرسا^(۸) وغیرہ کو مبعاً وقف کر سکتا ہے۔^(۹) (خانیہ)

مسئلہ ۳۷: کھیت کے ساتھ ساتھ مل بیل وغیرہ بھی وقف کیے تو انکی تعداد بھی بیان کر دینی چاہیے کہ اتنے غلام اور اتنے بیل اور اتنی اتنی فلاں چیزیں اور یہ بھی ذکر کر دینا چاہیے کہ بیل اور غلام کا نفقہ بھی اسی جائیداد موقوفہ سے دیا جائے اور اگر یہ شرط نہ بھی ذکر کرے جب بھی انکے مصارف^(۱۰) اُسی سے دیے جائیں گے۔^(۱۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: غلام یا بیل اگر کمزور ہو گیا اور کام کے قابل نہ رہا اور واقف^(۱۲) نے یہ شرط کر دی تھی کہ جب تک زندہ

۱ جن پر وقف کیا گیا۔

۲ نفع اٹھائے۔

۳ "الدر المحتار" و "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب: مسکن داراً ثم ظهر، إلح، ج ۶، ص ۵۴۱۔

۴ "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فی التہایؤ فی ارض الوقف بین المستحقین، ج ۶، ص ۵۴۲۔

۵ وہ جائیداد جو منتقل نہ کی جاسکتی ہو۔ ۶ یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کی جاسکتی ہوں۔

۷ ضمناً۔ ۸ چڑے کا بڑا ڈول۔

۹ "الفتاویٰ الحامیة"، کتاب الوقف، فصل فی وقف المنقول، ج ۲، ص ۳۰۹۔

۱۰ اخراجات۔

۱۱ "الفتاویٰ الہدیة"، کتاب الوقف، الباب الثانی فیما یجوز وقفہ، إلح، ج ۲، ص ۳۶۰۔

۱۲ وقف کرنے والا۔

رہے وقف سے خوراک ملتی رہے تو اب بھی دی جائے اور اگر واقف نے کہہ دیا ہو کہ اس سے کام لیا جائے اور کام کے مقابل کھانے کو دیا جائے تو اب وقف سے نہیں دیا جاسکتا اور ایسی صورت میں کہ وہ کام کا نہ رہا بیچ کر اُسکے بدلے میں دوسرا بیل خریدا جائز ہے اور اگر ان داموں⁽¹⁾ میں دوسرا نہ ملے تو وقف کی آمدنی میں سے کچھ شامل کر کے دوسرا خریدا جائے۔ یوہیں دیگر آلات زراعت چرسا، رسا، بل وغیرہ خراب ہو جائیں تو انھیں بیچ کر دوسرے خرید لیے جائیں جو وقف کے لیے کارآمد ہوں اور اس قسم کے تصرفات⁽²⁾ وقف کا متولی کرے گا۔⁽³⁾ (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۴۹: گھوڑے اور اسلحہ کا وقف جائز ہے اور انکے علاوہ دوسری منقولات جنکے وقف کا رواج ہے اُن کو مستقلاً⁽⁴⁾ وقف کرنا جائز ہے۔ نہیں تو نہیں۔ رہا جمیعاً وقف کرنا وہ ہم پہلے بیان کر چکے کہ جائز ہے۔ بعض وہ چیزیں جن کے وقف کا رواج ہے یہ ہیں: مردہ لے جانے کی چار پائی اور جنازہ پوش⁽⁵⁾، میت کے غسل دینے کا تخت، قرآن مجید، کتبیں، دیگ، دری، قالین، شامیانہ، شادی اور برات کے سامان کہ ایسی چیزوں کو لوگ وقف کر دیتے ہیں کہ اہل حاجت ضرورت کے وقت ان چیزوں کو کام میں لائیں پھر متولی⁽⁶⁾ کے پاس واپس کر جائیں۔ یوہیں بعض مدارس اور یتیم خانوں میں سرمائی کپڑے⁽⁷⁾ اور لحاف گدے وغیرہ وقف کر کے دیدیئے جاتے ہیں کہ جاڑوں⁽⁸⁾ میں طلبہ اور یتیموں کو استعمال کے لیے دیدیئے جاتے ہیں اور جاڑے نکل جانے کے بعد واپس لے لیے جاتے ہیں۔⁽⁹⁾ (تبیین، عالمگیری، رد مختار)

مسئلہ ۵۰: مسجد پر قرآن مجید وقف کیا تو اس مسجد میں جس کا جی چاہے اُس میں تلاوت کر سکتا ہے دوسری جگہ لے جانے کی اجازت نہیں کہ اس طرح پر وقف کرنے والے کا منشاء⁽¹⁰⁾ یہی ہوتا ہے اور اگر واقف نے تصریح کر دی ہے کہ اسی مسجد

① دام کی جمع یعنی قیمت۔

② تصرف کی جمع یعنی عمل و فعل۔

③ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثانی فیما یجوز وقفہ... إلح، ج ۲، ص ۳۶۰-۳۶۱۔

و "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب: لا یشرط التحدید فی وقف الفقار، ج ۶، ص ۵۵۵۔

④ ہمیشہ کے لیے۔ ⑤ میت پر ڈالی جانے والی چادر۔ ⑥ مال وقف کا انتظام کرنے والا۔

⑦ وہ کپڑے جنہیں سردیوں میں استعمال کیا جاتا ہو۔ ⑧ سردیوں۔

⑨ "تبیین الحقائق"، کتاب الوقف، ج ۴، ص ۲۶۵۔

و "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثانی فیما یجوز وقفہ... إلح، ج ۲، ص ۳۶۱۔

و "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۵۶-۵۵۹۔

⑩ مقصد۔

میں تلاوت کی جائے جب تو بالکل ظاہر ہے کیونکہ اسکی شرط کے خلاف نہیں کیا جاسکتا۔^(۱) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۵۱: مدارس میں کتابیں وقف کردی جاتی ہیں اور عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ جس مدرسہ میں وقف کی جاتی ہیں اُسی کے اساتذہ اور طلبہ کے لیے ہوتی ہیں ایسی صورت میں وہ کتابیں دوسرے مدرسہ میں نہیں لیجائی جاسکتیں۔ اور اگر اس طرح پر وقف کی ہیں کہ جن کو دیکھنا ہو وہ کتب خانہ میں آکر دیکھیں تو وہیں دیکھی جاسکتی ہیں اپنے گھر پر دیکھنے کے لیے نہیں لاسکتے۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۵۲: بادشاہ اسلام نے کوئی زمین یا گاؤں مصالح عامہ^(۳) پر وقف کیا مثلاً مسجد، مدرسہ، سرائے^(۴) وغیرہ پر تو وقف جائز ہے۔ اور ثواب پائے گا اور اگر خاص اپنے نفس یا اپنی اولاد پر وقف کیا تو وقف ناجائز ہے جب کہ بیت المال^(۵) کی زمین ہو کہ اس کو مصلحت خاص کے لیے وقف کرنے کا اُسے اختیار نہیں ہاں اگر اپنی ملک مثلاً خرید کر وقف کرنا چاہتا ہے تو اسکا اُسے اختیار ہے۔^(۶) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵۳: زمین کسی نے عاریت یا اجارہ پر لی تھی اُس میں مکان بنا کر وقف کر دیا یہ وقف ناجائز ہے اور اگر زمین ختم کر ہے یعنی اسی لیے اجارہ پر لی ہے کہ اس میں مکان بنائے یا بیڑ^(۷) لگائے ایسی زمین پر مکان بنا کر وقف کر دیا تو یہ وقف جائز ہے۔^(۸) (عالمگیری، در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵۴: وہی زمین میں مکان بنایا اور اُسی کام کے لیے مکان کو وقف کر دیا جس کے لیے زمین وقف تھی تو یہ وقف بھی درست ہے اور دوسرے کام کے لیے وقف کیا تو امح^(۹) یہ ہے کہ یہ وقف صحیح نہیں۔^(۱۰) (عالمگیری) یہ اُس صورت میں ہے کہ زمین ختم^(۱۱) نہ ہو، ورنہ صحیح یہ ہے کہ وقف صحیح ہے۔

① "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الثانی فیما یحوز وقفہ، إلخ، ج ۲، ص ۳۶۱.

② "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب، متی ذکر للوقف مصرفاً لا یذآن یكون، إلخ، ج ۶، ص ۵۶۰.

③ "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب، ہی نقل کتب الوقف من محلہا، ج ۶، ص ۵۶۱.

④ عام لوگوں کے سنے فلاح و بہبود کے کام۔ مسافر خانہ۔

⑤ اسلامی حکومت کا وہ خزانہ جس میں تمام مسلمانوں کا حق ہوتا ہے۔

⑥ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب، ہی اوقاف الملوك والأمراء، ج ۶، ص ۶۰۳.

⑦ درخت۔

⑧ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الثانی فیما یحوز وقفہ، إلخ، ج ۲، ص ۳۶۲.

⑨ یعنی زیادہ صحیح بات یہ ہے۔

⑩ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الثانی فیما یحوز وقفہ، إلخ، ج ۲، ص ۳۶۲.

⑪ ختم، ناقابل زراعت زمین۔

مسئلہ ۵۵: پھل لگائے اور انھیں مع زمین وقف کر دیا تو وقف جائز ہے اور اگر تنہا درخت وقف کیے زمین وقف نہ کی تو وقف صحیح نہیں اور زمین موقوفہ میں درخت لگائے تو اس کے وقف کا وہی حکم ہے کہ ایسی زمین میں مکان بنا کر وقف کرنے کا ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: زمین وقف کی اور اُس میں زراعت طیار^(۲) ہے یا اُس زمین میں درخت ہیں جن میں پھل موجود ہیں تو زراعت اور پھل وقف میں داخل نہیں جب تک یہ نہ کہے کہ مع زراعت اور پھل کے میں نے زمین وقف کی البتہ وقف کے بعد جو پھل آئیں گے وہ وقف میں داخل ہونگے اور وقف کے مصرف میں صرف کیے جائیں گے۔ اور زمین وقف کی تو اُس کے درخت بھی وقف میں داخل ہیں اگرچہ اسکی تصریح نہ کرے۔^(۳) (خانہ) یو ہیں زمین کے وقف میں مکان بھی داخل ہیں اگرچہ مکان کو ذکر نہ کیا ہو۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: زمین وقف کی اُس میں زکل^(۵)، سینٹھا^(۶)، بید^(۷)، جھاؤ^(۸) وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جو ہر سال کاٹی جاتی ہیں یہ وقف میں داخل نہیں یعنی وقف کے وقت جو موجود ہیں وہ مالک کی ہیں اور جو آئندہ پیدا ہونگی وہ وقف کی ہونگی اور ایسی چیزیں جو دو تین سال پر کاٹی جاتی ہیں جیسے بانس وغیرہ یہ داخل ہیں۔ یو ہیں بگیں اور مرچوں کے درخت وقف میں داخل ہیں اور پھلی ہوئی مرچیں اور بگیں داخل نہیں۔^(۹) (خانہ)

مسئلہ ۵۸: زمین وقف کی اُس میں گنے بوئے ہوئے ہیں یہ وقف میں داخل نہ ہونگے اور گلاب، بیلے^(۱۰)، چمیلی^(۱۱) کے درخت داخل ہونگے۔^(۱۲) (خانہ)

① "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الثانی فیما یجوز وقفہ... إلخ، ج ۲، ص ۳۶۲.

② تیار۔

③ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، فصل فیما یدخل فی الوقف... إلخ، ج ۲، ص ۳۰۷.

④ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الثانی فیما یجوز وقفہ... إلخ، ج ۲، ص ۳۶۲.

⑤ سرکنڈا۔ ⑥ ایک قسم کا سرکنڈا۔

⑦ ایک قسم کا درخت جس کی شاخیں نہایت لچک دار ہوتی ہیں، اس کی لکڑیوں سے ٹوکریاں اور فرنیچر بنایا جاتا ہے۔

⑧ ایک قسم کا پودا جو دریا کے کنارے اگتا ہے، یہ ٹوکریاں بنانے میں کام آتا ہے۔

⑨ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، فصل فی ما یدخل فی الوقف، ج ۲، ص ۳۰۸.

⑩ دریا کے کنارے لگے ہوئے درخت۔ ⑪ یعنی چمیلی جو سفید یا زرد رنگ کا خوشبودار پھول ہوتا ہے۔

⑫ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، فصل فی ما یدخل فی الوقف، ج ۲، ص ۳۰۸.

مسئلہ ۵۹: حمام وقف کیا تو پانی گرم کرنے کی دیگ اور پانی رکھنے کی ٹنکیاں اور تمام وہ سامان جو حمام میں ہوتے ہیں سب وقف میں داخل ہیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: کھیت وقف کیا تو پانی اور پانی آنے کی نالی جس سے آبپاشی کی جاتی ہے اور وہ راستہ جس سے کھیت میں جاتے ہیں یہ سب وقف میں داخل ہیں۔^(۲) (عالمگیری)

(مشاع کی تعریف اور اس کا وقف)

مسئلہ ۶۱: مشاع اُس چیز کو کہتے ہیں جس کے ایک جز وغیر متعین کا یہ مالک ہو یعنی دوسرا شخص بھی اس میں شریک ہو یعنی دونوں حصوں میں امتیاز نہ ہو۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔ ایک قابل قسمت^(۳) جو تقسیم ہونے کے بعد قابل انتفاع^(۴) باقی رہے جیسے زمین، مکان۔ دوسری غیر قابل قسمت کہ تقسیم کے بعد اس قابل نہ رہے جیسے حمام، چکی، چھوٹی سی کوٹھری کہ تقسیم کر دینے سے ہر ایک کا حصہ بیکار ہو جاتا ہے۔ مشاع غیر قابل قسمت کا وقف بالا اتفاق جائز ہے اور قابل قسمت ہو اور تقسیم سے پہلے وقف کرے تو صحیح یہ ہے کہ اس کا وقف جائز ہے اور متاخرین نے اسی قول کو اختیار کیا۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۲: مشاع کو مسجد یا قبرستان بنانا بالا اتفاق ناجائز ہے چاہے وہ قابل قسمت ہو یا غیر قابل قسمت کیونکہ مشترک و مشاع میں مہایاۃ ہو سکتی ہے کہ دونوں باری باری سے اُس چیز سے انتفاع حاصل کریں مثلاً مکان میں ایک سال شریک سکونت^(۶) کرے اور ایک سال دوسرا رہے یا وقف ہے تو وہ شخص رہے جس پر وقف ہوا ہے یا کرایہ پر دیا جائے اور کرایہ مصرف وقف میں صرف کیا جائے مگر مسجد و مقبرہ ایسی چیزیں نہیں کہ ان میں مہایاۃ ہو سکے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک سال تک اُس میں نماز ہو اور ایک سال شریک اُس میں سکونت کرے یا ایک سال تک قبرستان میں مردے دفن ہوں اور ایک سال شریک اس میں زراعت

① "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثانی فیما یحور وقفہ۔ إلخ، ج ۲، ص ۳۶۴

② "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثانی فیما یحور وقفہ... إلخ، ج ۲، ص ۳۶۴.

③ تقسیم ہونے کے قابل۔

④ بلع اٹھانے کے قابل۔

⑤ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثانی فیما یحور وقفہ۔ إلخ، فصل فی وقف المشاع، ج ۲، ص ۳۶۵

⑥ رہائش۔

کرے اس خرابی کی وجہ سے ان دونوں چیزوں کے لیے مشاع کا وقف ہی درست نہیں۔^(۱) (فتح القدیر، جوہرہ)

(وقف میں شرکت ہو تو تقسیم کس طرح ہوگی)

مسئلہ ۶۳: زمین مشترک میں اس نے اپنا حصہ وقف کر دیا تو اس کا بٹوارہ^(۲) شریک سے خود یہ واقف کرائے گا اور واقف کا انتقال ہو گیا ہو تو متولی کا کام ہے اور اگر اپنی نصف زمین وقف کر دی تو وقف وغیرہ وقف میں تقسیم یوں ہوگی کہ وقف کی طرف سے قاضی ہوگا اور غیر وقف کی طرف سے یہ خود دیا یوں کرے کہ غیر وقف کو فروخت کر دے اور مشتری کے مقابلہ میں وقف کی تقسیم کرائے۔^(۳) (ہدایہ)

مسئلہ ۶۴: ایک زمین دو شخصوں میں مشترک تھی دونوں نے اپنے حصے وقف کر دیے تو باہم تقسیم کر کے ہر ایک اپنے وقف کا متولی ہو سکتا ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۵: ایک شخص نے اپنی کل زمین وقف کر دی تھی اس پر کسی نے نصف کا دعویٰ کیا اور قاضی نے مدعی کو نصف زمین دلوادی تو باقی نصف بدستور وقف رہے گی اور واقف اس شخص سے زمین تقسیم کرائے گا۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۶: دو شخصوں میں زمین مشترک تھی اور دونوں نے اپنے حصے وقف کر دیے خواہ دونوں نے ایک ہی مقصد کے لیے وقف کیے یا دونوں کے دو مقصد مختلف ہوں مثلاً ایک نے مساکین پر صرف کرنے کے لیے دوسرے نے مدرسہ یا مسجد کے لیے اور دونوں نے الگ الگ اپنے وقف کا متولی مقرر کیا یا ایک ہی شخص کو دونوں نے متولی بنایا یا ایک شخص نے اپنی کل جائداد وقف کی مگر نصف ایک مقصد کے لیے اور نصف دوسرے مقصد کے لیے یہ سب صورتیں جائز ہیں۔^(۶) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۶۷: ایک شخص نے اپنی زمین سے ہزار گز زمین وقف کی پٹائش کرنے پر معلوم ہوا کہ کل زمین ہزار ہی گز ہے

① "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۴۲۶.

② "الحوہرۃ البہرۃ"، کتاب الوقف، ج ۱، ص ۴۳۱.

③ تقسیم۔

④ "الہدایۃ"، کتاب الوقف، الجزء الثالث، ج ۳، ص ۱۸.

⑤ "العتاوی الہندیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثانی، عیما یحور وقفہ... إلح، فصل فی وقف المشاع، ج ۲، ص ۳۶۵.

⑥ المرجع السابق.

⑦ المرجع السابق، ص ۳۶۵، ۳۶۶ وغیرہ.

یا اس سے بھی کم تو کل وقف ہے اور ہزار سے زیادہ ہے تو ہزار گز وقف ہے باقی غیر وقف اور اگر اس زمین میں درخت بھی ہوں تو تقسیم اس طرح ہوگی کہ وقف میں بھی درخت آئیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۸: زمین مشاع میں اپنا حصہ وقف کیا جسکی مقدار ایک جریب^(۲) ہے مگر تقسیم میں اس زمین کا اچھا ٹکڑا اسکے حصہ میں آیا اس وجہ سے ایک جریب سے کم ملایا خراب ٹکڑا ملا اس وجہ سے ایک جریب سے زیادہ ملا یہ دونوں صورتیں جائز ہیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۹: چند مکانات میں اسکے حصے ہیں اس نے اپنے کل حصے وقف کر دیئے اب تقسیم میں یہ چاہتا ہے کہ ایک ایک جز نہ لیا جائے بلکہ سب حصوں کے عوض میں ایک پورا مکان وقف کے لیے لیا جائے ایسا کرنا جائز ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۰: مشترک زمین وقف کی اور تقسیم یوں ہوئی کہ ایک حصہ کے ساتھ کچھ روپیہ بھی ملتا ہے اگر وقف میں یہ حصہ مع روپیہ کے لیا جائے کہ شریک اتنا روپیہ بھی دیگا تو وقف میں یہ حصہ لینا جائز نہ ہوگا کہ وقف کو بیع کرنا لازم آتا ہے اور اگر وقف میں دوسرا حصہ لیا جائے اور واقف اپنے شریک کو وہ روپیہ دے تو جائز ہے اور نتیجہ یہ ہوا کہ وقف کے علاوہ اس روپے سے کچھ زمین خرید لی اور اس روپے کے مقابل جتنا حصہ ملے گا وہ اسکی ملک ہے وقف نہیں۔^(۵) (خانہ، فتح القدیر)

مصارف وقف کا بیان

مسئلہ ۱: وقف کی آمدنی کا سب میں بڑا مصرف^(۶) یہ ہے کہ وہ وقف کی عمارت پر مصرف کی جائے اسکے لیے یہ بھی ضرور نہیں کہ واقف نے اس پر مصرف کر نیکی شرط کی ہو یعنی شرائط وقف میں اسکو نہ بھی ذکر کیا ہو جب بھی مصرف کریں گے کہ اسکی مرمت نہ کی تو وقف ہی جاتا رہے گا عمارت پر مصرف کرنے سے یہ مراد ہے کہ اسکو خراب نہ ہونے دیں اس میں اضافہ کرنا عمارت میں داخل نہیں مثلاً مکان وقف ہے یا مسجد پر کوئی جائداد وقف ہے تو اولاً آمدنی کو خود مکان یا جائداد پر مصرف کریں گے

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثانی فیما یحور وقفہ... إلخ، فصل فی وقف المشاع، ج ۲، ص ۳۶۶.

② زمین کا ایک پچھلے (چار کنال یا اسی مرلے) کے برابر تپ۔

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثانی فیما یحور وقفہ... إلخ، فصل فی وقف المشاع، ج ۲، ص ۳۶۶-۳۶۷.

④ المرجع السابق، ص ۳۶۷.

⑤ "الفتاویٰ الخایۃ"، کتاب الوقف، فصل فی وقف المشاع، ج ۲، ص ۳۰۴.

⑥ خرچ کرنے کا مقام۔

اور واقف کے زمانہ میں جس حالت میں تھی اُس پر باقی رکھیں۔ اگر اُس کے زمانہ میں سپیدی^(۱) یا رنگ کیا جاتا تھا تو اب بھی مال وقف سے کریں ورنہ نہیں۔ یوہیں کھیت وقف ہے اور اس میں کھاد کی ضرورت ہے ورنہ کھیت خراب ہو جائے گا تو اسکی درستی مستحقین سے مقدم ہے۔^(۲) (عالمگیری، در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲: عمارت کے بعد آمدنی اس چیز پر صرف ہو جو عمارت سے قریب تر اور باعتبار مصالحو^(۳) مفید تر ہو کہ یہ معنوی عمارت ہے جیسے مسجد کے لیے امام اور مدرسہ کے لیے مدرس کہ ان سے مسجد و مدرسہ کی آبادی ہے ان کو بقدر کفایت^(۴) وقف کی آمدنی سے دیا جائے۔ پھر چراغ جلی اور فرش اور چٹائی اور دیگر ضروریات میں صرف کریں جو اہم ہو اُسے مقدم رکھیں اور یہ اُس صورت میں ہے کہ وقف کی آمدنی کسی خاص مصرف کے لیے معین نہ ہو۔ اور اگر معین ہے مثلاً ایک شخص نے وقف کی آمدنی چراغ جلی کے لیے معین کر دی ہے یا وضو کے پانی کے لیے معین کر دی ہے تو عمارت کے بعد اُسی مد میں صرف کریں جسکے لیے معین ہے۔^(۵) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۳: عمارت میں صرف کرنے کی ضرورت تھی اور ناظر اوقاف^(۶) نے وقف کی آمدنی عمارت وقف میں صرف نہ کی بلکہ دیگر مستحقین کو دے دی تو اس کو تاوان دینا پڑیگا یعنی جتنا مستحقین کو دیا ہے اُسکے بدلے میں اپنے پاس سے عمارت وقف پر صرف کرے۔^(۷) (در مختار)

مسئلہ ۴: عمارت پر صرف ہونے کی وجہ سے ایک یا چند سال تک دیگر مستحقین^(۸) کو نہ ملا تو اس زمانہ کا حق ہی ساقط ہو گیا یہ نہیں کہ وقف کے ذمہ انکا اتنے زمانہ کا حق باقی ہے یعنی بالفرض آئندہ سال وقف کی آمدنی اتنی زیادہ ہوئی کہ سب کو دیکر کچھ بچ گئی تو سال گزشتہ کے عوض میں مستحقین اسکا مطالبہ نہیں کر سکتے۔^(۹) (در مختار، رد المحتار)

① سفیدی۔

② "العتاوی الہندیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الاول، ج ۲، ص ۳۶۷-۳۶۸

③ و "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب: عمارۃ الوقف علی صفة الذی وقفہ، ج ۶، ص ۵۶۲-۵۶۳.

④ فلان و بہود کے اعتبار سے۔ یعنی اتنی مقدار جس سے گزر ہر آسانی سے ہو سکے۔

⑤ "العتاوی الہندیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الاول، ج ۲، ص ۳۶۸

⑥ و "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب: یبدأ بعد العمارۃ بما هو اقرب الیہا، ج ۶، ص ۵۶۳-۵۶۴.

⑦ اوقاف کی نگرانی کرنے والا۔

⑧ "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۶۷.

⑨ مستحق کی جمع یعنی وقف میں جن کا حق ہو۔

"الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فی قطع الجهات لاجل العمارۃ، ج ۶، ص ۵۶۸

مسئلہ ۵: خود واقف نے یہ شرط ذکر کر دی ہے کہ وقف کی آمدنی کو اولاً عمارت میں صرف (۱) کیا جائے اور جو بچے مستحقین یا فقرا کو دیجائے تو متولی پر لازم ہے کہ ہر سال آمدنی میں سے ایک مقدار عمارت کے لیے نکال کر باقی مستحقین کو دے اگرچہ اس وقت تعمیر کی ضرورت نہ ہو کہ ہو سکتا ہے دفعہ (۲) کوئی حادثہ پیش آجائے اور رقم موجود نہ ہو، لہذا پیشتر ہی سے اس کا انتظام رکھنا چاہیے اور اگر یہ شرط ذکر نہ کرتا تو ضرورت سے قبل اسکے لیے محفوظ نہیں رکھا جاتا بلکہ جب ضرورت پڑتی اس وقت عمارت کو سب پر مقدم کیا جاتا۔ (۳) (در مختار)

مسئلہ ۶: واقف نے اس طور پر وقف کیا ہے کہ اسکی آمدنی ایک یا دو سال تک فلاں کو دی جائے اس کے بعد فقرا پر صرف ہو اور یہ شرط بھی ذکر کی ہے کہ اسکی آمدنی سے مرمت وغیرہ کی جائے تو اگر عمارت میں صرف کرنے کی شدید ضرورت ہو کہ نہ صرف کرنے میں عمارت کو ضرر (۴) پہنچ جانا ظاہر ہے جب تو عمارت کو مقدم کریں گے، ورنہ مقدم اس شخص کو دینا ہے۔ (۵) (حالیگیری)

مسئلہ ۷: وقف کی آمدنی موجود ہے اور کوئی وقتی نیک کام میں ضرورت ہے جسکے لیے جائداد وقف ہے۔ مثلاً مسلمان قیدی کو بچھوڑانا (۶) ہے یا غازی کی مدد کرنی ہے اور خود وقف کی دُستی کے لیے بھی خرچ کرنے کی ضرورت ہے اگر اسکی تاخیر میں وقف کو شدید نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ (۷) ہے جب تو اسی میں خرچ کرنا ضرور ہے اور اگر معلوم ہے کہ دوسری آمدنی تک اس کو مؤخر رکھنے میں وقف کو نقصان نہیں پہنچے گا تو اس نیک کام میں صرف کر دیا جائے۔ (۸) (خانہ)

مسئلہ ۸: اگر وقف کی عمارت کو قصد (۹) کسی نے نقصان پہنچایا تو جس نے نقصان پہنچایا اُسے تاوان دینا پڑے گا۔ (۱۰) (رد المحتار)

مسئلہ ۹: اپنی اولاد کے رہنے کے لیے مکان وقف کیا تو جو اس میں رہے گا وہی مرمت بھی کرائے گا اگر مرمت کی

① ... خرچ۔ ② ... چاک۔

③ "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۶۸۔

④ نقصان۔

⑤ "الفتاویٰ انہدیہ"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الاول، ج ۲، ص ۳۶۸۔

⑥ یعنی آزاد کرنا۔ ⑦ خوف، خطرہ، ڈر۔

⑧ "الفتاویٰ الحنبیہ"، کتاب الوقف، باب الرجل يجعل داراً مسجداً۔ إلخ، ج ۲، ص ۳۰۳۔

⑨ جان بوجھ کر، ارادتا۔

⑩ "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب: کون التعمیر من العلة... إلخ، ج ۶، ص ۵۶۲۔

ضرورت ہے وہ مرمت نہیں کراتا یا اُسکے پاس کچھ ہے ہی نہیں جس سے مرمت کرائے تو متولی یا حاکم اس مکان کو کرایہ پر دے دیگا۔ اور کرایہ سے اسکی مرمت کرائے گا اور مرمت کے بعد اسکو واپس دے دیگا اور خود یہ شخص کرایہ پر نہیں دے سکتا اور اسکو مرمت کرانے پر مجبور نہیں کر سکتے۔^(۱) (ہدایہ)

مسئلہ ۱۰: مکان اس لیے وقف کیا ہے کہ اُس کی آمدنی فلاں شخص کو دی جائے تو یہ شخص اُس میں سکونت نہیں کر سکتا اور نہ اس مکان کی مرمت اسکے ذمہ ہے بلکہ اسکی آمدنی اولاً مرمت میں صرف ہوگی اس سے بچے گی تو اُس شخص کو ملے گی اور اگر خود اُس شخص موقوف علیہ نے اس میں سکونت کی اور تنہا اسی پر وقف ہے تو اس پر کرایہ واجب نہیں کہ اس سے کرایہ لے کر پھر اسی کو دینا بے فائدہ ہے اور اگر کوئی دوسرا بھی شریک ہے تو کرایہ لیا جائے گا تا کہ دوسرے کو بھی دیا جائے۔ یوہیں اگر اس مکان میں مرمت کی ضرورت ہے جب بھی اس سے کرایہ وصول کیا جائے گا تا کہ اُس سے مرمت کی جائے۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۱۱: اگر ایسے مکان کا موقوف علیہ خود متولی بھی ہے اور اُس نے سکونت بھی کی اور مکان میں مرمت کی ضرورت ہے تو قاضی اسے مجبور کریگا کہ جو کرایہ اُس پر واجب ہے اُس سے مکان کی مرمت کرائے اور قاضی کے حکم دینے پر بھی مرمت نہیں کرائی تو قاضی دوسرے کو متولی مقرر کرے گا کہ وہ تعمیر کرائے گا۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۱۲: جو شخص وہی مکان میں رہتا تھا اُس نے اپنا مال وہی عمارت میں صرف کیا ہے اگر ایسی چیز میں صرف کیا ہے جو مستقل وجود نہیں رکھتی مثلاً سپیدی کرائی ہے یا دیواروں میں رنگ یا نقش و نگار کرائے تو اسکا کوئی معاوضہ وغیرہ اسکو یا اسکے ورثہ^(۴) کو نہیں مل سکتا اور اگر وہ مستقل وجود رکھتی ہے اور اُس کے جدا کرنے سے وہی عمارت کو کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا تو اسکو یا اسکے ورثہ سے کہا جائے گا تم اپنا عمدہ اُٹھ لو نہ اُٹھائیں تو جبرا^(۵) اُٹھوا دیا جائے گا اور اگر موقوف علیہ سے کچھ لے کر انھوں نے مصالحت کر لی تو یہ بھی جائز ہے اور اگر وہ ایسی چیز ہے جسکے جدا کرنے سے وقف کو نقصان پہنچے گا مثلاً اسکی چھت میں کڑیاں^(۶) ڈلوائی ہیں تو یہ اسکے ورثہ نکال نہیں سکتے بلکہ جس پر وقف ہے اُس سے قیمت دلوائی جائے گی اور قیمت دینے سے وہ انکار کرے تو مکان کو کرایہ پر دے کر کرایہ سے قیمت ادا کر دی جائے پھر موقوف علیہ کو مکان واپس دیدیا جائے۔^(۷) (عالمگیری)

① "الہدایہ"، کتاب الوقف، ج ۲، ص ۱۸-۱۹.

② "النور المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۷۳-۵۷۵.

③ "النور المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۷۲.

④ ورثاء و وارثوں۔

⑤ مجبور کر کے، زبردستی۔

⑥ چھتیر۔

⑦ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الاول، ج ۲، ص ۳۶۸-۳۶۹.

مسئلہ ۱۳: ضرورت کے وقت مثلاً وقف کی عمارت میں صرف کرنا ہے اور صرف نہ کریں گے تو نقصان ہوگا یا کھیت بونے کا وقت ہے اور وقف کے پاس نہ روپیہ ہے نہ بیج اور کھیت نہ ہوگی تو آمدنی ہی نہ ہوگی ایسے اوقات میں وقف کی طرف سے قرض لینا جائز ہے مگر اس کے لیے دو شرطیں ہیں۔ ایک یہ کہ قاضی کی اجازت سے ہو، دوم یہ کہ وقف کی چیز کو کرایہ پر دیکر کرایہ سے ضرورت کو پورا نہ کر سکتے ہوں۔ اور اگر قاضی وہاں موجود نہیں ہے دوری پر ہے تو خود بھی قرض لے سکتا ہے خواہ روپیہ قرض لے یا ضرورت کی کوئی چیز اُدھار لے دونوں طرح جائز ہے۔^(۱) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: وقف کی عمارت منہدم^(۲) ہوگئی پھر اسکی تعمیر ہوئی اور پہلے کا کچھ سامان بچا ہوا ہے تو اگر یہ خیال ہو کہ آئندہ ضرورت کے وقت اسی وقف میں کام آسکتا ہے جب تو محفوظ رکھا جائے ورنہ فروخت کر کے قیمت کو مرمت میں صرف کریں اور اگر رکھ چھوڑنے میں ضائع ہونے کا اندیشہ ہے جب بھی فروخت کر ڈالیں اور ثمن کو محفوظ رکھیں یہ چیزیں خود ان لوگوں کو نہیں دی جاسکتیں جن پر وقف ہے۔^(۳) (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: متولی نے وقف کے کام کرنے کے لیے کسی کو اجیر رکھا اور واجبی اجرت سے چھنا حصہ زیادہ کر دیا مثلاً چھ آنے کی جگہ سات آنے دیے تو ساری اجرت متولی کو اپنے پاس سے دینی پڑیگی اور اگر خفیف زیادتی^(۴) ہے کہ لوگ دھوکا کھا کر اتنی زیادتی کر دیا کرتے ہیں تو اسکا تاوان نہیں بلکہ ایسی صورت میں وقف سے اجرت دلائی جائیگی۔^(۵) (در مختار)

مسئلہ ۱۶: کسی نے اپنی جائیداد مصالح مسجد کے لیے وقف کی ہے تو امام، مؤذن، جارب کس^(۶)، فراش^(۷)، دربان^(۸)، چٹائی، جانماز، قندیل^(۹)، تیل، روشنی کرنیوالا، وضو کا پانی، لوٹے، رسی، ڈول، پانی بھرنے والے کی اجرت۔ اس قسم کے مصارف مصالح میں شمار ہوں گے۔^(۱۰) (در مختار) مسجد چھوٹی بڑی ہونے سے ضروریات و مصالح کا اختلاف ہوگا، مسجد کی

① "الدر المختار"، کتاب الوقف، فصل براءعی شرط الوقف... إلح، ج ۶، ص ۶۷۳-۶۷۴

② گرگئی۔

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الاول، ج ۲، ص ۳۶۹۔

④ معمولی ضاف۔

⑤ "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۶۸۔

⑥ جہاز دہینے والا۔

⑦ دریاں بچانے والا۔

⑧ چوکیدار۔

⑨ ایک قسم کا فانوس۔

⑩ "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۶۹۔

آمدنی کثیر ہے کہ ضروریات سے بچ رہتی ہے تو عمدہ ونفیس^(۱) جانماز کا خریدنا بھی جائز ہے چٹائی کی جگہ دری یا قالین کا فرش بچھا سکتے ہیں۔^(۲) (بحر)

(مسجد و مدرسہ کے متعلقین کے وظائف)

مسئلہ ۱۷: مدرسہ پر جائداد وقف کی تو مدرس کی تنخواہ، طلبہ کی خوراک، وظیفہ، کتاب، لباس وغیرہا میں جائداد کی آمدنی صرف کی جاسکتی ہے۔ وقف کے نگران، حساب کا دفتر اور محاسب^(۳) کی تنخواہ، یہ چیزیں بھی مصارف میں داخل ہیں۔ بلکہ وقف کے متعلق جتنے کام کرنے والوں کی ضرورت ہو سب کو وقف سے تنخواہ دی جائے گی۔

مسئلہ ۱۸: اوقاف سے جو ماہوار وظائف مقرر ہوتے ہیں یہ من وجہ اجرت ہے اور من وجہ صلہ، اجرت تو یوں ہے کہ امام و موذن کی اگر اثنائے سال میں وفات ہو جائے تو جتنے دن کام کیا ہے اُسکی تنخواہ ملے گی اور محض صلہ ہوتا تو نہ ملتی اور اگر پیشگی تنخواہ ان کو دی چکی ہے بعد میں انتقال ہو گیا یا معزول کر دیے گئے تو جو کچھ پہلے دے چکے ہیں وہ واپس نہیں ہوگا اور محض اجرت ہوتی تو واپس ہوتی۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۱۹: مدرسہ میں تعطیل کے جو ایام ہیں مثلاً جمعہ، منگل یا جمعرات، جمعہ، ماہ رمضان اور عید بقرعید کی تعطیلیں، جو عام طور پر مسلمانوں میں رائج و معمول ہیں ان تعطیلات کی تنخواہ کا مدرس مستحق ہے اور ان کے علاوہ اگر مدرسہ میں نہ آیا یا بلا وجہ تعلیم نہ دی تو اُس روز کی تنخواہ کا مستحق نہیں۔^(۵) (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۰: طالب علم وظیفہ کا اُس وقت مستحق ہے کہ تعلیم میں مشغول ہو اور اگر دوسرا کام کرنے لگا یا بیکار رہتا ہے تو وظیفہ کا مستحق نہیں اگرچہ اُسکی سکونت مدرسہ ہی میں ہو اور اگر اپنے پڑھنے کے لیے کتاب لکھنے میں مشغول ہو گیا جس کا لکھنا ضروری تھا اس وجہ سے پڑھنے نہیں آیا تو وظیفہ کا مستحق ہے اور اگر وہاں سے مسافت سفر پر چلا گیا تو واپسی پر وظیفہ کا مستحق نہیں اور مسافت سفر سے کم فاصلہ کی جگہ پر گیا ہے اور پندرہ دن وہاں رہ گیا جب بھی مستحق نہیں اور اس سے کم ٹھہرا مگر جانا سیر و تفریح کے لیے تھا جب بھی مستحق نہیں اور اگر ضرورت کی وجہ سے گیا مثلاً کھانے کے لیے اُسکے پاس کچھ نہیں تھا اس غرض سے گیا کہ وہاں سے کچھ چندہ وصول کر لائے تو وظیفہ کا مستحق ہے۔^(۶) (خانہ)

یعنی اچھے رسم کا۔

۱ "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۳۵۹۔

۲ حساب و کتاب کرنے والا۔

۳ "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۶۹-۵۷۰۔

۴ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب: یعنی استحقاق القاصی... إلح، ج ۶، ص ۵۷۰-۵۷۱۔

۵ "الفتاویٰ المحابہ"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف، ج ۲، ص ۳۲۱۔

مسئلہ ۲۱: مدرس یا طالب علم حج فرض کے لیے گیا تو اس غیر حاضری کی وجہ سے معزول کیے جانے کا مستحق نہیں بلکہ اپنا وظیفہ^(۱) بھی پائے گا۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: امام اپنے اعزہ^(۳) کی ملاقات کو چلا گیا اور ایک ہفتہ یا کچھ کم و بیش امامت نہ کر سکا یا کسی مصیبت یا استراحت کی وجہ سے امامت نہ کر سکا تو حرج نہیں ان دنوں کا وظیفہ لینے کا مستحق ہے۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: امام نے اگر چند روز کے لیے کسی کو اپنا قائم مقام مقرر کر دیا ہے تو یہ اُس کا قائم مقام ہے مگر وقف کی آمدنی سے اسکو کچھ نہیں دیا جا سکتا کیونکہ امام کی جگہ اس کا تقرر نہیں ہے اور جو کچھ امام نے اسکے لیے مقرر کیا ہے وہ امام سے لے گا اور خود امام نے اگر سال کے اکثر حصہ میں کام کیا ہے تو کل وظیفہ پانے کا مستحق ہے۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: امام و مؤذن کا سالانہ مقرر تھا اور اثناء سال^(۶) میں انتقال ہو گیا تو جتنے دنوں کام کیا ہے اُتنے دنوں کی تنخواہ کے مستحق ہیں انکے ورثہ کو دی جائے۔ اگرچہ اوقاف کی آمدنی آنے سے پہلے انتقال ہو گیا ہو۔ اور مدرس کا انتقال ہو گیا تو جتنے دنوں کام کیا ہے یہ بھی اتنے دنوں کی تنخواہ کا مستحق ہے اور دوسرے لوگ جن کو وقف سے وظیفہ ملتا ہے وہ اثناء سال میں فوت ہو جائیں اور وقف کی آمدنی ابھی نہیں آئی ہے تو وظیفہ کے مستحق نہیں اور فقرا پر جائیداد وقف تھی اور جن فقیروں کو دینا ہے اُن کے نام لکھ لیے گئے اور رقم بھی برآمد کر لی گئی تو یہ لوگ جبکہ نام پر رقم برآمد ہوئی مستحق ہو گئے، لہذا دینے سے پہلے ان میں سے کسی کا انتقال ہو گیا تو اُسکے وارث کو دیا جائے۔ یو ہیں مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ کو یا کسی دوسری جگہ کسی معین شخص کے نام جو رقم بھیجی گئی اگر وہاں پہنچنے سے پہلے اُس کا انتقال ہو گیا تو اُسکے ورثہ اس رقم کے مستحق ہیں۔ جو شخص اس رقم کو لے گیا وہ انھیں ورثہ کو دے دوسرے لوگوں کو نہ دے۔^(۷) (ردالمحتار) امام و مؤذن میں سالانہ کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ ششماہی یا ماہوار تنخواہ ہو (جیسا کہ ہندوستان میں عموماً

۱ بہار شریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ "ردالمحتار" میں اس مقام پر اصل عبارت یوں ہے "وظیفہ بھی نہ پائے گا"۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں "ہمارے ائمہ نے صیغہ تعلیم میں تصریح فرمائی کہ مدرس معمول کے علاوہ غیر حاضری پر تنخواہ کا مستحق نہیں اگرچہ وہ غیر حاضری حج فرض ادا کرنے کے لیے ہو"۔ (مسئمت فتاویٰ رضویہ ج ۱۶ ص ۲۰۹) اور حضرت علامہ مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں "حج کی اونٹنی میں جو ایام صرف ہوئے ان ایام کی تنخواہ کا مطالبہ جائز نہیں اور ایسے مطالبہ کا منظور کرنا بھی جائز نہیں اس لئے کہ مدرس ان ایام کی تنخواہ کا مستحق نہیں" (فتاویٰ فیض الرسول ج ۳ ص ۱۳۷)۔ علیہ

"ردالمحتار"، کتاب الوقف، فصل یواعی شرط الواقف۔ إلح، ج ۶، ص ۶۴۲۔

رشتہ داروں۔

"ردالمحتار"، کتاب الوقف، فصل یواعی شرط الواقف۔ إلح، مطلب: فیما ادا قبض المعلوم۔ إلح، ج ۶، ص ۶۴۱۔

"ردالمحتار"، کتاب الوقف، فصل یواعی شرط الواقف۔ إلح، مطلب: فی استحقاق القاصی۔ إلح، ج ۶، ص ۶۴۳۔ سال کے درمیان۔

"ردالمحتار"، کتاب الوقف، فصل یواعی شرط الواقف۔ إلح، مطلب: فی امام والمؤذن۔ إلح، ج ۶، ص ۶۳۸-۶۴۰۔

ماہوار تنخواہ ہوتی ہے سالانہ یا ششماہی اتفاقاً ہوتی ہے اور درمیان میں انتقال ہو جائے تو اتنے دنوں کی تنخواہ کا مستحق ہے۔

(وقف تین قسم کا ہوتا ہے)

مسئلہ ۲۵: وقف تین طرح ہوتا ہے صرف فقرا کے لیے وقف ہو مثلاً اس جائیداد کی آمدنی خیرات کی جاتی رہے یا اغنیاء کے لیے پھر فقرا کے لیے۔ مثلاً نسل بعد نسل اپنی اولاد پر وقف کیا اور یہ ذکر کر دیا کہ اگر میری اولاد میں کوئی نہ رہے تو اسکی آمدنی فقرا پر صرف کی جائے یا اغنیاء و فقرا دونوں کے لیے جیسے کوآں، سرائے، مسافر خانہ، قبرستان، پانی پلانے کی سبیل، پل، مسجد کہ ان چیزوں میں عرفا فقرا کی تخصیص نہیں ہوتی، لہذا اگر اغنیاء کی تصریح نہ کرے جب بھی ان چیزوں سے اغنیاء فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور ہسپتال پر جائیداد وقف کی کہ اسکی آمدنی سے مریضوں کو دوائیں دی جائیں تو اس دوا کو اغنیاء اس وقت استعمال کر سکتے ہیں جب واقف نے تعلیم^(۱) کر دی ہو کہ جو بیمار آئے اُسے دوا دی جائے یا اغنیاء کی تصریح کر دی ہو کہ امیر و غریب دونوں کو دوائیں دی جائیں۔^(۲) (در مختار)

مسئلہ ۲۶: صرف اغنیاء پر وقف جائز نہیں ہاں اگر اغنیاء پر ہوا نکلے بعد فقرا پر اور جن اغنیاء پر وقف کیا جائے ان کی تعداد معلوم ہو تو جائز ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: مسافروں پر وقف کیا یعنی وقف کی آمدنی مسافروں پر صرف ہو یہ وقف جائز ہے اور اسکے مستحق وہی مسافر ہیں جو فقیر ہوں جو مسافر مالدار ہوں وہ حقدار نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: فقیروں یا مسکینوں پر وقف کیا تو یہ وقف مطلقاً صحیح ہے چاہے موقوف علیہ محصور ہوں یا غیر محصور اور اگر ایسا مصرف ذکر کیا جس میں فقیر و غنی دونوں پائے جاتے ہوں مثلاً قرابت والے پر وقف کیا تو اگر معین ہوں وقف صحیح ہے ورنہ نہیں، ہاں اگر وہ لفظ استعمال کے لحاظ سے حاجت پر دلالت کرتا ہو تو وقف صحیح ہے، مثلاً یتامیٰ پر یا طلبہ پر وقف کیا کہ فقیر و غنی دونوں یتیم ہوتے ہیں اور دونوں طالب علم ہوتے ہیں مگر عرف میں یہ دونوں لفظ حاجت مندوں پر بولے جاتے ہیں تو ان سے بھی وقف صحیح ہے اور وقف کی آمدنی صرف حاجت مند یتیم اور طلبہ کو دی جائے گی مالدار کو نہیں۔ یو ہیں اپنا حج^(۵) اور اندھوں پر وقف بھی صحیح ہے

① یعنی کسی قسم کی تخصیص نہ کی ہو۔

② "المر المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۶۱۰-۶۱۱۔

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الاول، ج ۲، ص ۳۶۹۔

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الاول، ج ۲، ص ۳۶۹۔

⑤ ہاتھ، پاؤں سے معذور۔

اور صرف محتاجوں کو دیا جائے گا۔ یوہیں بیوگان^(۱) پر بھی وقف صحیح ہے اگرچہ یہ لفظ فقیر و غنی دونوں کو شامل ہے مگر استعمال میں اس سے عموماً احتیاج سمجھ آتی ہے۔ یوہیں فقہ وحدیث کے شغل رکھنے والوں پر بھی وقف صحیح ہے کہ یہ لوگ عموماً شغل کی وجہ سے کسب میں مشغول نہیں ہوتے اور عموماً صاحب حاجت ہوتے ہیں۔^(۲) (فتح القدیر)

مسئلہ ۲۹: اوقاف میں نیا وظیفہ مقرر کرنے کا قاضی کو بھی اختیار نہیں یعنی ایسا وظیفہ جو اوقاف کے شرائط میں نہیں ہے تو شرائط کے خلاف مقرر کرنا بدرجہ اولیٰ ناجائز ہوگا اور جسکے لیے مقرر کیا گیا اُسکو لینا بھی ناجائز ہے۔^(۳) (در مختار)

مسئلہ ۳۰: قاضی اگر کسی شخص کے لیے تعلیقی^(۴) وظیفہ جاری کرے تو ہو سکتا ہے مثلاً یہ کہا کہ اگر فلاں مر جائے یا کوئی جگہ خالی ہو تو میں نے اُس کی جگہ تجھ کو مقرر کر دیا تو مرنے پر اسکا تقرر اُسکی جگہ پر ہو گیا۔^(۵) (در مختار)

مسئلہ ۳۱: اگر امور خیر^(۶) کے لیے وقف کیا اور یہ کہا کہ آمدنی سے پانی کی سبیل لگائی جائے^(۷) یا لڑکیوں اور یتیمی^(۸) کی شادی کا سامان کر دیا جائے یا کپڑے خرید کر فقیروں کو دیے جائیں یا ہر سال آمدنی صدقہ کر دی جائے یا زمین وقف کی کہ اسکی آمدنی جہاد میں صرف کی جائے یا مجاہدین کا سامان کر دیا جائے یا مُردوں کے کفن دفن میں صرف کی جائے یہ سب صورتیں جائز ہیں۔^(۹) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: ایک وقف کی آمدنی کم ہے کہ جس مقصد سے جائداد وقف کی ہے وہ مقصد پورا نہیں ہوتا مثلاً جائداد وقف کی کہ اس کے کرایہ سے امام وموذن کی تنخواہ دی جائے مگر جتنا کرایہ آتا ہے اُس سے امام وموذن کی تنخواہ نہیں دی جاسکتی کہ اتنی کم تنخواہ پر کوئی رہتا ہی نہیں تو دوسرے وقف کی آمدنی اس پر صرف کی جاسکتی ہے، جبکہ دوسرا وقف بھی اسی شخص کا ہو اور اُسی چیز پر وقف ہو مثلاً ایک مسجد کے متعلق اس شخص نے دو وقف کیے ایک کی آمدنی عمارت کے لیے اور دوسرے کی امام وموذن کی تنخواہ کے لیے اور اسکی آمدنی کم ہے تو پہلے وقف کی فاضل آمدنی امام وموذن پر صرف کی جاسکتی ہے اور اگر واقف دونوں وقفوں کے دوہوں

۱۔ یوہ عورتیں۔

۲۔ "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الثانی فی الموقوف علیہ، ج ۵، ص ۴۵۳۔

۳۔ "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۶۶۸۔

۴۔ کسی شرط سے مشروط کر کے۔

۵۔ "الدر المختار"، کتاب الوقف، فصل: بر اعی شرط الواقف... إلخ، ج ۶، ص ۶۷۱۔

۶۔ نیک کام۔ ۷۔ یعنی راہ گیروں کو مفت پانی پلانے کا بندوبست کیا جائے۔ ۸۔ یتیموں۔

۹۔ "العتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الاول، ج ۲، ص ۳۶۹، ۳۷۰۔

مثلاً دو شخصوں نے ایک مسجد پر وقف کیا یا وقف^(۱) ایک ہی ہو مگر جہت وقف مختلف ہو مثلاً ایک ہی شخص نے مسجد و مدرسہ بنایا اور دونوں پر الگ الگ وقف کیا تو ایک کی آمدنی دوسرے پر صرف^(۲) نہیں کر سکتے۔^(۳) (در مختار)

مسئلہ ۳۳: دو مکان وقف کیے ایک اپنی اولاد کے رہنے کے لیے اور دوسرا اس لیے کہ اس کا کرایہ میری اولاد پر صرف ہوگا تو ایک کو دوسرے پر صرف نہیں کر سکتے۔^(۴) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۴: وقف سے امام کی جو کچھ تنخواہ مقرر ہے اگر وہ ناکافی ہے تو قاضی اُس میں اضافہ کر سکتا ہے اور اگر اتنی تنخواہ پر دوسرا امام مل رہا ہے مگر یہ امام عالم پر ہیزگار ہے اُس سے بہتر ہے جب بھی اضافہ جائز ہے اور اگر ایک امام کی تنخواہ میں اضافہ ہوا اسکے بعد دوسرا امام مقرر ہوا تو اگر امام اول کی تنخواہ کا اضافہ اُسکی ذاتی بزرگی کی وجہ سے تھا جو دوسرے میں نہیں تو دوسرے کے لیے اضافہ جائز نہیں اور اگر وہ اضافہ کسی بزرگی و فضیلت کی وجہ سے نہ تھا بلکہ ضرورت و حاجت کی وجہ سے تھا تو دوسرے کے لیے بھی تنخواہ میں وہی اضافہ ہوگا یہی حکم دوسرے وظیفہ پانے والوں کا بھی ہے کہ ضرورت کی وجہ سے اُنکی تنخواہوں میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔^(۵) (در مختار، رد المحتار)

اولاد پر یا اپنی ذات پر وقف کا بیان

مسئلہ ۱: یوں کہا کہ اس جائداد کو میں نے اپنے اوپر وقف کیا میرے بعد فلاں پر اُسکے بعد فقرا پر یہ وقف جائز ہے۔ یوہیں اپنی اولاد یا نسل پر بھی وقف کرنا جائز ہے۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۲: اپنی اولاد پر وقف کیا انکے بعد مساکین و فقرا پر تو جو اولاد آمدنی کے وقت موجود ہے اگر چہ وقف کے وقت موجود نہ تھی اُسے حصہ ملے گا اور جو وقف کے وقت موجود تھی اور اب مر چکی ہے اُسے حصہ نہیں ملے گا۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: اولاد نہیں ہے اور اولاد پر یوں وقف کیا کہ جو میری اولاد پیدا ہو وہ آمدنی کی مستحق ہے یہ وقف صحیح ہے اور اس صورت میں جب تک اولاد پیدا نہ ہو وقف کی جو کچھ آمدنی ہوگی مساکین پر صرف ہوگی اور جب اولاد پیدا ہوگی تو اب جو کچھ

① وقف کرنے والا۔ ② خرچ۔

③ الدر المختار، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۵۳۔

④ رد المحتار، کتاب الوقف، مطلب: فی نقل انقاص المسحوق، ج ۶، ص ۵۵۴۔

⑤ الدر المختار و رد المحتار، کتاب الوقف، فصل: یراعی شرط الوقف۔ إلح مطلب: فی زیادة القاصی۔ إلح، ج ۶، ص ۶۶۹۔

⑥ الفتاویٰ انہدیة، کتاب الوقف، الباب الثالث، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۳۷۱۔

⑦ المرجع السابق۔

آمدنی ہوگی اس کو ملے گی۔^(۱) (خانہ)

مسئلہ ۴: اولاد پر وقف کیا تو لڑکے اور لڑکیاں اور خنثی^(۲) سب اس میں داخل ہیں اور لڑکوں پر وقف کیا تو لڑکیاں اور خنثی داخل نہیں اور لڑکیوں پر وقف کیا تو لڑکے اور خنثی داخل نہیں اور یوں کہا کہ لڑکے اور لڑکیوں پر وقف کیا تو خنثی داخل ہے کہ وہ حقیقہ لڑکا ہے یا لڑکی اگرچہ ظاہر میں کوئی جانب متعین نہ ہو۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: اپنی اس اولاد پر وقف کیا جو موجود ہے اور نسلاً بعد نسل اس کی اولاد پر تو واقف کی جو اولاد وقف کرنے کے بعد پیدا ہوگی یہ اور اس کی اولاد حقدار نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: اولاد پر وقف کیا تو اس اولاد کو حصہ ملے گا جو معروف النسب^(۵) ہو اور اگر اس کا نسب صرف واقف کے اقرار سے ثابت ہوتا ہو تو آمدنی کی مستحق نہیں اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے جائیداد اولاد پر وقف کی اور وقف کی آمدنی آنے کے بعد چھ مہینے سے کم میں اس کی کنیز سے بچہ پیدا ہوا اس نے کہا یہ میرا بچہ ہے تو نسب ثابت ہو جائے گا۔ مگر اس آمدنی سے اس کو کچھ نہیں ملے گا۔ اور اگر منکوحہ^(۶) یا ام ولد سے چھ مہینہ سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو اپنے حصہ کا مستحق ہے۔ اور آمدنی سے چھ مہینے یا زیادہ میں پیدا ہو تو اس آمدنی سے اس کو حصہ نہیں۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: اپنی نابالغ اولاد پر وقف کیا تو وہ مراد ہیں جو وقف کے وقت بچے ہوں اگرچہ آمدنی کے وقت جوان ہوں یا اندھی یا کانی^(۸) اولاد پر وقف کیا تو وقف کے دن جو اندھے اور کانے ہیں وہ مراد ہیں اگر وقف کے دن اندھا نہ تھا آمدنی کے دن اندھا ہو گیا تو مستحق نہیں اور اگر یوں وقف کیا کہ اس کی آمدنی کی مستحق میری وہ اولاد ہے جو یہاں سکونت رکھے تو آمدنی کے وقت یہاں جس کی سکونت ہوگی وہ مستحق ہے وقف کے دن اگرچہ یہاں سکونت نہ تھی۔^(۹) (عالمگیری، فتح القدیر)

① "الفتاویٰ الحنفیہ"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی الاولاد والاقرباء والحیران، ج ۲، ص ۳۱۶۔

② .. مجزؤہ۔

③ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۳۷۱۔

④ .. المرجع السابق، ص ۳۷۵۔

⑤ .. جس کا نسب لوگوں کو معلوم ہو۔

⑥ .. بیوی۔

⑦ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۳۷۱-۳۷۲۔

⑧ .. ایک آنکھ والی۔

⑨ "الفتاویٰ الہندیہ"، المرجع السابق، ص ۳۷۲۔

و "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الثانی فی الموقوف علیہ، ج ۵، ص ۴۵۳۔

مسئلہ ۸: اپنی اولاد پر وقف کیا اور شرط کر دی کہ جو یہاں سے چلا جائے اُس کا حصہ ساقط تو جانے کے بعد واپس آجائے تو بھی حصہ نہیں ملے گا ہاں اگر واقع نے یہ بھی شرط کی ہو کہ واپس ہونے پر حصہ ملے گا تو اب ملے گا۔ یوں اگر یہ شرط کی ہے کہ میری اولاد میں جو لڑکی بیوہ ہو جائے اُس کو دیا جائے تو جب تک بیوہ ہونے پر نکاح نہ کر لے گی ملے گا اور نکاح کرنے پر نہیں ملے گا اگر چہ نکاح کے بعد اُسکے شوہر نے طلاق دیدی ہو مگر جب کہ واقع نے یہ شرط کر دی ہو کہ پھر بے شوہر والی ہو جائے تو دیا جائے تو اب دیا جائے گا۔^(۱) (فتح القدیر)

مسئلہ ۹: اولادِ ذکور^(۲) اور ذکور کی اولاد^(۳) پر وقف کیا تو اسی کے موافق تقسیم ہوگی اور اگر اولادِ ذکور کی اولادِ ذکور پر سلاً بعد نسل وقف کیا تو لڑکیوں کو اس میں سے کچھ نہ ملے گا بلکہ اس نسل میں جتنے لڑکے ہو گئے وہی حقدار ہو گئے۔ اور ذکور کا سلسلہ ختم ہونے پر فہر پر صرف ہوگا۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: اولاد میں جو حاجت مند ہوں اُن پر وقف کیا تو آمدنی کے وقت جو ایسے ہوں وہ مستحق ہو گئے، اگرچہ وہ پہلے مالدار تھے اور جو پہلے حاجت مند تھے اور اب مالدار ہو گئے تو مستحق نہیں۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: محتاج اولاد پر وقف کیا تھا اور آمدنی چند سال تک تقسیم نہیں ہوئی یہاں تک کہ مالدار محتاج ہو گئے اور محتاج مالدار تو تقسیم کے وقت جو محتاج ہوں اُن کو دیا جائے۔^(۶) (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۲: اپنی اولاد میں جو عالم ہو اُس پر وقف کیا تو غیر عالم کو نہیں ملے گا اور فرض کر دھونا بچہ چھوڑ کر مر گیا جو بعد میں عالم ہو گیا تو جب تک عالم نہیں ہوا ہے اسے نہیں ملے گا۔ اور نہ اس زمانہ کی آمدنی کا حصہ اسکے لیے جمع رکھا جائے گا بلکہ اب سے حصہ پانے کا مستحق ہوگا۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: اگر اولاد^(۸) پر وقف کیا مگر سلاً بعد نسل نہ کہا تو صرف صلی^(۹) کو ملے گا اور صلی اولاد ختم ہونے پر انکی اولاد

① "فتح القدیر"، کتاب الوقف، المعصل الثانی فی الموقوف علیہ، ج ۵، ص ۴۵۳۔

② یعنی بیٹے۔

③ ... یعنی بیٹیوں کی اولاد۔

④ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، المعصل الثانی، ج ۲، ص ۳۷۳۔

⑤ المرجع السابق۔

⑥ "فتح القدیر"، کتاب الوقف، المعصل الثانی فی الموقوف علیہ، ج ۵، ص ۴۵۳۔

⑦ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، المعصل الثانی، ج ۲، ص ۳۷۳۔

⑧ اردو میں ایک کو اولاد دہوتے ہیں اور یہ لفظ ہمارے یہاں کے محاورے میں ایسی جگہ بولا جاتا ہے جہاں عربی میں وہ دہوتے ہیں ورنہ عربی میں اولاد کے لفظ کو صبی کے ساتھ خصوصیت نہیں۔ ۱۲ منہ حفظ رہے۔

⑨ نطفے سے پیدا شدہ اولاد یعنی بیٹے، بیٹیاں۔

مستحق نہیں ہوگی، بلکہ حق مساکین ہے اور اس صورت میں اگر وقف کے وقت اُس شخص کی صلیبی اولاد ہی نہ ہو اور پوتا موجود ہے تو پوتا ہی صلیبی اولاد کی جگہ ہے کہ جب تک یہ زندہ ہے حقدار ہے اور نواسہ صلیبی اولاد کی جگہ نہیں اور وقف کے بعد صلیبی اولاد پیدا ہوگئی تو اب سے پوتا نہیں پائے گا، بلکہ صلیبی اولاد مستحق ہے اور فرض کر دو پوتا بھی نہ ہو مگر پر پوتا^(۱) اور پر پوتے کا لڑکا ہو تو یہ دونوں حقدار ہیں۔^(۲) (خانہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: اولاد اور اولاد کی اولاد پر وقف کیا تو صرف دو ہی پشت تک کی اولاد حقدار ہے پوتے کی اولاد مستحق نہیں اور اس میں بھی بیٹی کی اولاد یعنی نواسے نواسیوں کا حق نہیں اور اگر یوں کہا کہ اولاد پھر اولاد کی اولاد پھر انکی اولاد یعنی تین پشتیں ذکر کر دیں تو یہ ایسا ہی ہے جیسے نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن کہتا کہ جب تک سلسلہ اولاد میں کوئی باقی رہے گا حقدار ہے اور نسل منقطع^(۳) ہو جائے تو فقرا کو ملے گا۔^(۴) (خانہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: بیٹوں (صیغہ جمع) پر وقف کیا اور دو یا زیادہ ہوں تو سب برابر برابر تقسیم کر لیں اور ایک ہی بیٹا ہو تو آمدنی میں نصف اسے دیں گے اور نصف فقرا کو اور اگر بیٹے اور بیٹے کی اولاد اور انکی اولاد کی اولاد پر نسلاً بعد نسل وقف کیا تو بیٹے کی تمام اولاد ذکور و اثناٹ^(۵) پر برابر تقسیم ہوگا اور اگر وقف میں مرد کو عورت سے دونا^(۶) کہا ہو تو برابر نہیں دیں گے بلکہ اُس کے موافق دیں جیسا وقف میں مذکور ہے۔ پوتے اور پر پوتے دونوں کو برابر دیا جائے گا ہاں اگر واقف نے وقف میں یہ ذکر کر دیا ہو کہ بطن اعلیٰ^(۷) کو دیا جائے وہ نہ ہوں تو اسفل^(۸) کو تو پوتے کے ہوتے ہوئے پر پوتے کو نہیں دیں گے بلکہ اگر ایک ہی پوتا ہو تو کل کا یہی حقدار ہے اسکے مرنے کے بعد تمام پوتے کی اولاد کو ملے گا اس پوتے کی اولاد کو بھی اور جو پوتے اس سے پہلے مر چکے ہیں اُن کی اولادوں کو بھی اور اگر یہ کہہ دیا ہو کہ بطن اعلیٰ میں جو مر جائے اُس کا حصہ اُسکی اولاد کو دیا جائے تو جو پوتا موجود ہے اُسے ملے گا اور جو مر گیا ہے اُس کا حصہ اُس کی اولاد کو ملے گا۔^(۹) (عالمگیری)

① پڑ پوتا۔

② "الفتاویٰ الحامیة"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی الاولاد والاقرباء والحیران، ج ۲، ص ۳۱۳ وغیرہا۔

③ ختم۔

④ "الفتاویٰ الحامیة"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی الاولاد والاقرباء والحیران، ج ۲، ص ۳۱۴ وغیرہا۔

⑤ مذکور مؤنث، مرد و عورت۔ ⑥ دگمنا، ڈیل۔

⑦ بطن اعلیٰ سے مراد قریبی نسل جیسے بیٹوں اور پوتوں کے ہوتے ہوئے بیٹے بطن اعلیٰ ہوں گے۔

⑧ اسفل سے مراد یہ ہے کہ قریبی نسل کے اعتبار سے دوری پر ہوں جیسے پوتے، بیٹوں کے ہوتے ہوئے اسفل ہوں گے۔

⑨ "الفتاویٰ الہمدیة"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۳۷۴ ۳۷۶۔

مسئلہ ۱۶: آمدنی آگئی ہے مگر ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے کہ ایک حقدار مر گیا تو اس کا حصہ ساقط نہیں ہوگا، بلکہ اسکے ورثہ کو ملے گا۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: ایک شخص نے کہا میرے مرنے کے بعد میری یہ زمین مساکین پر صدقہ ہے اور یہ زمین ایک تہائی کے اندر ہے تو مرنے کے بعد اس کی آمدنی اس کی اولاد کو نہیں دی جاسکتی اگرچہ فقیر و محتاج ہو اور اگر صحت میں وقف کرے اور مابعد موت کی طرف مضاف نہ کرے پھر مر جائے اور اس کی اولاد میں ایک یا چند مسکین ہوں تو ان کو دینا بہ نسبت دوسرے مساکین کے زیادہ بہتر ہے مگر ہر ایک کو نصاب سے کم دیا جائے۔^(۲) (فتاویٰ قاضی خاں)

مسئلہ ۱۸: صحت میں فقرا پر وقف کیا اور واقف کے ورثہ فقیر ہوں تو ان کو دینا زیادہ بہتر ہے مگر اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ کل مال انھیں کو نہ دیا جائے بلکہ کچھ ان کو دیا جائے اور کچھ غیروں کو اور اگر کل دیا جائے تو ہمیشہ نہ دیا جائے کہ کہیں لوگ یہ نہ سمجھنے لگیں کہ انھیں پر وقف ہے۔^(۳) (خانہ)

مسئلہ ۱۹: صحت میں جو وقف فقرا پر کیا گیا اُس کا مصرف اولاد کے بعد سب سے بہتر واقف^(۴) کی قرابت والے^(۵) ہیں پھر اسکے آزاد کردہ غلام پھر اسکے پروس والے پھر اسکے شہر کے وہ لوگ جو واقف کے پاس اٹھنے بیٹھنے والے اُسکے دوست احباب تھے۔^(۶) (خانہ)

مسئلہ ۲۰: اپنی اولاد پر وقف کیا اور ان کے بعد فقرا پر اور اس کی چند اولادیں ہیں ان میں سے کوئی مر جائے تو وقف کی کل آمدنی باقی اولاد پر تقسیم ہوگی اور جب سب مرجائیں گے اُس وقت فقرا کو ملے گی۔ اور اگر وقف میں اولاد کا نام ذکر کر دیا ہو کہ میں نے اپنی اولاد فلاں و فلاں پر وقف کیا اور ان کے بعد فقرا پر تو اس صورت میں جو مرے گا اُس کا حصہ فقرا کو دیا جائے گا۔ اب باقیوں پر کل تقسیم نہیں ہوگا۔^(۷) (خانہ)

مسئلہ ۲۱: اپنی اولاد پر مکان وقف کیا ہے کہ یہ لوگ اُس میں سکونت رکھیں تو اس میں سکونت^(۸) ہی کر سکتے ہیں کرایہ

① "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۳۷۶

② "العتاوی الخایۃ"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی الاولاد والاقرباء والحیوان، ج ۲، ص ۳۱۵.

③ "العتاوی الخایۃ"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی القرابات، ج ۲، ص ۳۲۰.

④ وقف کرنے والا۔ ⑤ قریبی رشتہ دار۔

⑥ "العتاوی الخایۃ"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی القرابات، ج ۲، ص ۳۲۰.

⑦ "العتاوی الخایۃ"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی الاولاد والاقرباء والحیوان، ج ۲، ص ۳۱۶.

⑧ رہائش۔

پر نہیں دے سکتے۔ اگرچہ اولاد میں صرف ایک ہی شخص ہے اور مکان اسکی ضرورت سے زیادہ ہے۔ اور اگر اسکی اولاد میں بہت سے اشخاص ہوں کہ سب اس میں سکونت نہیں کر سکتے جب بھی کرایہ پر نہیں دے سکتے بلکہ باہمی رضامندی سے نمبر وار ہر ایک اس میں سکونت کر سکتا ہے۔ اور اگر مکان موقوف بہت بڑا ہے جس میں بہت سے کمرے اور حجرے ہیں تو مردوں کی عورتیں اور عورتوں کے شوہر بھی رہ سکتے ہیں کہ مرد اپنی عورت اور نوکر چاکر کے ساتھ علیحدہ کمرہ میں رہے اور دوسرے لوگ دوسرے کمروں میں اور اگر اتنے کمرے اور حجرے نہ ہوں کہ ہر ایک علیحدہ سکونت کرے تو صرف وہی لوگ رہ سکتے ہیں جن پر وقف ہے یعنی اولاد ذکر کی بی بیوں اور اولاد اثاث کے خاوند نہیں رہ سکتے۔^(۱) (فتح القدیر، رد المحتار)

مسئلہ ۲۲: اگر مکان موقوف تمام اولاد کے لیے ناکافی ہے بعض اس میں رہتے ہیں اور بعض نہیں تو نہ رہنے والے ساکنان^(۲) سے کرایہ نہیں لے سکتے نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اتنے دن تم رہ چکے ہو اور اب ہم رہیں گے۔ بلکہ اگر چاہیں تو انھیں کے ساتھ رہ لیں۔^(۳) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۳: اولاد کی سکونت^(۴) کے لیے مکان وقف کیا ہے ان میں سے ایک نے سارے مکان پر قبضہ کر رکھا ہے دوسرے کو گھسنے نہیں دیتا تو اس صورت میں ساکن^(۵) پر کرایہ دینا لازم ہے کہ یہ قاصب ہے اور غاصب کو ضمان دینا پڑتا ہے۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۲۴: قرابت والوں پر وقف کیا تو وقف صحیح ہے اور مرد و عورت دونوں برابر کے حقدار ہیں۔ مرد کو عورت سے زیادہ حصہ نہیں دیا جائے گا اور قرابت والوں میں واقف کی اولاد بیٹے پوتے وغیرہ یا اُسکے اصول باپ دادا وغیرہ کا شمار نہ ہوگا یعنی ان کو حصہ نہیں ملے گا۔^(۷) (خانہ)

مسئلہ ۲۵: قرابت والوں پر وقف کیا اور واقف کے چچا بھی ہیں اور ماموں بھی تو چچاؤں کو ملے گا ماموں کو نہیں اور

① "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۴۶۶.

و "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فیما اذا صاقت الدار علی المستحقین، ج ۶، ص ۵۴۳.

② رہائش اختیار کرنے والے۔

③ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فیما اذا صاقت الدار علی المستحقین، ج ۶، ص ۵۴۳-۵۴۵.

④ رہائش۔ ⑤ رہنے والے۔

⑥ "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۴۳.

⑦ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی القرابات، ج ۲، ص ۳۱۷.

ایک چچا اور دو ماموں ہوں تو آدھا چچا کو اور آدھے میں دونوں ماموں کو یہ جبکہ لفظ جمع (قربت والوں) ذکر کیا ہو اور اگر لفظ واحد قربت والا کہا تو فقط چچا کو ملے گا۔⁽¹⁾ (حاکمیری)

مسئلہ ۲۶: اپنی قربت کے محتاجین و فقرا پر وقف کیا تو وقف صحیح اور قربت والوں میں انھیں کو ملے گا جو محتاج و فقیر ہوں۔⁽²⁾ (خانہ)

مسئلہ ۲۷: مکان وقف کیا اور شرط یہ کر دی کہ میری فلاں بیوہ جب تک نکاح نہ کرے اس میں سکونت کرے۔ واقف کے مرنے کے بعد اسکی بیوہ نے نکاح کر لیا تو سکونت کا حق جاتا رہا اور نکاح کے بعد پھر بیوہ ہو گئی یا شوہر نے طلاق دیدی جب بھی حق سکونت عود⁽³⁾ نہ کرے گا۔⁽⁴⁾ (در مختار)

مسئلہ ۲۸: متولی⁽⁵⁾ کو وقف نامہ ملا جس میں یہ لکھا ہے کہ اس محلہ کے محتاجوں اور دیگر فقرا مسلمین پر صرف کیا جائے تو اس محلہ کے ہر مسکین کو ایک ایک حصہ دیا جائے اور دوسرے مسکینوں کا ایک حصہ اور محلہ والا کوئی مسکین مر جائے تو اسکا حصہ ساقط۔ اور وہ حصہ باقیوں پر تقسیم ہو جائے گا۔ یہ اسی وقت تک ہے کہ وقف نامہ جب لکھا گیا اُس وقت محلہ میں جو مساکین تھے وہ جب تک زندہ رہیں اور وہ سب کے سب نہ رہے تو جیسے اس محلہ کے مسکین ہیں ویسے ہی دوسرے مساکین یعنی اب جو محلہ میں دوسرے مساکین ہو گئے وہ ایک ایک حصہ کے حقدار نہیں ہیں بلکہ جتنا دیگر مساکین کو ملے گا اتنا ہی اُن کو بھی ملے گا۔⁽⁶⁾ (خانہ)

مسئلہ ۲۹: اپنے پروس کے فقرا پر وقف کیا تو پروی سے مراد وہ لوگ ہیں جو اُس محلہ کی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں، اگرچہ اُن کا مکان واقف کے مکان سے متصل نہ ہو اور ایک شخص اُس محلہ میں رہتا ہے مگر جس مکان میں رہتا ہے اُس کا مالک دوسرا شخص ہے جو یہاں نہیں رہتا تو مالک مکان پر وسیوں میں شمار نہ ہوگا بلکہ وہ جس کی یہاں سکونت ہے۔ وقف کے وقت جو لوگ محلہ میں تھے وہ مکان بچ کر چلے گئے تو وہ پروی نہ رہے بلکہ یہ ہیں جو اب یہاں رہتے ہیں۔⁽⁷⁾ (خانہ)

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۳۷۹

② "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی القربات، ج ۲، ص ۳۱۷

③ یعنی رہائش رکھنے کا حق نہیں ہوگا۔

④ "الدر المختار"، کتاب الوقف، فصل فی اعی شرط الواقف... إلح، ج ۶، ص ۶۹۳۔

⑤ وقف کا گمراہ۔

⑥ "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی القربات، ج ۲، ص ۳۲۰

⑦ "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی القربات، ج ۲، ص ۳۲۰۔

مسئلہ ۳۰: پروسوں پر وقف کیا تھا اور خود واقف دوسرے شہر کو چلا گیا اگر وہاں مکان بنا کر مقیم ہو گیا^(۱) تو وہاں کے پروس والے مستحق ہیں پہلی جگہ جہاں تھا وہاں کے لوگ اب مستحق نہ رہے۔ اور اگر وہاں مکان نہیں بنایا ہے تو پہلی جگہ والے بدستور مستحق ہیں۔^(۲) (خانیہ)

مسئلہ ۳۱: ایک شخص نے اپنے شہر کے سادات^(۳) کے لیے جائداد وقف کی ایک سید صاحب وہاں سے دوسرے شہر کو چلے گئے اگر یہاں کا مکان بچا نہیں اور دوسرے شہر میں مکان نہیں بنایا تو یہیں کے ساکن^(۴) ہیں اور وظیفہ کے مستحق ہیں۔^(۵) (خانیہ)

مسئلہ ۳۲: جن لوگوں پر جائداد وقف کی ان سب نے انکار کر دیا تو وقف جائز اور آمدنی فقرا پر تقسیم ہوگی اور اگر بعض نے انکار کیا اور واقف نے موقوف علیہ^(۶) کو جس لفظ سے ذکر کیا ہے وہ لفظ باقیوں پر بولا جاتا ہے تو کل آمدنی ان باقی لوگوں کو دی جائے گی۔ اور اگر وہ لفظ نہیں بولا جاتا تو جس نے انکار کر دیا ہے اس کا حصہ فقیر کو دیا جائے مثلاً یہ کہا کہ فلاں کی اولاد پر وقف کیا اور بعض نے انکار کر دیا تو سب آمدنی باقیوں کو ملے گی اور اگر کہا زید و عمرو پر وقف کیا اور زید نے انکار کیا تو اس کا حصہ عمرو کو نہیں ملے گا بلکہ فقیر کو دیا جائے اور اگر کسی شخص کی اولاد پر وقف کیا تھا اور سب نے انکار کر دیا اور آمدنی فقیروں کو دیدی گئی پھر نئی آمدنی ہوئی تو اس کو قبول نہیں کر سکتے یا ان موجودین نے^(۷) انکار کر دیا تھا مگر اس شخص کے کوئی اور لڑکا پیدا ہوا اُسے قبول کر لیا تو ساری آمدنی اسی کو ملے گی۔^(۸) (فتح القدیر)

مسئلہ ۳۳: ایک شخص پر اپنی جائداد سلاً بعد نسل^(۹) وقف کی اس شخص نے کہا نہ میں اپنے لیے قبول کرتا ہوں نہ اپنی نسل کے لیے تو اپنے حق میں انکار صحیح ہے۔ اور اولاد کے حق میں صحیح نہیں۔^(۱۰) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: موقوف علیہ نے پہلے رد کر دیا تو اب قبول کر کے وقف کو واپس نہیں لے سکتا اور جب ایک سال اس نے قبول کر لیا تو پھر رد نہیں کر سکتا اور اگر یہ کہا کہ ایک سال کا قبول نہیں کرتا ہوں اور اُسکے بعد کا قبول کرتا ہوں تو اس سال کی آمدنی دیگر مستحقین کو ملے گی پھر اس کو ملے گی۔^(۱۱) (فتح القدیر)

۱ یعنی مشغل رہائش اختیار کر لی۔

۲ "الفتاویٰ المعانیہ"، کتاب الوقف، معصل فی الوقف علی القربات، ج ۲، ص ۳۲۶۔

۳ سید خاندان۔ ۴ رہنے والے، رہائشی۔

۵ "الفتاویٰ المعانیہ"، کتاب الوقف، معصل فی الوقف علی القربات، ج ۲، ص ۳۲۶۔

۶ جس پر وقف کیا۔ ۷ موجود لوگوں نے۔

۸ "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الثانی فی الموقوف علیہ، ج ۵، ص ۴۵۱۔

۹ نسل در نسل۔

۱۰ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایۃ الوقف... إلخ، معصل فی کیعیہ... إلخ، ج ۲، ص ۴۳۰۔

۱۱ "فتح القدیر"، کتاب الوقف، المعصل الثانی فی الموقوف علیہ، ج ۵، ص ۴۵۱۔

مسئلہ ۳۵: واقف ہی متولی بھی ہے وہ آمدنی کو اپنے ہاتھ سے اپنی قرابت والوں پر صرف کرتا ہے کسی کو کم کسی کو زیادہ جو اُسکے خیال میں آتا ہے اُسکے موافق دیتا ہے۔ اب وہ فوت ہوا اُس نے دوسرے کو متولی مقرر کیا اور یہ بیان نہیں کہ کس کو زیادہ دیتا تھا تو یہ متولی دوم انھیں لوگوں کو دے اور زیادتی کی رقم کا مصرف معلوم نہیں، لہذا اسے فقرا پر صرف کرے۔^(۱) (خانیہ)

مسجد کا بیان

مسئلہ ۱: مسجد ہونے کے لیے یہ ضرور ہے کہ بنانے والا کوئی ایسا فعل کرے یا ایسی بات کہے جس سے مسجد ہونا ثابت ہوتا ہو محض مسجد کی سی عمارت بنا دینا مسجد ہونے کے لیے کافی نہیں۔

مسئلہ ۲: مسجد بنائی اور جماعت سے نماز پڑھنے کی اجازت دیدی مسجد ہوگئی اگرچہ جماعت میں دو ہی شخص ہوں مگر یہ جماعت علی الاعلان یعنی اذان و اقامت کے ساتھ ہو۔ اور اگر تھا ایک شخص نے اذان و اقامت کے ساتھ نماز پڑھی اس طرح نماز پڑھنا جماعت کے قائم مقام ہے اور مسجد ہو جائے گی۔ اور اگر خود اس بانی نے تھا اس طرح نماز پڑھی تو یہ مسجدیت^(۲) کے لیے کافی نہیں کہ مسجدیت کے لیے نماز کی شرط اس لیے ہے تاکہ عامۃً مسلمین کا قبضہ ہو جائے اور اس کا قبضہ تو پہلے ہی سے ہے، عامۃً مسلمین کے قائم مقام یہ خود نہیں ہو سکتا۔^(۳) (خانیہ، فتح القدیر، درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳: یہ کہا کہ میں نے اس کو مسجد کر دیا تو اس کہنے سے بھی مسجد ہو جائے گی۔^(۴) (تنویر)

مسئلہ ۴: مکان میں مسجد بنائی اور لوگوں کو اُس میں آنے اور نماز پڑھنے کی اجازت دیدی اگر مسجد کا راستہ علیحدہ کر دیا ہے تو مسجد ہوگئی۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: مسجد کے لیے یہ ضرور ہے کہ اپنی الماک سے اُسکو بالکل جدا کر دے اسکی ملک اُس میں باقی نہ رہے، لہذا نیچے اپنی دوکانیں ہیں یا رہنے کا مکان اور اوپر مسجد بنوائی تو یہ مسجد نہیں۔ یا اوپر اپنی دوکانیں یا رہنے کا مکان اور نیچے مسجد بنوائی تو یہ

① "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب الوقف، فصل فی الوقف علی القربات، ج ۲، ص ۳۲۰.

② مسجد ہونے، مسجد کہلانے۔

③ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب الوقف، باب الرجل یحمل داراً مسحاً و خائناً إلح، ج ۲، ص ۲۹۶.

و "فتح القدیر"، کتاب الوقف، فصل اختص المسجد باحكام، ج ۵، ص ۴۴۳-۴۴۴.

و "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الوقف، مطلب: فی احکام المسجد، ج ۶، ص ۵۴۶-۵۴۸.

④ "تنویر الأبصار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۴۶.

⑤ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد، الفصل الاول، ج ۲، ص ۴۵۴.

مسجد نہیں بلکہ اُسکی ملک ہے اور اُسکے بعد اُسکے ورثہ کی، اور اگر نیچے کا مکان مسجد کے کام کے لیے ہوا ہے تو مسجد ہو گئی۔
 (۱) (ہدایہ، تبیین وغیرہما) یوہیں مسجد کے نیچے کرایہ کی دکانیں بنائی گئیں یا اوپر مکان بنایا گیا جن کی آمدنی مسجد میں صرف ہوگی تو حرج نہیں یا مسجد کے نیچے ضرورت مسجد کے لیے نہ خانہ بنایا کہ اُس میں پانی وغیرہ رکھا جائے گا یا مسجد کا سامان اُس میں رہے گا تو حرج نہیں۔ (۲) (عالمگیری) مگر یہ اُس وقت ہے کہ قبل تمام مسجد دکانیں یا مکان بنالیا ہو اور مسجد ہو جانے کے بعد نہ اُسکے نیچے دکان بنائی جاسکتی نہ اوپر مکان۔ (۳) (درمختار) یعنی مثلاً ایک مسجد کو منہدم کر کے (۴) پھر سے اُسکی تعمیر کرنا چاہیں اور پہلے اُسکے نیچے دکانیں نہ تھیں اور اب اس جدید تعمیر میں دکان بنانا چاہیں تو نہیں بنا سکتے کہ یہ تو پہلے ہی سے مسجد ہے اب دکان بنانے کے یہ معنی ہو گئے کہ مسجد کو دکان بنایا جائے۔

مسئلہ ۶: مسجد کے لیے عمارت ضرور نہیں یعنی خالی زمین اگر کوئی شخص مسجد کر دے تو مسجد ہے، مثلاً مالک زمین نے لوگوں سے کہہ دیا کہ اس میں ہمیشہ نماز پڑھا کرو تو مسجد ہو گئی اور اگر ہمیشہ کالفظ نہیں بولا مگر اُس کی نیت یہی ہے، جب بھی مسجد ہے اور اگر نہ لفظ ہے اور نہ نیت، مثلاً نماز پڑھنے کی اجازت دیدی اور نیت کچھ نہیں یا مہینہ یا سال بھر ایک دن کے لیے نماز پڑھنے کو کہہ تو وہ زمین مسجد نہیں بلکہ اُسکی ملک (۵) ہے، اُسکے مرنے کے بعد اُسکے ورثہ کی ملک ہے۔ (۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: ایک مکان مسجد کے نام وقف تھا متولی نے اُسے مسجد بنادیا اور لوگوں نے چند سال تک اُس میں نماز بھی پڑھی پھر نماز پڑھنا چھوڑ دیا اب اُسے کرایہ کا مکان کرنا چاہتے ہیں تو کر سکتے ہیں۔ کیونکہ متولی کے مسجد کرنے سے وہ مسجد نہیں ہوا۔ (۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: مریض نے اپنے مکان کو مسجد کر دیا اگر وہ مکان مریض کے تہائی مال کے اندر ہے تو مسجد بنانا صحیح ہے مسجد ہو گیا اور اگر تہائی سے زائد ہے اور ورثہ نے اجازت دے دی جب بھی مسجد ہے اور ورثہ نے اجازت نہیں دی تو مکمل کا مکمل

① "الہدایہ"، کتاب الوقف، ج ۲، ص ۲۰.

و "تبیین الحقائق"، کتاب الوقف، ج ۴، ص ۲۷۱ وغیرہما.

② "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد، الفصل الاول، ج ۲، ص ۴۵۵.

③ "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۴۸-۵۴۹.

④ یعنی شہید کر کے۔ ⑤ ملکیت۔

⑥ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد، الفصل الاول، ج ۲، ص ۴۵۵.

⑦ المرجع السابق، ص ۴۵۵-۴۵۶.

میراث ہے۔ اور مسجد نہیں ہو سکتا کہ اُس میں ورثہ بھی حقدار ہیں اور مسجد کو حقوق العباد سے جدا ہونا ضروری ہے۔ یو ہیں ایک شخص نے زمین خرید کر مسجد بنائی بائع کے علاوہ کوئی دوسرا شخص بھی اُس میں حقدار نکلا تو مسجد نہیں رہی اور اگر یہ وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد میرا تہائی مکان مسجد بنادیا جائے تو وصیت صحیح ہے مکان تقسیم کر کے ایک تہائی کو مسجد کر دیں گے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: اہل محلہ یہ چاہتے ہیں کہ مسجد کو توڑ کر پہلے سے عمدہ و مستحکم^(۲) بنائیں تو بنا سکتے ہیں بشرطیکہ اپنے مال سے بنائیں مسجد کے روپے سے تعمیر نہ کریں اور دوسرے لوگ ایسا کرنا چاہتے ہوں تو نہیں کر سکتے اور اہل محلہ کو یہ بھی اختیار ہے کہ مسجد کو وسیع کریں اُس میں حوض اور کواں اور ضرورت کی چیزیں بنائیں وضو اور پینے کے لیے منکوں میں پانی رکھوائیں، جھاڑ،^(۳) ہانڈی،^(۴) فانوس وغیرہ لگائیں۔ بانی مسجد^(۵) کے ورثہ کو منع کرنے کا حق نہیں جب کہ وہ اپنے مال سے ایسا کرنا چاہتے ہوں اور اگر بانی مسجد اپنے پاس سے کرنا چاہتا ہے اور اہل محلہ اپنی طرف سے تو بانی مسجد بہ نسبت اہل محلہ کے زیادہ حقدار ہے۔ حوض اور کواں^(۶) بنوانے میں یہ شرط ہے کہ اُنکی وجہ سے مسجد کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔^(۷) (رد المحتار) اور یہ بھی ضرور ہے کہ پہلے جتنی مسجد تھی اُسکے علاوہ دوسری زمین میں بنائے جائیں مسجد میں نہیں بنائے جاسکتے۔

مسئلہ ۱۰: امام و مؤذن مقرر کرنے میں بانی مسجد یا اُسکی اولاد کا حق بہ نسبت اہل محلہ کے زیادہ ہے مگر جب کہ اہل محلہ نے جس کو مقرر کیا وہ بانی مسجد کے مقررہ کردہ سے اولیٰ ہے تو اہل محلہ ہی کا مقرر کردہ امام ہوگا۔^(۸) (در مختار)

مسئلہ ۱۱: اہل محلہ کو یہ بھی اختیار ہے کہ مسجد کا دروازہ دوسری جانب منتقل کر دیں اور اگر اس باب میں رائیں مختلف ہوں تو جس طرف کثرت ہو اور اچھے لوگ ہوں اُنکی بات پر عمل کیا جائے۔^(۹) (رد المحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: مسجد کی چھت پر امام کے لیے بالا خانہ بنانا چاہتا ہے اگر قبل تمام مسجد بیت^(۱۰) ہو تو بنا سکتا ہے اور مسجد ہو

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد، الفصل الاول، ج ۲، ص ۴۵۶۔

② مضبوط۔ ③ بلور یا آئینے کا شاخ دار درخت کی مانند وہ فونوس جو مکانات میں روشنی اور زیبائش کے لئے لٹکایا جاتا ہے۔

④ ایک قسم کا شیشے کا برتن جس میں شمع جلا کر روشنی کرتے ہیں۔

⑤ مسجد تعمیر کرانے والا۔ ⑥ کتواں۔

⑦ "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب فی احکام المسجد، ج ۶، ص ۵۴۸۔

⑧ "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۶۵۹-۶۶۰۔

⑨ "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب فی احکام المسجد، ج ۶، ص ۵۴۸۔

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد، الفصل الاول، ج ۲، ص ۴۵۶۔

⑩ تکمیل مسجد سے پہلے۔

جانے کے بعد نہیں بنا سکتا، اگرچہ کہتا ہو کہ مسجد ہونے کے پہلے سے میری نیت بنانے کی تھی بلکہ اگر دیوار مسجد پر حجرہ بنانا چاہتا ہو تو اسکی بھی اجازت نہیں یہ حکم خود واقف اور بانی مسجد کا ہے، لہذا جب اسے اجازت نہیں تو دوسرے بدرجہ اولیٰ نہیں بنا سکتے، اگر اس قسم کی کوئی ناجائز عمارت چھت یاد یوار پر بنادی گئی ہو تو اُسے گرا دینا واجب ہے۔^(۱) (در مختار)

مسئلہ ۱۳: مسجد کا کوئی حصہ کرایہ پر دینا کہ اسکی آمدنی مسجد پر صرف^(۲) ہوگی حرام ہے اگرچہ مسجد کو ضرورت بھی ہو۔ یوہیں مسجد کو مسکن^(۳) بنانا بھی ناجائز ہے۔ یوہیں مسجد کے کسی جز کو حجرہ میں شامل کر لینا بھی ناجائز ہے۔^(۴) (در مختار، فتح القدیر)

مسئلہ ۱۴: مصلیوں^(۵) کی کثرت کی وجہ سے مسجد تنگ ہوگئی اور مسجد کے پہلو میں کسی شخص کی زمین ہے تو اُسے خرید کر مسجد میں اضافہ کریں اور اگر وہ نہ دیتا ہو تو واجب قیمت دیکر جبراً اُس سے لے سکتے ہیں۔ یوہیں اگر پہلوئے مسجد میں کوئی زمین یا مکان ہے جو اس مسجد کے نام وقف ہے یا کسی دوسرے کام کے لیے وقف ہے تو اُسکو مسجد میں شامل کر کے اضافہ کرنا جائز ہے البتہ اسکی ضرورت ہے کہ قاضی سے اجازت حاصل کر لیں۔ یوہیں اگر مسجد کے برابر وسیع راستہ ہو اُس میں سے اگر کچھ جز مسجد میں شامل کر لیا جائے جائز ہے۔ جبکہ راستہ تنگ نہ ہو جائے اور اُس کی وجہ سے لوگوں کا حرج نہ ہو۔^(۶) (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۱۵: مسجد تنگ ہوگئی ایک شخص کہتا ہے مسجد مجھے دیدار سے میں اپنے مکان میں شامل کر لوں اور اسکے عوض^(۷) میں وسیع اور بہتر زمین تمہیں دیتا ہوں تو مسجد کو بدلنا ناجائز نہیں۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: مسجد بنائی اور شرط کر دی کہ مجھے اختیار ہے کہ اسے مسجد رکھوں یا نہ رکھوں تو شرط باطل ہے اور وہ مسجد ہوگئی یعنی مسجدیت کے ابطال کا^(۹) اُسے حق نہیں۔ یوہیں مسجد کو اپنے یا اہل محلہ کے لیے خاص کر دے تو خاص نہ ہوگی دوسرے محلہ

① "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب فی احکام المسجد، ج ۶، ص ۵۴۹-۵۵۰.

② خرچ۔

③ رہنے کی جگہ۔

④ "رد المحتار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۵۰.

⑤ و "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۲۲۲.

⑥ مصلیٰ کی جمع یعنی نمازیوں۔

⑦ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد، الفصل الاول، ج ۲، ص ۴۵۶-۴۵۷.

⑧ و "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب فی جعل شیء من المسجد طریقاً، ج ۶، ص ۵۷۸-۵۸۱.

⑨ بدلے۔

⑩ الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد، الفصل الاول، ج ۲، ص ۴۵۷.

⑪ باطل کرنے کا۔

والے بھی اس میں نماز پڑھ سکتے ہیں اسے روکنے کا کچھ اختیار نہیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: مسجد کے آس پاس جگہ ویران ہوگئی وہاں لوگ رہے نہیں کہ مسجد میں نماز پڑھیں^(۲) یعنی مسجد بالکل بیکار ہوگئی جب بھی وہ بدستور مسجد ہے کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ اُسے توڑ پھوڑ کر اُسکے اینٹ پتھر وغیرہ اپنے کام میں لائے یا اُسے مکان بنالے۔ یعنی وہ قیامت تک مسجد ہے۔^(۳) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۸: مسجد کی چٹائی جانماز وغیرہ اگر بیکار ہوں اور اس مسجد کے لیے کارآمد نہ ہوں تو جس نے دیا ہے وہ جو چاہے کرے اُسے اختیار ہے اور مسجد ویران ہوگئی کہ وہاں لوگ رہے نہیں تو اُس کا سامان دوسری مسجد کو منتقل کر دیا جائے بلکہ ایسی منہدم ہو جائے اور اندیشہ ہو کہ اس کا عملہ^(۴) لوگ اٹھالے جائیں گے اور اپنے صرف میں لائیں گے تو اسے بھی دوسری مسجد کی طرف منتقل کر دینا جائز ہے۔^(۵) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۹: جائزے کے موسم میں مسجد میں پیال^(۶) ڈلوایا تھا، جاڑے نکل جانے کے بعد بیکار ہو گئے تو جس نے ڈلوایا اُسے اختیار ہے جو چاہے کرے اور اُس نے مسجد سے نکلوا کر باہر ڈلوادیے تو جو چاہے لے جاسکتا ہے۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: بعض لوگ مسجد میں جو پیال بچھا ہے اسے سقایہ^(۸) کی آگ جلانے کے کام میں لاتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ یوہیں سقایہ کی آگ گھریجانا یا اوس سے چلم^(۹) بھرنایا سقایہ کا پانی گھریجانا یہ سب ناجائز ہے، ہاں جس نے پانی بھروایا اور گرم کرایا ہے اگر وہ اسکی اجازت دیدے تو یجا سکتے ہیں، جبکہ اُس نے اپنے پاس سے صرف کیا ہے اور مسجد کا پیہ صرف کیا ہو تو اسکی اجازت بھی نہیں دے سکتا۔

مسئلہ ۲۱: مسجد کی اشیاء مثلاً لوٹا چٹائی وغیرہ کو کسی دوسری غرض میں استعمال نہیں کر سکتے مثلاً لوٹے میں پانی بھر کر اپنے گھر نہیں یجا سکتے اگرچہ یہ ارادہ ہو کہ پھر واپس کر جاؤں گا اسکی چٹائی اپنے گھر یا کسی دوسری جگہ بچھانا ناجائز ہے۔ یوہیں مسجد کے

① الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد، الفصل الاول، ج ۲، ص ۴۵۷-۴۵۸۔

② پڑھیں۔

③ الدر المختار، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۵۰ وغیرہ۔

④ طبع، سامان۔

⑤ الدر المختار و"رد المحتار"، کتاب الوقف، مطب: فیما لو حرب المسجد أو غیرہ، ص ۵۵۱۔

⑥ چالوں یا گندم کی فصل کا بھوسا وغیرہ جسے غریب لوگ سردیوں میں نیچے بچھا کر سوتے ہیں۔

⑦ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد، الفصل الاول، ج ۲، ص ۴۵۸-۴۵۹۔

⑧ مسجد میں پانی گرم کرنے کا برتن وغیرہ۔

ڈول رسی سے اپنے گھر کے لیے پانی بھرنا یا کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بے موقع اور بے محل استعمال کرنا ناجائز ہے۔

مسئلہ ۲۲: تیل یا موم جی مسجد میں جلانے کے لیے دی اور بیچ رہی تو دوسرے دن کام میں لائیں اور اگر خاص دن کے لیے دی ہے مثلاً رمضان یا شب قدر کے لیے تو بیچی ہوئی مالک کو واپس دی جائے امام مؤذن کو بغیر اجازت لینا جائز نہیں، ہاں اگر وہاں کا عرف^(۱) ہو کہ بیچی ہوئی امام و مؤذن کی ہے تو اجازت کی ضرورت نہیں۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۲۳: ایک شخص نے اپنے تہائی مال کی وصیت کی کہ نیک کاموں میں صرف کیا جائے تو اس مال سے مسجد میں چراغ جلایا جاسکتا ہے مگر اتنے ہی چراغ اس مال سے جلائے جاسکتے ہیں جتنے کی ضرورت ہے ضرورت سے زیادہ محض ترین^(۳) کے لیے اس رقم سے نہیں جلائے جاسکتے۔^(۴) (خانیہ)

مسئلہ ۲۴: ایک شخص نے اپنی جائیداد اس طرح وقف کی ہے کہ اس کی آمدنی مسجد کی عمارت و مرمت میں لگائی جائے اور جو بیچ رہے فقرا پر صرف کی جائے۔ اور وقف کی آمدنی بیچی ہوئی موجود ہے اور مسجد کو اس وقت تعمیر کی حاجت بھی نہیں ہے اگر یہ گمن ہو کہ جب مسجد میں تعمیر و مرمت کی ضرورت ہوگی اُس وقت تک ضرورت کے لائق اسکی آمدنی جمع ہو جائے گی تو اس وقت جو کچھ جمع ہے فقرا پر صرف کر دیا جائے۔^(۵) (خانیہ)

مسئلہ ۲۵: مسجد منہدم ہوگئی^(۶) اور اسکے اوقاف کی آمدنی اتنی موجود ہے کہ اس سے پھر مسجد بنائی جاسکتی ہے تو اس آمدنی کو تعمیر میں صرف^(۷) کرنا جائز ہے۔^(۸) (خانیہ)

مسئلہ ۲۶: مسجد کے اوقاف کی آمدنی سے متولی نے کوئی مکان خریدا اور یہ مکان مؤذن یا امام کو رہنے کے لیے دیدیا اگر ان کو معلوم ہے تو اس میں رہنا مکروہ و ممنوع ہے۔ یوہیں مسجد پر جو مکان اس لیے وقف ہیں کہ اُن کا کرایہ مسجد میں صرف ہوگا یہ مکان بھی امام و مؤذن کو رہنے کے لیے نہیں دے سکتا اور دے دیا تو ان کو رہنا منع ہے۔^(۹) (خانیہ)

مسئلہ ۲۷: متولی نے اگر مسجد کے لیے چٹائی، جانماز، تیل وغیرہ خریدا اگر واقف نے متولی کو یہ سب اختیارات دیے

لوگوں کی رسم و عادت۔

۱۔ "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فی الوقف اذا عرق ولم یحکم عمارتہ، ج ۶، ص ۵۷۸۔

۲۔ آرائش و خوبصورتی۔

۳۔ الفتاویٰ الخانیہ، کتاب الوقف، باب الرجل یجعل دارہ مسجداً او خاناً، إلخ، ج ۲، ص ۲۹۷۔

۴۔ المرجع السابق۔

۵۔ شہید ہوگئی۔

۶۔ خراج۔

۷۔ الفتاویٰ الخانیہ، کتاب الوقف، باب الرجل یجعل دارہ مسجداً او خاناً، إلخ، ج ۲، ص ۲۹۷۔

۸۔ الفتاویٰ الخانیہ، کتاب الوقف، باب الرجل یجعل دارہ مسجداً او خاناً، إلخ، ج ۲، ص ۲۹۸۔

ہوں یا کہہ دیا ہو کہ مسجد کی مصلحت کے لیے جو چاہو خرید دیا معلوم نہ ہو کہ متولی کو ایسی اجازت دی ہے مگر اس سے پہلا متولی یہ چیزیں خریدتا تھا تو اسکا خریدنا جائز ہے اور اگر معلوم ہے کہ صرف عمارت کے متعلق اختیار دیا ہے تو خریدنا ناجائز ہے۔^(۱) (خانیہ)

مسئلہ ۲۸: مسجد بنائی اور کچھ سامان لکڑیاں اینٹیں وغیرہ بیچ گئیں تو یہ چیزیں عمارت ہی میں صرف کی جائیں انکو فروخت کر کے تیل چٹائی میں صرف نہیں کر سکتے۔^(۲) (خانیہ)

مسئلہ ۲۹: مسجد کے لیے چندہ کیا اور اس میں سے کچھ رقم اپنے صرف میں لایا اگرچہ یہی خیال ہے کہ اس کا معاوضہ اپنے پاس سے دے دے گا جب بھی خرچ کرنا ناجائز ہے۔ پھر اگر معلوم ہے کہ کس نے وہ روپیہ دیا تھا تو اُسے تاوان دے یا اُس سے اجازت لے کر مسجد میں تاوان صرف کرے اور معلوم نہ ہو کہ کس نے دیا تھا تو قاضی کے حکم سے مسجد میں تاوان صرف کرے اور خود بغیر اذن قاضی مسجد میں اُس تاوان کو صرف کر دیا تو امید ہے کہ اس کے وبال سے بچ جائے۔^(۳) (خانیہ)

مسئلہ ۳۰: مسجد یا مدرسہ پر کوئی جائیداد وقف کی اور ہنوز^(۴) وہ مسجد یا مدرسہ موجود بھی نہیں مگر اس کے لیے جگہ تجویز کرنی ہے تو وقف صحیح ہے اور جب تک اُس کی تعمیر نہ ہو وقف کی آمدنی فقرا پر صرف کی جائے اور جب بن جائے تو پھر اس پر صرف ہو۔^(۵) (فتح القدیر)

مسئلہ ۳۱: مسجد کے لیے مکان یا کوئی چیز بہہ کی^(۶) تو بہ صحیح ہے اور متولی کو قبضہ دلادینے سے بہہ تمام ہو جائے گا اور اگر کہا یہ سو روپے مسجد کے لیے وقف کیے تو یہ بھی بہہ ہے بغیر قبضہ بہہ تمام نہیں ہوگا۔ یوہیں درخت مسجد کو دیا تو اس میں بھی قبضہ ضروری ہے۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: مؤذن و جارب کش^(۸) وغیرہ کو متولی اُسی تنخواہ پر نوکر رکھ سکتا ہے جو واجبی طور پر ہونی چاہیے اور اگر اتنی زیادہ تنخواہ مقرر کی جو دوسرے لوگ نہ دیتے تو مال وقف سے اس تنخواہ کا ادا کرنا ناجائز نہیں اور دیگا تو تاوان دینا پڑیگا بلکہ اگر مؤذن

① "الفتاویٰ النخاعیۃ"، کتاب الوقف، باب الرجل یجعل دارۃ مسجداً أو خاناً، إلخ، ج ۲، ص ۳۰۰.

② "الفتاویٰ النخاعیۃ"، کتاب الوقف، فصل فی الفاظ الوقف، ج ۲، ص ۲۹۵.

③ "الفتاویٰ النخاعیۃ"، کتاب الوقف، باب الرجل یجعل دارۃ مسجداً أو خاناً، إلخ، ج ۲، ص ۳۰۱ ۳۰۲.

④ ابھی۔

⑤ "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۴۲۹.

⑥ فی تکمیل التذوی۔

⑦ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجلوما یعلق بہ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۴۶۰.

⑧ جعاز وینے والا۔

وغیرہ کو معلوم ہے کہ مال وقف سے یہ تنخواہ دینا ہے تو لینا بھی جائز نہیں۔^(۱) (فتح القدیر)

مسئلہ ۳۳: متولی مسجد بے پڑھا شخص ہے اُس نے حساب کتاب کے لیے ایک شخص کو نوکر رکھا تو مال وقف سے اُس

کو تنخواہ دینا جائز نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: مسجد کی آمدنی سے دکان یا مکان خریدنا کہ اس کی آمدنی مسجد میں صرف ہوگی اور ضرورت ہوگی تو بیع کر دیا

جائے گا یہ جائز ہے جبکہ متولی کے لیے اس کی اجازت ہو۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: مسجد کے لیے اوقاف^(۴) ہیں مگر کوئی متولی نہیں اہل محلہ میں سے ایک شخص اس کی دیکھ بھال اور کام

کرنے کے لیے کھڑا ہو گیا اور اس وقف کی آمدنی کو ضروریات مسجد میں صرف کیا تو دیا اُس پر تاوان نہیں۔^(۵) (عالمگیری) اور

ایسی صورت کا حکم یہ ہے کہ قاضی کے پاس درخواست دیں وہ متولی مقرر کر دیا مگر چونکہ آجکل یہاں اسلامی سلطنت^(۶) نہیں اور نہ

قاضی ہے اس مجبوری کی وجہ سے اگر خود اہل محلہ کسی کو منتخب^(۷) کر لیں کہ وہ ضروریات مسجد کو انجام دے تو جائز ہے کیونکہ ایسا نہ

کرنے میں وقف کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔

مسئلہ ۳۶: مسجد کا متولی موجود ہو تو اہل محلہ کو اوقاف مسجد میں تصرف کرنا^(۸) مثلاً دکانات وغیرہ کو کرایہ پر دینا جائز نہیں

مگر انھوں نے ایسا کر لیا اور مسجد کے مصالح^(۹) کے لحاظ سے یہی بہتر تھا تو حاکم اُن کے تصرف کو نافذ کر دے گا۔^(۱۰) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: مسجد کے اوقاف بیع کر اُسکی عمارت پر صرف کر دینا جائز ہے اور وقف کی آمدنی سے کوئی مکان خریدا

تھا تو اسے بیع سکتے ہیں۔^(۱۱) (عالمگیری)

① "فتح القدیر"، کتاب الوقف، المصل الاول فی المتولی، ج ۵، ص ۴۵۰۔

② "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجلوما یتعلق بہ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۴۶۱۔

③ المرجع السابق، ص ۴۶۲۔

④ وقف کی جائیداد اور دیگر مال وقف وغیرہ۔

⑤ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجلوما یتعلق بہ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۴۶۳۔

⑥ اسلامی نظام حکومت۔

⑦ عمل دخل کرنا، لین دین کرنا۔

⑧ تعمیر و مرمت۔

⑩ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجلوما یتعلق بہ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۴۶۳۔

⑪ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجلوما یتعلق بہ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۴۶۱۔

مسئلہ ۳۸: مسجد کے نام ایک زمین وقف تھی اور وہ اب کاشت کے قابل نہ رہی یعنی اُس سے آمدنی نہیں ہوتی کسی نے اُس میں تالاب کھودوالیا کہ عامہ مسلمین^(۱) اُس سے فائدہ اٹھائیں اُس کا یہ فعل ناجائز ہے اور اُس تالاب میں نہانا اور دھونا اور اُس کے پانی سے فائدہ اٹھانا ناجائز ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: مسلمانوں پر کوئی حادثہ آپڑا جس میں روپیہ خرچ کرنے کی ضرورت ہے اور اس وقت روپیہ کی کوئی سبیل^(۳) نہیں ہے مگر اوقاف مسجد کی آمدنی جمع ہے اور مسجد کو اس وقت حاجت بھی نہیں تو بطور قرض مسجد سے رقم لی جاسکتی ہے۔^(۴) (عالمگیری)

قبرستان وغیرہ کا بیان

مسئلہ ۱: قبروں کے لیے زمین وقف کی تو وقف صحیح ہے اور اصرار یہ ہے کہ وقف کرنے سے ہی واقف کی ملک سے خارج ہوگئی اگرچہ نہ ابھی مردہ دفن کیا ہوا اور نہ اپنے قبضہ سے نکال کر دوسرے کو قبضہ دلا لیا ہو۔^(۵)

مسئلہ ۲: زمین قبرستان کے لیے وقف کی اور اس میں بڑے بڑے درخت ہیں تو درخت وقف میں داخل نہیں واقف یا اُسکے ورثہ کی ملک ہے۔ یو ہیں اُس زمین میں عمارت ہے تو یہ بھی وقف میں داخل نہیں۔^(۶) (خانہ)

مسئلہ ۳: گاؤں والوں نے قبرستان کے لیے زمین وقف کی اور مردے بھی اس میں دفن کیے پھر اسی گاؤں کے کسی شخص نے اس زمین میں اس لیے مکان بنایا کہ تختے وغیرہ قبرستان کے ضروریات اُس میں رکھے جائیں گے اور وہاں حفاظت کے لیے کسی کو مقرر کر دیا اگر یہ سب کام تنہا اُسی نے دوسروں کے بغیر مرضی کیے یا بعض دوسرے بھی راضی تھے تو اگر قبرستان میں وسعت ہے تو کوئی حرج نہیں یعنی جبکہ یہ مکان قبروں پر نہ بنا ہوا اور مکان بننے کے بعد اگر اس زمین کی مردہ دفن کرنے کے لیے ضرورت پڑگئی تو عمارت اٹھوا دی جائے۔^(۷) (خانہ)

مسئلہ ۴: وہی قبرستان میں جس طرح غریب لوگ اپنے مردے دفن کر سکتے ہیں، مالدار بھی دفن کر سکتے ہیں فقرا کی

۱ عام مسلمان۔

۲ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجود ما یتعلق بہ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۴۶۴۔

۳ کوئی ذریعہ۔

۴ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجود ما یتعلق بہ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۴۶۴۔

۵ "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب الوقف، باب الرجل یجعل دارۃ مسجداً۔ إلخ، ج ۲، ص ۲۹۶۔

۶ "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب الوقف، فصل فی المقابر والباطلات، ج ۲، ص ۳۱۰۔

۷ المرجع السابق

تخصیص نہیں۔^(۱) (تبیین)

مسئلہ ۵: کفار کا قبرستان ہے اُسے مسلمان اپنا قبرستان بنانا چاہتے ہیں اگر ان کے نشانات مٹ چکے ہیں ہڈیاں بھی گل گئی ہیں تو حرج نہیں اور اگر ہڈیاں باقی ہیں تو کھود کر پھینک دیں اور اب اسے قبرستان بنا سکتے ہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: مسلمانوں کا قبرستان ہے جس میں قبر کے نشان بھی مٹ چکے ہیں ہڈیوں کا بھی پتہ نہیں جب بھی اس کو کھیت بنانا یا اس میں مکان بنانا جائز ہے اور اب بھی وہ قبرستان ہی ہے، قبرستان کے تمام آداب بجالائے جائیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: قبرستان میں کسی نے اپنے لیے قبر کھود رکھی ہے اگر قبرستان میں جگہ موجود ہے تو دوسرے کو اُس قبر میں دفن کرنا نہ چاہیے اور جگہ موجود نہ ہو تو دوسرے لوگ اپنا مردہ اس میں دفن کر سکتے ہیں۔ بعض لوگ مسجد میں جگہ گھیرنے کے لیے پہلے سے رومال رکھ دیتے ہیں یا مصلیٰ بچھا دیتے ہیں اگر مسجد میں جگہ ہو تو دوسرے کا رومال یا جانماز ہٹا کر بیٹھنا نہ چاہیے اور جگہ نہ ہو تو بیٹھ سکتا ہے۔^(۴) (فتاویٰ قاضی خاں)

مسئلہ ۸: زمین مملوک^(۵) میں بغیر اجازت مالک کسی نے مردہ دفن کر دیا تو مالک زمین کو اختیار ہے کہ مردہ کو نکالوا دے یا زمین برابر کر کے کھیتی کرے۔^(۶) (خانہ)

(قبرستان وغیرہ میں درخت کے احکام)

مسئلہ ۹: قبرستان میں کسی نے درخت لگائے تو یہی شخص ان درختوں کا مالک ہے اور درخت خود رو^(۷) ہیں یا معلوم نہیں کس نے لگائے تو قبرستان کے قرار پائیں گے یعنی قاضی کے حکم سے بچ کر اسی قبرستان کی درستی میں صرف کیا جائے۔^(۸) (عالمگیری)

۱ "تبیین الحقائق"، کتاب الوقف، ج ۴، ص ۲۷۳.

۲ "العتاوی الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الثانی عشر فی الریاضات والمقابر، إلخ، ج ۲، ص ۴۶۹.

۳ "العتاوی الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الثانی عشر فی الریاضات والمقابر، إلخ، ج ۴، ص ۴۷۱-۴۷۰.

۴ "العتاوی الخانیہ"، کتاب الوقف، فصل فی المقابر والریاضات، ج ۲، ص ۳۱۰.

۵ یعنی جس زمین کا کوئی مالک ہو۔

۶ "العتاوی الخانیہ"، المرجع السابق.

۷ قدرتی پیدا ہونے والے درخت۔

۸ "العتاوی الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الثانی عشر فی الریاضات والمقابر، إلخ، ج ۴، ص ۴۷۳-۴۷۴.

مسئلہ ۱۰: مسجد میں کسی نے درخت لگائے تو درخت مسجد کا ہے لگانے والے کا نہیں اور زمین موقوفہ میں کسی نے درخت لگائے اگر یہ شخص اس زمین کی نگرانی کے لیے مقرر ہے یا واقف نے درخت لگایا اور وقف کا مال اس پر صرف کیا یا اپنا ہی مال صرف کیا مگر کہہ دیا کہ وقف کے لیے یہ درخت لگایا تو ان صورتوں میں وقف کا ہے ورنہ لگانے والے کا۔ درخت کاٹ ڈالے جڑیں باقی رہ گئیں ان جڑوں سے پھر درخت نکل آیا تو یہ اُسی کی ملک ہے جسکی ملک میں پہلا تھا۔^(۱) (خانیہ، فتح القدیر، عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: وہی زمین کرایہ پر لی اور اس میں درخت بھی لگا دیے تو درخت اسی کے ہیں اسکے بعد اسکے ورثہ کے اور اجارہ فسخ ہونے پر^(۲) اس کو اپنا درخت نکال لینا ہوگا۔^(۳) (خانیہ)

مسئلہ ۱۲: مسجد میں انار یا امرود وغیرہ پھلدار درخت ہے مصلیوں^(۴) کو اسکے پھل کھانا جائز نہیں بلکہ جس نے بویا ہے وہ بھی نہیں کھا سکتا کہ درخت اُس کا نہیں بلکہ مسجد کا ہے، پھل بیج کر مسجد پر صرف کیا جائے۔^(۵) (خانیہ)

مسئلہ ۱۳: مسافر خانہ میں پھلدار درخت ہیں، اگر ایسے درخت ہوں جن کے پھلوں کی قیمت نہیں ہوتی تو مسافر کھا سکتے ہیں اور قیمت والے پھل ہوں تو احتیاط یہ ہے کہ نہ کھائے۔^(۶) (عالمگیری) یہ سب اُس صورت میں ہے کہ معلوم نہ ہو کہ درخت لگانے والے کی کیا نیت تھی یا معلوم ہو کہ مسجد یا مسافر خانہ کے لیے لگایا ہے اور اگر معلوم ہو کہ عام مسلمانوں کے کھانے کے لیے لگایا ہے تو جس کا جی چاہے کھالے۔^(۷) (در مختار)

مسئلہ ۱۴: وہی مکان میں وہی درخت ہو تو درخت بیج کر مکان کی مرمت میں لگانا جائز نہیں بلکہ مکان کی مرمت خود اس مکان کے کرایہ سے ہوگی۔^(۸) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۵: وہی مکان میں پھلدار درخت ہو تو کرایہ دار کو اُسکے پھل کھانا جائز نہیں جبکہ وقف کے لیے درخت لگائے

① "الفتاویٰ الحنبیہ"، کتاب الوقف، فصل فی الأشجار، ج ۲، ص ۳۰۸۔

② "فتح القدیر"، کتاب الوقف، فصل اختص المسجد بأحكام، ج ۵، ص ۴۴۹۔

③ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الثانی عشر فی الریاضات والمقابر... إلخ، ج ۲، ص ۴۷۴۔
④ شجرہ شتم ہونے کے بعد۔

⑤ "الفتاویٰ الحنبیہ"، کتاب الوقف، فصل فی الأشجار، ج ۲، ص ۳۰۸۔

⑥ تمیز یوں۔

⑦ "الفتاویٰ الحنبیہ"، کتاب الوقف، فصل فی الأشجار، ج ۲، ص ۳۰۸۔

⑧ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الثانی عشر فی الریاضات والمقابر... إلخ، ج ۲، ص ۴۷۳۔

⑨ "الدر المختار"، کتاب الوقف، فصل فی راعی شرط الواقف فی إيجارته، ج ۶، ص ۶۶۴۔

⑩ "رد المحتار"، کتاب الوقف، فصل فی راعی شرط الواقف فی إيجارته، مطلب: استأجر داراً فیہا أشجار، ج ۶، ص ۶۶۴۔

ہوں یا درخت لگانے والے کی نیت معلوم نہ ہو۔^(۱) (بحر الرائق)

مسئلہ ۱۶: وہی درخت کا کچھ حصہ خشک ہو گیا کچھ باقی ہے تو خشک کو اُس مصرف میں خرچ کریں جہاں اُسکی آمدنی خرچ ہوتی ہے۔^(۲) (بحر)

مسئلہ ۱۷: سڑک اور گزرگاہ پر درخت اس لیے لگائے گئے کہ راہگیر اس سے فائدہ اٹھائیں تو یہ لوگ اس کے پھل کھا سکتے ہیں۔ اور امیر و غریب دونوں کھا سکتے ہیں۔ یو ہیں جنگل اور راستہ میں جو پانی رکھا ہو یا سبیل کا پانی^(۳) ہے ہر ایک پی سکتا ہے جنازہ کی چار پائی امیر و غریب دونوں کام میں لاسکتے ہیں۔ اور قرآن مجید میں ہر شخص تلاوت کر سکتا ہے۔^(۴) (خانہ)

مسئلہ ۱۸: کوئیں کے پانی کی روک ٹوک نہیں خود بھی پی سکتے ہیں جانور کو بھی پلا سکتے ہیں۔ پانی پینے کے لیے سبیل لگائی ہے تو اس سے وضو نہیں کر سکتے اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو اور وضو کے لیے وقف ہو تو اُسے پی نہیں سکتے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: ایک مکان قبرستان پر وقف ہے یہ مکان منہدم ہو کر^(۶) گھنڈر ہو گیا اور کسی کام کا نہ رہا پھر کسی شخص نے اپنے مال سے اس جگہ میں مکان بنایا تو صرف عمارت اسکی ہے، زمین کا مالک نہیں۔^(۷) (رد المحتار)

مسئلہ ۲۰: حاجیوں کے ٹھہرنے کے لیے مکان وقف کیا ہے تو دوسرے لوگ اس میں نہیں ٹھہر سکتے اور حج کا موسم ختم ہونے کے بعد کرایہ پر دیا جائے اور اُس کی آمدنی مرمت میں خرچ کی جائے، اس سے بیج جائے تو مساکین پر صرف کردی جائے۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: زمین خرید کر راستہ کے لیے وقف کردی کہ لوگ چلیں گے یا سڑک بنوادی یہ وقف صحیح ہے۔ اُس کے ورثہ دعویٰ نہیں کر سکتے۔ یو ہیں پل بنا کر وقف کیا تو یہ پل کی عمارت وقف ہے۔^(۹) (خانہ)

① "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۳۴۱، ۳۴۲.

② المرجع السابق، ص ۳۴۲.

③ راستے میں عام پینے کے لیے رکھا ہوا پانی۔

④ "الفتاویٰ الحایة"، کتاب الوقف، فصل فی الأشجار، ج ۲، ص ۳۰۸.

⑤ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الثانی عشر فی الریاضات والمقابر۔ إلخ، ج ۲، ص ۴۶۵.

⑥ مگر۔

⑦ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الثانی عشر فی الریاضات والمقابر۔ إلخ، ج ۲، ص ۴۶۵، ۴۶۶.

⑧ "الفتاویٰ الحایة"، کتاب الوقف، باب الرجل یجعل دارہ مسجداً۔ إلخ، ج ۲، ص ۲۹۹.

وقف میں شرائط کا بیان

واقف کو اختیار ہے جس قسم کی چاہے وقف میں شرط لگائے اور جو شرط لگائے گا اُس کا اعتبار ہوگا۔ ہاں ایسی شرط لگائی جو خلاف شرع^(۱) ہے تو یہ شرط باطل ہے۔ اور اس کا اعتبار نہیں۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۱: چند جگہوں میں واقف کی شرط کا اعتبار نہیں بلکہ اُس کے خلاف عمل کیا جائے گا مثلاً اُس نے یہ شرط لکھ دی کہ جاکدا اگر چہ بیکار ہو جائے اُس کا تبادلہ نہ کیا جائے تو اگر قابل انتفاع^(۳) نہ رہے تبادلہ کیا جائے گا اور شرط کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ یا یہ شرط ہے کہ متولی کو قاضی معزول نہیں کر سکتا یا وقف میں قاضی وغیرہ کوئی مداخلت نہ کرے کوئی اس کی نگرانی نہ کرے یہ شرط بھی باطل ہے کہ نا اہل کو قاضی ضرور معزول کر دے گا۔ وقف کی قاضی کی طرف سے نگرانی ضرور ہوگی یا یہ شرط ہے کہ وقف کی زمین یا مکان ایک سال سے زیادہ کے لیے کسی کو کرایہ پر نہ دیا جائے اور ایک سال کے لیے کرایہ پر کوئی لیتا نہیں، زیادہ دنوں کے لیے لوگ مانگتے ہیں یا ایک سال کے لیے دیا جائے تو کرایہ کی شرح^(۴) کم ملتی ہے اور زیادہ دنوں کے لیے دیا جائے تو زیادہ شرح سے ملے گا تو قاضی کو جائز ہے واقف کی شرط کی پابندی نہ کرے مگر متولی شرط کے خلاف نہیں کر سکتا یہ شرط کی کہ اس کی آمدنی فلاں مسجد کے سائل کو دی جائے تو متولی دوسرے مسجد کے سائل کو یا بیرون مسجد^(۵) جو سائل ہیں اُن کو یا غیر سائل کو بھی دے سکتا ہے یا یہ شرط کی کہ ہر روز فقیروں کو اس قدر روٹی گوشت دیا جائے تو روٹی گوشت کی جگہ قیمت بھی دے سکتا ہے۔^(۶) (رد المحتار)

مسئلہ ۲: مکان وقف کیا یوں کہ فلاں شخص کو اس کی آمدنی دی جائے اور یہ شرط کی کہ مرمت خود موقوف علیہ^(۷) کے ذمہ ہے۔ تو وقف صحیح ہے اور شرط صحیح نہیں کہ مرمت اس کے ذمہ نہیں بلکہ آمدنی سے کی جائے گی۔^(۸) (رد المحتار)

مسئلہ ۳: واقف نے یہ شرط کی ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں کل آمدنی یا اسکے اتنے جز کا میں مستحق ہوں اور میرے بعد فقرا کو ملے یا یہ شرط کہ آمدنی سے میرا قرض ادا کیا جائے پھر فقرا کو۔ یا یہ کہ میری زندگی تک میں لوں گا پھر قرض ادا ہوگا پھر فقرا کو

① شریعت کے خلاف۔

② ”رد المحتار“، کتاب الوقف، مطلب: فی نقل کتب... إلخ، ج ۶، ص ۵۶۱۔

③ نفع حاصل کرنے کے قابل۔ ④ مقدار، بھاؤ۔ ⑤ مسجد سے باہر۔

⑥ ”رد المحتار“، کتاب الوقف، مطلب: فی اشتراط الإدخال والإخراج، ج ۶، ص ۵۹۱-۵۹۳۔

⑦ وہ شخص جس پر مکان وقف کیا۔

⑧ ”رد المحتار“، کتاب الوقف، مطلب: من له إستعلاء إلخ، ج ۶، ص ۵۷۶۔

یہ سب صورتیں جائز ہیں۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۴: فقط اتنا ہی کہا کہ اللہ (عزوجل) کے لیے یہ صدقہ موقوفہ ہے، اس شرط پر کہ جب تک میں زندہ رہوں آمدنی میں لوں گا تو وقف صحیح ہے کہ اگرچہ اس میں تاہید⁽²⁾ نہیں ہے، نہ فقرا کا ذکر ہے مگر لفظ صدقہ سے تاہید اور بعد میں فقرا ہی کے لیے ہونا سمجھا جاتا ہے۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۵: واقف نے اپنے لیے شرط کی کہ اسکی آمدنی میں خود بھی کھاؤں گا اور دوست احباب مہمانوں کو بھی کھاؤں گا اس سے جو بچے فقرا کے لیے ہے اور اسی طرح اپنی اولاد کے لیے نسلًا بعد نسل یہی شرط لگائی تو وقف و شرط دونوں جائز۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۶: یہ شرط کی ہے کہ اپنے اوپر اور اپنی اولاد و خدام⁽⁵⁾ پر خرچ کروں گا اور وقف کا غلہ آیا اسے بیچ ڈالا اور شمن پر قبضہ بھی کر لیا مگر خرچ کرنے سے پہلے مر گیا تو یہ رقم ترکہ⁽⁶⁾ ہے وارثوں کا حق ہے فقرا اور وقف والوں کا حق نہیں۔⁽⁷⁾ (فتح القدیر)

مسئلہ ۷: وقف میں یہ شرط کی کہ فلاں وارث کو وقف کی آمدنی سے بقدر کفایت⁽⁸⁾ دیا جائے تو جب تک یہ تنہا ہے تنہا کے لائق مصارف⁽⁹⁾ دیے جائیں اور جب بال بچوں والا ہو جائے تو اتنا دیا جائے کہ سب کے لیے کافی ہو کہ ان سب کے مصارف اُسی کے ساتھ شمار ہونگے۔⁽¹⁰⁾ (عالمگیری)

وقف میں تبادله کی شرط

مسئلہ ۸: واقف جائیداد موقوفہ کے تبادلہ کی شرط لگا سکتا ہے کہ میں یا فلاں شخص جب مناسب جانیں گے اس کو دوسری جائیداد سے بدل دیں گے اس صورت میں یہ دوسری جائیداد اُس موقوفہ کے قائم مقام ہوگی اور تمام وہ شرائط جو وقف نامہ میں تھے وہ سب اس میں جاری ہونگے اگرچہ وقف نامہ میں یہ نہ ہو کہ بدلنے کے بعد دوسری پہلی کے قائم مقام ہوگی اور اسکے تمام شرائط

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الرابع فیما يتعلق بالشرط فی الوقف، ج ۲، ص ۳۹۸

② ہمیشہ کے لیے۔

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الرابع فیما يتعلق بالشرط فی الوقف، ج ۲، ص ۳۹۸

④ المرجع السابق.

⑤ نوکر چاکر۔

⑥ میت کا چھوڑا ہوا مال۔

⑦ "فتح القدیر" کتاب الوقف، ج ۵، ص ۴۳۹.

⑧ یعنی تنفی مقدار جس سے ضروریات پوری ہو سکیں۔

⑨ اخراجات۔

⑩ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف، الفصل الثامن، ج ۲، ص ۳۹۸.

اس میں جاری ہوں گے۔^(۱) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۹: تبادلہ کی شرط وقف نامہ میں تھی اس بنا پر تبادلہ کر لیا تو اب دوبارہ اس جائیداد کے بدلنے کا حق نہیں ہے۔ ہاں اگر شرط کے ایسے الفاظ ہوں جن سے عموم سمجھا جاتا ہے مثلاً میں جب کبھی چاہوں گا تبادلہ کر لیا کروں گا تو ایک بار کے تبادلہ سے حق ساقط نہیں ہوگا۔^(۲) (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۰: واقف^(۳) نے یہ شرط کی کہ میں جب چاہوں گا اسے بیچ ڈالوں گا یا جتنے داموں^(۴) میں چاہوں گا بیچ ڈالوں گا یا بیچ کر اُس شخص^(۵) سے غلام خریدوں گا تو ان سب صورتوں میں وقف ہی باطل ہے۔^(۶) (خانہ)

مسئلہ ۱۱: یہ شرط ہے کہ متولی کو اختیار ہے جب چاہے اس جائیداد کو بیچ ڈالے اور اسکے داموں سے دوسری زمین خرید لے تو یہ شرط جائز ہے اور ایک دفعہ تبادلہ کا حق حاصل ہے۔^(۷) (درمختار)

مسئلہ ۱۲: وقف میں صرف تبادلہ مذکور ہے یہ نہیں ہے کہ مکان یا زمین سے تبادلہ کروں گا تو اختیار ہے مکان سے تبادلہ کرے یا زمین سے اور اگر مکان کا لفظ ہے تو زمین سے تبادلہ نہیں کر سکتا اور زمین ہے تو مکان سے نہیں ہو سکتا اور اگر یہ ذکر نہ ہو کہ فلاں جگہ کی جائیداد سے تبادلہ کروں گا تو جہاں کی جائیداد سے چاہے تبادلہ کر سکتا ہے اور معین کر دیا ہے تو وہیں کی جائیداد سے تبادلہ ہو سکتا ہے دوسری جگہ کی جائیداد سے نہیں۔^(۸) (عالمگیری، خانہ، فتح القدیر)

مسئلہ ۱۳: وہی مکان کو دوسرے مکان سے بدلنا اُس وقت جائز ہے کہ دونوں مکان ایک ہی محلہ میں ہوں یا وہ محلہ اس سے بہتر ہو۔ اور عکس ہو یعنی یہ اُس سے بہتر ہے تو ناجائز ہے۔^(۹) (بحر الرائق)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الرابع فیما يتعلق بالشرط فی الوقف، ج ۲، ص ۳۹۹، وغیرہ۔

② "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۴۳۹۔

③ وقف کرنے والا۔ ④ دم کی جمع، قیمت۔ ⑤ بائع اور مشتری آپس میں جو رقم طے کرتے ہیں۔

⑥ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، فصل فی مسائل الشرط فی الوقف، ج ۲، ص ۳۰۶۔

⑦ "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۹۰۔

⑧ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الرابع فیما يتعلق بالشرط فی الوقف، ج ۲، ص ۴۰۰۔

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، فصل فی مسائل الشرط فی الوقف، ج ۲، ص ۳۰۶۔

و "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۳۴۰۔

⑨ "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۳۷۳۔

مسئلہ ۱۴: یہ شرط تھی کہ میں تبادلہ کروں گا اور خود نہ کیا بلکہ وکیل سے کرایا تو بھی جائز ہے اور مرتے وقت وصیت کر گیا تو وصی^(۱) تبادلہ نہیں کر سکتا اور اگر یہ شرط تھی کہ میں اور فلاں شخص مل کر تبادلہ کریں گے تو تھا وہ شخص تبادلہ نہیں کر سکتا اور یہ تنہا کر سکتا ہے۔^(۲) (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۵: اگر وقف نامہ میں یہ ہو کہ جو کوئی اس وقف کا متولی ہو وہ تبادلہ کر سکتا ہے تو ہر ایک متولی کو یہ اختیار حاصل رہے گا۔ اور اگر واقف نے یہ شرط کر دی کہ فلاں شخص کو اس کے تبادلہ کا اختیار ہے تو واقف کی زندگی تک اُس کو اختیار ہے۔ بعد میں نہیں ہاں اگر یہ مذکور ہے کہ میری وفات کے بعد بھی اُسے اختیار ہے تو بعد میں بھی رہے گا۔^(۳) (خانہ)

مسئلہ ۱۶: متولی^(۴) کو تبادلہ کا اختیار اُسی وقت حاصل ہوگا کہ متولی کے لیے تبادلہ کی تصریح^(۵) ہو اور اگر متولی کے لیے تبادلہ کی شرط مذکور ہے اور خود واقف نے اپنے لیے ذکر نہیں کی جب بھی واقف تبادلہ کر سکتا ہے۔^(۶) (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۷: ثمن سے بیع کی اجازت ہو اور اتنی کم قیمت پر بیع کی کہ اور لوگ ایسی چیز اتنی قیمت پر نہیں بیچتے تو بیع باطل ہے۔ اور اگر واجبی قیمت پر بیع ہوئی یا کچھ خفیف کی^(۷) ہے تو بیع جائز ہے۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: وہی زمین بیچ ڈالی اور ثمن پر قبضہ بھی کر لیا اس کے بعد مر گیا اور ثمن کی نسبت بیان نہیں کیا کہ کیا ہوا تو یہ ثمن اُس پر ذین ہے اُس کے ترکہ سے وصول کریں گے۔ یوہیں اگر معلوم ہے کہ اُس نے ہلاک کر دیا جب بھی ذین ہے اور اگر اُس نے خود نہیں ہلاک کیا ہے بلکہ اُس کے پاس سے ضائع ہو گیا تو تاوان نہیں اور اب وقف باطل ہو گیا۔^(۹) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: وقف کو بیع کیا تھا مگر کسی وجہ سے بیع جاتی رہی تو دوبارہ پھر بیع کر سکتا ہے اور اگر پھر اسی نے اُسے خرید لیا تو دوبارہ بیع نہیں کر سکتا مگر جبکہ عموم کے ساتھ تبادلہ کا اختیار ہو تو دوبارہ بھی کر سکتا ہے۔^(۱۰) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: وہی زمین بیچ کر ڈالی اور ثمن سے دوسری زمین خریدی مگر جو زمین بیچ کی تھی اُس میں کوئی عیب ظاہر ہوا

① مرنے والے نے جسے وصیت کی ہو۔

② "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۴۴۰۔

③ "الفتاویٰ الخاویہ"، کتاب الوقف، فصل فی مسائل الشرط فی الوقف، ج ۲، ص ۳۰۷۔

④ مال وقف اور جائیداد وقف کا منتظم۔

⑤ وضاحت۔

⑥ "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۴۳۹۔

⑦ قیمت میں تھوڑی سی کمی۔

⑧ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الرابع فیما يتعلق بالشرط، ج ۲، ص ۴۰۰۔

⑨ المرجع السابق، ص ۴۰۱۔

⑩ المرجع السابق۔

جس کی وجہ سے قاضی نے واپس کرنے کا حکم دیا تو یہ بدستور وقف ہے۔ اور جو دوسری زمین خریدی تھی وہ وقف نہیں اُسے جو چاہے کرے اور اگر قاضی نے واپسی کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ اس نے خود اپنی مرضی سے واپس کر لی تو یہ وقف نہیں ہے بلکہ اس کی ملک ہے اور وہی زمین وہی ہے جو اسے بیچ کر خریدی تھی۔^(۱) (خانیہ)

مسئلہ ۲۱: وہی زمین کو کسی نے غصب کر لیا اور غاصب ہی کے ہاتھ میں زمین تھی کہ دریا پرود^(۲) ہو گئی اور غاصب سے تاوان لیا گیا تو اس روپے سے دوسری زمین خریدی جائے گی۔ اور یہ زمین وقف قرار پائے گی اور اس وقف میں تمام وہ شرائط ملحوظ ہونگے جو پہلی میں تھے۔^(۳) (خانیہ)

مسئلہ ۲۲: وقف کو کسی نے غصب کر لیا ہے اور اسکے پاس گواہ نہیں کہ وقف کو ثابت کرے اور غاصب اسکے معاوضہ میں روپیہ دینے کو تیار ہے تو روپیہ لے کر دوسری زمین خرید کر وقف کے قائم مقام کر دیں۔^(۴) (رد المحتار)

(وقف میں تبادلہ کا ذکر نہ ہوتا تبادلہ کی شرطیں)

مسئلہ ۲۳: واقف نے وقف میں استبدال^(۵) کو ذکر نہیں کیا یا عدم استبدال^(۶) کو ذکر کر دیا ہے مگر وقف بالکل قابل انتفاع^(۷) نہ رہا یعنی اتنی بھی آمدنی نہیں ہوتی جو وقف کے مصارف کے لیے کافی ہو تو ایسے وقف کا تبادلہ جائز ہے مگر اسکے لیے چند شرطیں ہیں۔

① غبن فاحش^(۸) کے ساتھ بیچ^(۹) نہ ہو۔

② تبادلہ کرنے والا قاضی عالم باعمل ہو جس کے تصرفات^(۱۰) کی نسبت لوگوں کو اطمینان ہو سکے۔

③ تبادلہ غیر منقول^(۱۱) سے ہو روپے اشرفی سے نہ ہو۔

① "الفتاویٰ العبابیہ"، کتاب الوقف، فصل فی مسائل الشرط فی الوقف، ج ۲، ص ۳۰۶

② دریا بہا کر لے گیا یعنی پانی کے بہاؤ میں زمین بہہ گئی۔

③ "الفتاویٰ العبابیہ"، کتاب الوقف، فصل فی مسائل الشرط فی الوقف، ج ۲، ص ۳۰۵

④ "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب لا یستبدل العامر الا فی أربع، ج ۶، ص ۵۹۴

⑤ تبادلہ کرنے۔

⑥ تبادلہ نہ کرنے۔

⑦ نفع حاصل کرنے کے قابل۔

⑧ یعنی نہایت کم قیمت۔

⑨ خرید و فروخت۔

⑩ معاملات، کام کا ج۔

⑪ یعنی جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ ہو سکے۔

④ ایسے سے تبادلہ نہ کرے جس کی شہادت اس کے حق میں نامقبول ہو۔

⑤ ایسے شخص سے تبادلہ نہ کرے، جس کا اس پر ذین ہو۔

⑥ دونوں جائیدادیں ایک ہی محلہ میں ہوں یا وہ ایسے محلہ میں ہو کہ اس محلہ سے بہتر ہے۔⁽¹⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: وقف اگر قابل انتفاع⁽²⁾ ہے یعنی اسکی آمدنی ایسی ہے کہ معارف سے بچ رہتی ہے اور اس کے بدلے

میں ایسی زمین ملتی ہے جس کا نفع زیادہ ہے تو جب تک واقف نے تبادلہ کی شرط نہ کی ہو تبادلہ نہ کریں۔⁽³⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: وقف نامہ میں پہلے یہ لکھا کہ میں نے اسے وقف کیا اس کو نہ بیچ کیا جائے نہ ہبہ کیا جائے وغیرہ وغیرہ پھر

آخر میں یہ لکھا کہ متولی کو یہ اختیار ہے کہ اسے بیچ کر دوسری زمین خرید کر اس کی جگہ پر وقف کر دے تو اگرچہ پہلے لکھ چکا ہے کہ

بیچ نہ کی جائے مگر اس کی بیچ جائز ہے کہ آخر کلام اول کلام کا ناخ⁽⁴⁾ یا موضح⁽⁵⁾ ہے اور اگر عکس کیا یعنی پہلے تو یہ لکھا کہ متولی⁽⁶⁾

کو بیچ و استبدال⁽⁷⁾ کا اختیار ہے مگر آخر میں لکھ دیا کہ بیچ نہ کی جائے تو اب بدلنا جائز نہیں۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: واقف⁽⁹⁾ نے یہ شرط کر دی ہے کہ جب تک میں زندہ ہوں متولی کو اسکے تبادلہ کا اختیار ہے تو واقف کے

انتقال کے بعد تبادلہ نہیں ہو سکتا۔⁽¹⁰⁾ (بحر الرائق)

مسئلہ ۲۷: واقف نے یہ شرط کی کہ اسکی آمدنی صرف کرنے کا مجھے اختیار ہے میں جہاں چاہوں گا صرف کروں گا تو

شرط جائز ہے اور اسے اختیار ہے کہ مساکین کو دے یا اس سے حج کرائے یا کسی مالدار شخص کو دے ڈالے۔⁽¹¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: وقف میں یہ شرط ہے کہ اگر میں چاہوں گا اسے بیچ کر دوسری زمین خریدوں گا یہ لفظ نہیں ہے کہ خرید کر

اسکی جگہ پر کروں گا اس شرط کے ساتھ بھی وقف صحیح ہے اگر زمین بیچے گا تو زرشن اسکے قائم مقام ہوگا پھر جب دوسری زمین

خریدے گا تو وہ پہلی کے قائم مقام ہو جائے گی۔⁽¹²⁾ (خانہ)

① "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب فی اشراط الإدخال والإخراج، ج ۶، ص ۵۹۱۔

② لطف کے قابل۔

③ "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب فی شروط الاستبدال، ج ۶، ص ۵۹۲۔

④ منسوخ کرنے والا۔

⑤ موضح کرنے والا۔

⑥ مال وقف اور جائیداد وقف کا مستقیم۔

⑦ خرید و فروخت اور تبادلہ کرنے۔

⑧ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الرابع فیما يتعلق بالشرط فی الوقف، ج ۲، ص ۴۰۲۔

⑨ وقف کرنے والا۔

⑩ "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۳۷۲۔

⑪ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الرابع فیما يتعلق بالشرط فی الوقف، ج ۲، ص ۴۰۲۔

⑫ "الفتاویٰ الخایۃ"، کتاب الوقف، فصل فی مسائل الشرط فی الوقف، ج ۲، ص ۳۰۵۔

مسئلہ ۲۹: اپنی جائیداد اولاد پر وقف کی اور یہ شرط کر دی کہ جو کوئی مذہب امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منتقل ہو جائے گا وہ وقف سے خارج ہوگا تو اس شرط کی پابندی ہوگی اور فرض کرو ایک نے دوسرے پر دعوے کیا کہ اس نے مذہب حنفی سے خروج کیا اور مدعی علیہ^(۱) انکار کرتا ہے تو مدعی^(۲) کو گواہوں سے ثابت کرنا ہوگا اور گواہوں سے ثابت نہ کر سکے تو مدعی علیہ کا قول معتبر ہے اور اگر یہ شرط ہے کہ جو مذہب اہلسنت سے خارج ہو وہ وقف سے خارج اور ان میں کوئی رافضی، خارجی، وہابی وغیرہ ہو گیا تو وقف سے نکل گیا۔ یوہیں اگر کھلم کھلا مرتد ہو گیا جب بھی خارج ہے۔ اگر توبہ کر کے پھر مذہب اہلسنت کو قبول کیا تو اب بھی وقف سے محروم ہی رہے گا ہاں اگر واقف نے یہ شرط کر دی ہو کہ اگر تائب ہو کر مذہب اہلسنت کو قبول کرے تو وقف کی آمدنی کا مستحق ہو جائے گا تو اب اسے ملے گا۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: اپنی اولاد پر جائیداد وقف کی اور شرط یہ کی کہ جس کو چاہوں گا وقف سے خارج کر دوں گا تو بموجب شرط^(۴) خارج کر سکتا ہے اور خارج کرنے کے بعد پھر داخل کرنا چاہے تو داخل نہیں کر سکتا۔ یوہیں یہ شرط کی کہ جس کو چاہوں گا حصہ زیادہ دوں گا تو شرط کے موافق بعض کو بعض سے زیادہ دے سکتا ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: وقف نامہ میں دو شرطیں متعارض^(۶) ہوں تو آخر والی شرط پر عمل ہوگا۔^(۷) (ردالمحتار)

تولیت کا بیان

مسئلہ ۱: جو شخص اوقاف کی تولیت کی^(۸) درخواست کرے ایسے کو متولی^(۹) نہیں بنانا چاہیے اور متولی ایسے کو مقرر کرنا چاہیے جو امانت دار ہو اور وقف کے کام کرنے پر قادر ہو خواہ خود ہی کام کرے یا اپنے نائب سے کرائے اور متولی ہونے کے لیے

۱ جس پر دعویٰ کیا۔

۲ دعویٰ کرنے والا۔

۳ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الوقف، الباب الرابع فیما يتعلق بالشرط فی الوقف، ج ۲، ص ۴۰۶۔

۴ شرط کی وجہ سے۔

۵ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الوقف، الباب الرابع فیما يتعلق بالشرط فی الوقف، ج ۲، ص ۴۰۵۔

۶ مخالف، متضاد، مختلف۔

۷ "رد المحتار"، کتاب الوقف، فصل یراعی شرط الوقف... إلخ، ج ۶، ص ۶۸۱۔

۸ منتظم بننے کی۔

۹ یعنی مال وقف کی دیکھ بھال کرنے والا۔

عاقل بالغ ہونا شرط ہے۔^(۱) (فتح القدیر، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: واقف نے وصیت کی کہ میرے بعد میرا لڑکا متولی ہوگا اور واقف کے مرنے کے وقت لڑکا نابالغ ہے تو جب تک نابالغ ہے دوسرے شخص کو متولی کیا جائے اور بالغ ہونے پر لڑکے کو تولیت^(۲) دی جائے گی اور اگر اپنی تمام اولادوں کے لیے تولیت کی وصیت کی ہے اور ان میں کوئی نابالغ بھی ہے تو نابالغ کے قائم مقام بالغین^(۳) میں سے کسی کو یا کسی دوسرے شخص کو قاضی مقرر کر دے۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: عورت کو بھی متولی کر سکتے ہیں اور نابالغ کو بھی اور محدود فی القذف^(۵) نے توبہ کر لی ہو تو اسے بھی۔^(۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: واقف نے یہ شرط کی ہے کہ وقف کا متولی میری اولاد میں سے اُس کو کیا جائے، جو سب میں ہوشیار نیکو کار ہو تو اس شرط کو ملحوظ رکھتے ہوئے متولی مقرر کیا جائے اسکے خلاف متولی کرنا صحیح نہیں۔^(۷) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: صورت مذکورہ میں اُسکی اولاد میں جو سب میں بہتر تھا وہ فاسق ہو گیا تو متولی وہ ہوگا جو اُسکے بعد سب میں بہتر ہے۔ یو ہیں اگر اُس افضل نے تولیت سے انکار کر دیا تو جو اُسکے بعد بہتر ہے وہ متولی ہوگا۔ اور اگر سب ہی اچھے ہوں تو جو بڑا ہے وہ ہوگا۔ اگرچہ وہ عورت ہو اور اگر اُسکی اولاد میں سب نا اہل ہوں تو کسی اجنبی کو قاضی متولی مقرر کرے گا اُس وقت تک کے لیے کہ ان میں کا کوئی اہل ہو جائے۔^(۸) (بحر الرائق)

مسئلہ ۶: صورت مذکورہ میں سب سے بہتر کو قاضی نے متولی کر دیا اسکے بعد دوسرا اس سے بھی بہتر ہوا تو اب یہ متولی ہوگا اور اگر اُسکی اولاد میں نیکی میں یکساں ہیں تو وقف کا کام جو سب سے اچھا کر سکے اُس کو متولی کیا جائے اور اگر ایک زیادہ پرہیزگار ہے دوسرا کم مگر یہ دوسرا وقف کے کام کو پہلے کی بہ نسبت زیادہ جانتا ہو تو اسی کو متولی کیا جائے جب کہ اس کی طرف سے خیانت کا اندیشہ نہ ہو۔^(۹) (عالمگیری)

① "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الاول فی المتولی، ج ۲، ص ۴۴۹.

② "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فی شروط المتولی، ج ۶، ص ۵۸۴.

③ مال وقف کی نگرانی، دیکھ بھال۔ ④ بالغ کی جمع۔

④ "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فی شروط المتولی، ج ۶، ص ۵۸۴.

⑤ یعنی جسے تہمت زنا کی سزا مل چکی ہو۔

⑥ "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فی شروط المتولی، ج ۶، ص ۵۸۴.

⑦ "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فیما شاع فی ومانا من نفویص... إلخ، ج ۶، ص ۵۸۵.

⑧ "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۳۸۷، ۳۸۹.

⑨ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف... إلخ، ج ۲، ص ۴۱۱.

مسئلہ ۷: واقف نے اپنے ہی کو متولی کر رکھا ہے تو اس میں بھی اُن صفات کا ہونا ضروری ہے، جو دوسرے متولی میں ضروری ہیں یعنی جن وجوہ سے متولی کو معزول کر دیا جاتا ہے اگر وہ وجوہ خود اس میں پائی جائیں تو اسے بھی معزول کر دینا ضرور ہوگا اس بات کا خیال ہرگز نہیں کیا جائے گا کہ یہ تو خود ہی واقف ہے۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۸: متولی اگر امین نہ ہو خیانت کرتا ہو یا کام کرنے سے عاجز ہے یا علانیہ شراب پیتا جو اکیلے یا کوئی دوسرا فسق علانیہ کرتا ہو یا اسے کیمیا بنانے کی دھت^(۲) ہو تو اُسکو معزول کر دینا واجب ہے کہ اگر قاضی نے اُسکو معزول نہ کیا تو قاضی بھی گنہگار ہے اور جس میں یہ صفات پائے جاتے ہوں، اُسکو متولی بنانا بھی گناہ ہے۔^(۳) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹: واقف نے اپنے ہی کو متولی کیا ہے اور وقف نامہ میں یہ شرط لکھ دی ہے کہ ”مجھے اس کی تولیت سے جدا نہیں کیا جاسکتا یا مجھے قاضی یا بادشاہ اسلام بھی معزول نہیں کر سکتے“ اس شرط کی پابندی نہیں کی جاسکتی اگر خیانت وغیرہ وہ امور^(۴) ظاہر ہوئے جن سے متولی معزول کر دیا جاتا ہے تو یہ بھی معزول کر دیا جائے گا۔ یوہیں واقف نے دوسرے کو متولی کیا ہے اور یہ شرط کر دی ہے کہ اسے میں معزول نہیں کر سکتا تو یہ شرط بھی باطل ہے۔ یوہیں ایک شخص نے دوسرے کو وصی کیا^(۵) ہے اور شرط کر دی ہے کہ وصی یہی رہے گا اگر چہ خیانت کرے تو اس وصی کو خیانت ظاہر ہونے پر معزول کر دیا جائے گا۔^(۶) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: واقف نے جس کو متولی کیا ہے وہ جب تک خیانت نہ کرے قاضی معزول نہیں کر سکتا اور بلا وجہ معزول کر کے قاضی نے دوسرے کو اُسکی جگہ متولی کر دیا تو دوسرا متولی نہیں ہوگا کہ وہ پہلا بدستور متولی ہے۔ اور قاضی نے متولی مقرر کیا ہو تو بغیر خیانت بھی اسے معزول کیا جاسکتا ہے۔ قاضی نے متولی کو معزول کر دیا پھر قاضی کا انتقال ہو گیا یا معزول کر دیا گیا اُسکی جگہ پر دوسرا قاضی ہوا اب متولی اس کے پاس درخواست کرتا ہے کہ مجھے بلا قصور جدا کر دیا گیا ہے تو قاضی ثانی فقط اس کے کہنے پر عمل کر کے متولی نہ کر دے بلکہ اُس سے کہہ دے کہ تم ثابت کر دو کہ اس کام کے اہل ہو اور کام کو اچھی طرح انجام دے سکتے ہو اگر وہ ایسا ثابت کر دے تو دوسرا قاضی اُسے پھر متولی بنا سکتا ہے۔ واقف کو اختیار ہے متولی کو مطلقاً جدا کر سکتا ہے۔^(۷) (رد المحتار)

① ”الدر المختار“، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۸۲۔

② آسانی سے روزی کمانے کی بُری عادت، دولت زیادہ سے زیادہ کمانے کا جنون، تانے کو سونا بنانے کا جنون۔

③ ”الدر المختار“، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۸۳ وغیرہ۔

④ ایسے کام۔ ⑤ یعنی مرنے والے نے اپنے ترکہ کے بارے میں وصیت کی۔

⑥ ”الدر المختار“، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۸۲۔

و ”العتاوی الہدیة“، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف... إلح، ج ۲، ص ۴۰۹۔

⑦ ”رد المحتار“، کتاب الوقف، مطلب ہی عزل الساطر، ج ۶، ص ۵۸۶۔

مسئلہ ۱۱: واقف کو اختیار ہے کہ متولی کو معزول کر کے دوسرا متولی مقرر کر دے یا خود اپنے آپ متولی بن جائے۔^(۱) (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۲: واقف نے کسی کو متولی نہیں کیا ہے اور قاضی نے مقرر کر دیا تو واقف اب اس کو جُد نہیں کر سکتا اور متولی موجود ہے خواہ واقف نے اُسے مقرر کیا یا قاضی نے تو بلا وجہ قاضی بھی دوسرا متولی نہیں مقرر کر سکتا۔^(۲) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۳: وقف نامہ میں تولیت کے متعلق کچھ مذکور نہیں تو تولیت کا حق واقف کو ہے خود بھی متولی ہو سکتا ہے اور دوسرے کو بھی کر سکتا ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: ایک وقف کے متعلق دو وقف نامے ملے ایک میں ایک شخص کو متولی بنانا لکھا ہے اور دوسرے میں دوسرے شخص کو اگر دونوں کی تاریخیں بھی آگے پیچھے ہیں جب بھی یہ دونوں اُس وقف کے متولی ہیں شرکت میں کام کریں۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۱۵: واقف نے کسی کو متولی نہیں کیا اور مرتے وقت کسی کو وصی کیا تو یہی شخص وصی بھی ہے اور اوقاف کا نگران بھی اور اگر خاص وقف کے متعلق اُسے وصی کیا ہے تو علاوہ وقف کے دوسری چیزوں میں بھی وہ وصی ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: دو زمینیں وقف کیں اور ہر ایک کا متولی علیحدہ علیحدہ دو شخصوں کو کیا تو الگ الگ متولی ہیں آپس میں شریک نہیں اور اگر ایک شخص کو متولی کیا اسکے بعد دوسرے کو وصی کیا تو یہ وصی بھی تولیت میں متولی کا شریک ہے ہاں اگر واقف نے یہ کہا ہو کہ اُس کو میں نے اپنے اوقاف کا متولی کیا ہے اور اسکو اپنے ترکات^(۶) اور دیگر امور^(۷) کا وصی کیا ہے تو ہر ایک اپنے اپنے کام میں منفرد ہوگا۔^(۸) (بحر الرائق)

① "فتح القدیر"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۴۶۴.

② "رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فی عزل الناظر، ج ۶، ص ۵۸۶.

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف... إلح، ج ۲، ص ۴۰۸.

④ "الدر المختار"، کتاب الوقف، فصل: یراعی شرط الواقف. إلح، ج ۶، ص ۶۴۷.

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف... إلح، ج ۲، ص ۴۰۹.

⑥ میراث، وہ مال واسباب جو مرنے والا اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔

⑦ معاملات۔

⑧ "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۳۸۷.

مسئلہ ۱۷: واقف نے اپنی زندگی میں کسی کو واقف کے کام سپرد کر دیے ہیں تو اُسکی زندگی ہی تک متولی رہے گا مرنے کے بعد متولی نہیں۔ ہاں اگر یہ کہہ دیا ہے کہ میری زندگی میں اور مرنے کے بعد کے لیے بھی میں نے تجھ کو متولی کیا تو واقف کے مرنے پر اسکی ولایت^(۱) ختم نہیں ہوگی۔ قاضی نے کسی کو متولی بنایا اسکے بعد قاضی مر گیا یا معزول ہو گیا تو اس کی وجہ سے متولی پر کچھ اثر نہیں پڑے گا وہ بدستور متولی رہے گا۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: دو شخصوں کو متولی کیا تو ان میں تنہا ایک شخص وقف میں کوئی تصرف^(۳) نہیں کر سکتا جتنے کام ہو گئے وہ دونوں کی مجموعی رائے سے انجام پائیں گے اور ان میں سے اگر ایک نے کوئی کام کر لیا اور دوسرے نے اُسے جائز کر دیا ایک نے دوسرے کو وکیل کر دیا اور اس نے اُس کام کو انجام دیا تو جائز ہے کہ دونوں کی شرکت ہوگئی۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: ایک وقف کے دو وصی تھے ان میں ایک نے مرتے وقت ایک جماعت کو وصی کیا تو یہ جماعت اُس وصی کے قائم مقام ہوگی اور اگر اُس نے مرتے وقت دوسرے وصی کو وصی کیا تو اب تنہا یہی پورے وقف پر متصرف^(۵) ہوگا۔^(۶) (خانہ)

مسئلہ ۲۰: واقف نے ایک شخص کو وصی کر دیا^(۷) ہے اور یہ شرط کر دی ہے کہ وصی کو وصی کرنے کا اختیار نہیں تو یہ شرط صحیح ہے اس وصی کے بعد قاضی اپنی رائے سے کسی کو متولی مقرر کرے گا۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: واقف نے یہ شرط کی کہ اس کا متولی عبد اللہ ہوگا اور عبد اللہ کے بعد زید ہوگا مگر عبد اللہ نے اپنے بعد کے لیے علاوہ زید کے دوسرے کو منتخب کیا تو زید ہی متولی ہوگا وہ نہ ہوگا جس کو عبد اللہ نے منتخب کیا۔ یوں اگر واقف نے یہ شرط کی ہے کہ میری اولاد میں جو زیادہ ہوشیار ہو وہ متولی ہوگا مگر کسی متولی نے اپنے بعد اپنے داماد کو متولی کیا جو واقف کی اولاد میں نہیں تو یہ متولی نہیں ہوگا بلکہ واقف کی اولاد میں جو مستحق ہے وہ ہوگا۔^(۹) (رد المحتار)

مسئلہ ۲۲: دو شخصوں کو واقف نے متولی کیا ہے ان میں ایک نے قبول کیا اور دوسرے نے تولیت سے^(۱۰) انکار کر دیا تو قاضی اپنی رائے سے اُس انکار کرنے والے کی جگہ کسی کو مقرر کرے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس نے قبول کیا قاضی اُسی کو تمام

۱۔ ذمہ داری۔

۲۔ "العتاوی الہمدیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف... إلح، ج ۲، ص ۴۰۹، ۴۱۰۔

۳۔ عمل دخل۔

۴۔ "العتاوی الہمدیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف... إلح، ج ۲، ص ۴۱۰۔

۵۔ انتظام کرنے والا، منتظم۔

۶۔ "العتاوی العنایہ"، کتاب الوقف، فصل فی إجارة الاوقاف ومرارعتها، ج ۲، ص ۳۲۳۔

۷۔ یعنی مال وقف کے انتظام کی وصیت کر دی۔

۸۔ "العتاوی الہمدیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف... إلح، ج ۲، ص ۴۱۰۔

۹۔ "رد المحتار"، کتاب الوقف، فصل بر اعی شرط الواقف... إلح، مطلب: شرط الواقف النظر لعبد اللہ، إلح، ج ۶، ص ۶۵۳۔

۱۰۔ متولی بننے سے، مال وقف کا منتظم بننے سے۔

وکمال اختیارات (۱) دیدے۔ (۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: ایک شخص کو وصیت کی کہ اتنی جائیداد خرید کر فلاں کام کے لیے وقف کر دینا تو یہی شخص اس وقف کا متولی بھی ہوگا اور اگر ایک شخص کو وقف کا متولی بنایا پھر ایک دوسرا وقف کیا جسکے لیے کسی کو متولی نہیں کیا ہے تو پہلا متولی اس دوسرے وقف کا متولی نہیں مگر جب کہ اس شخص کو وصی بھی کر دیا ہو تو دوسرے وقف کا بھی متولی ہے۔ (۳) (بحر الرائق)

مسئلہ ۲۴: واقف نے اپنی اولاد میں سے دو کے لیے تولیت (۴) رکھی ہے اور اس کی اولاد میں ایک مرد ہے اور ایک عورت تو یہی دونوں متولی ہوں گے اور اگر واقف نے یہ شرط کی ہے کہ میری اولاد میں سے دو مرد متولی ہوں گے تو عورت متولی نہیں ہو سکتی۔ (۵) (بحر الرائق)

مسئلہ ۲۵: متولی مر گیا اور واقف زندہ ہے تو دوسرا متولی خود واقف ہی مقرر کرے گا اور واقف بھی مر چکا ہے تو اس کا وصی مقرر کرے گا اور وصی بھی نہ ہو تو اب قاضی کا کام ہے، یہ اپنی رائے سے مقرر کرے۔ (۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: واقف کے خاندان والے موجود ہوں اور اہلیت بھی رکھتے ہوں تو انہیں کو متولی کیا جائے اور اگر یہ لوگ نا اہل تھے اور دوسرے کو متولی کر دیا گیا اسکے بعد ان میں کوئی تولیت کے لائق ہو گیا تو اس کی طرف تولیت منتقل ہو جائے گی اور اگر خاندان والے اس خدمت کو مفت نہیں کرنا چاہتے اور غیر شخص مفت کرنے کو طیار (۷) ہے تو قاضی وہ کرے جو وقف کے لیے بہتر ہو۔ (۸) (عالمگیری) یہ اس صورت میں ہے کہ واقف نے اپنے خاندان کے لیے تولیت مخصوص نہ کی ہو اور اگر مخصوص کر دی تو دوسرے کو متولی نہیں بنا سکتے مگر اس صورت میں کہ خاندان والوں میں کوئی امین نہ ملتا ہو۔

مسئلہ ۲۷: متولی کو یہ بھی اختیار ہے کہ مرتے وقت دوسرے کے لیے تولیت کی وصیت کر جائے اور یہ دوسرا اسکے بعد متولی ہوگا مگر متولی کو جو وظیفہ ملتا تھا وہ اسے نہیں ملے گا اسکے لیے یہ ضرور ہے کہ قاضی کے پاس درخواست کرے قاضی اسکے کام کے لحاظ سے وظیفہ مقرر کرے گا یہ ضرور نہیں کہ پہلے متولی کو جو کچھ ملتا تھا وہی اسکو بھی ملے۔ ہاں اگر واقف نے ہر متولی کے لیے

۱ مکمل اختیارات۔

۲ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف۔ إلح، ج ۲، ص ۴۱۰۔

۳ "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۳۸۷۔

۴ مال وقف کی نگرانی، سربراہی۔

۵ "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۳۸۸۔

۶ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف۔ إلح، ج ۲، ص ۴۱۱۔

۷ تیار۔

۸ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف... إلح، ج ۲، ص ۴۱۲۔

ایک رقم مخصوص کر رکھی ہے تو اب قاضی کے پاس درخواست دینے کی ضرورت نہیں بلکہ متولی سابق کی وصیت ہی کی بنا پر یہ متولی ہوگا اور واقف کی شرط کی بنا پر حق تولیت پائے گا۔ اور قاضی نے کسی کو متولی بنایا تو اس کو حق تولیت اُس قدر نہیں ملے گا جو واقف کے مقرر کردہ متولی کو ملتا تھا۔^(۱) (فتح القدیر)

مسئلہ ۲۸: متولی اپنی حیات و صحت میں دوسرے کو اپنا قائم مقام کرنا چاہتا ہے یہ جائز نہیں مگر جب کہ عموماً تمام اختیارات اُسے سپرد ہوں تو یہ کر سکتا ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: چند اشخاص معلوم پر ایک جائیداد وقف ہے تو خود یہ لوگ اپنی رائے سے کسی کو متولی مقرر کر سکتے ہیں قاضی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: متولی مسجد کا انتقال ہو گیا اہل محلہ نے اپنی رائے سے بغیر اجازت قاضی کسی کو متولی مقرر کیا تو اصح^(۴) یہ ہے کہ یہ شخص متولی نہیں کہ متولی مقرر کرنا قاضی کا کام ہے مگر اس متولی نے وقف کی آمدنی اگر عمارت میں صرف کی ہے تو ضامن نہیں جب کہ وقفی جائیداد کو کرایہ پر دیا ہو اور کرایہ وصول کر کے خرچ کیا ہو۔ اور فتح القدیر میں فرمایا بہر حال تاوان دینا پڑے گا کہ مفتے بہ^(۵) یہ ہے کہ وقف کو غصب کر کے اُس سے جو کچھ اجرت حاصل کرے گا اُس کا تاوان دینا پڑتا ہے۔^(۶) ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم سلطنت اسلام کے لیے ہے جہاں قاضی ہوتے ہیں اور وہ ان امور کو انجام دیتے ہیں اور چونکہ اس وقت ہندوستان میں نہ تو قاضی ہے نہ اسلامی سلطنت ایسی حالت میں اگر اہل محلہ کا متولی مقرر کرنا صحیح نہ ہو تو واقف^(۷) بغیر متولی رہ کر ضائع ہو جائیں گے، لہذا یہاں کی ضرورتوں کا خیال کرتے ہوئے دوسرے قول پر جس کو غیر اصح کہا جاتا ہے فتویٰ دینا چاہیے یعنی اہل محلہ کا متولی مقرر کرنا جائز ہے اور جسے یہ لوگ مقرر کریں گے وہ جائز متولی ہوگا اور اُس کے تصرفات مثلاً کرایہ وغیرہ پر دینا پھر اُن کو ضرورت میں صرف کرنا سب جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۱: ایک وقف کے دو متولی ہو گئے اس طرح کہ ایک شہر کے قاضی نے ایک کو متولی مقرر کیا اور دوسرے شہر کے قاضی نے دوسرے شخص کو متولی کیا تو ایسے دو متولیوں کو یہ ضرور نہیں کہ اجتماع و اتفاق رائے سے تصرف^(۸) کریں ہر ایک متولی تنہا بھی تصرف کر سکتا ہے اور ایک قاضی کے مقرر کردہ متولی کو دوسرا قاضی معزول بھی کر سکتا ہے جب کہ اسی میں مصلحت ہو۔^(۹) (خانہ)

① "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الاول فی المتولی، ج ۵، ص ۴۵۰

② "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف... إلخ، ج ۲، ص ۴۱۲

③ المرجع السابق.

④ صحیح ترین قول۔ ⑤ یعنی اسی پر فتویٰ ہے۔

⑥ "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الاول فی المتولی، ج ۵، ص ۴۵۰.

⑦ یعنی جائیداد وقف و مال وقف وغیرہ۔ ⑧ محاطات طے کریں۔

⑨ "الفتاویٰ النجفیۃ"، کتاب الوقف، فصل فی مسائل الشرط فی الوقف، ج ۲، ص ۳۰۷.

مسئلہ ۳۲: وقف کے کسی جز کو بیع یا رہن کر دینا خیانت ہے۔ ایسے متولی کو معزول کر دیا جائے گا مگر وہ خود اپنے کو معزول نہیں کر سکتا بلکہ واقف یا قاضی اُسے معزول کریگا۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: قاضی کے حکم سے متولی مال وقف کو اپنے مال میں ملا سکتا ہے اور اس صورت میں اُس پر تادان نہیں۔^(۲) (بحر)

مسئلہ ۳۴: متولی نے وقف کی کوئی چیز کرایہ پر دی اسکے بعد وہ متولی معزول ہو گیا اور دوسرا اُسکی جگہ مقرر ہوا تو کرایہ دوسرا شخص وصول کرے گا پہلے کو اب حق نہ رہا اور اگر متولی نے وقف کے مال سے کوئی مکان خریدا پھر اُسے بیع کر ڈالا تو یہ متولی مشتری^(۳) سے اس بیع کا اقالہ^(۴) کر سکتا ہے جب کہ واجبی قیمت سے زیادہ پر نہ بیچا ہو اور اگر اس کو معزول کر کے دوسرا متولی مقرر کیا گیا تو یہ دوسرا بھی اُس کا اقالہ کر سکتا ہے۔^(۵) (بحر الرائق)

مسئلہ ۳۵: دھلی زمین میں درخت ہیں اور ان کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے کہ یہ پرانے ہو گئے تو متولی کو چاہیے کہ نئے پودے نصب کرتا رہے تاکہ باغ باقی رہے۔^(۶) (خانہ)

مسئلہ ۳۶: واقف نے متولی کے لیے حق تولیت جو کچھ مقرر کیا ہے اگر بلحاظ خدمت وہ کم مقدار ہے تو قاضی اجرت مثل تک اضافہ کر سکتا ہے۔^(۷) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷: دیہاتوں میں نذرانہ و رسوم وغیرہ لگان^(۸) کے علاوہ کچھ اور مقرر ہوتے ہیں ان میں جو چیزیں عرف کے لحاظ سے متولی کے لیے ہوں مثلاً جب کارندہ^(۹) گاؤں میں جاتے ہیں تو اُن کو کچھ ملتا ہے اور ہلکے علم میں یہ بات ہوتی ہے مگر اس پر باز پرس^(۱۰) نہیں کرتا تو ایسی رقمیں وغیرہ متولی کو ملیں گی اور اگر وہ چیزیں بطور رشوت دی گئی ہیں تاکہ دینے والوں کے ساتھ رعایت کرے مثلاً انڈے، مرغی وغیرہ تو اس کا لینا ناجائز اور لیا ہو تو واپس کرے اور اگر وہ آمدنی اس قسم کی ہے کہ اس کو

① "العتاوی الہمدیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف۔ إلخ، ج ۲، ص ۴۱۳۔

② "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۴۰۲۔

③ خریدار۔ ④ بیع۔

⑤ "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۴۰۱-۴۰۲۔

⑥ "العتاوی الہمدیہ"، کتاب الوقف، باب الرجل یجعل داراً مسجداً... إلخ، ج ۲، ص ۳۰۲۔

⑦ "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: المراد من العشر... إلخ، ج ۶، ص ۶۶۹۔

⑧ زمین کا خراج۔ ⑨ کارکن۔ ⑩ پوچھ بچھ۔

ملا کر گویا وقف کے محاصل پورے ہوتے ہیں مثلاً وقف کی زمین زیادہ حیثیت کی ہے اور کاشتکار لگان کے نام سے زیادہ دینا نہیں چاہتا مگر نذرانہ وغیرہ کسی اور نام سے وہ رقم پوری کر دیتا ہے تو ایسی آمدنی کو وقف کی آمدنی قرار دینا چاہیے اور محاصل وقف (1) میں اسے شمار کیا جائے۔ (2) (رد المحتار)

مسئلہ ۳۸: متولی نے اپنی اولاد یا اپنے باپ دادا کے ہاتھ وقف کی کوئی چیز بیچ کی یا ان کو نوکر رکھایا اجرت پر ان سے کام کرایا یہ سب ناجائز ہے۔ (3) (در مختار)

مسئلہ ۳۹: واقف نے اگر متولی کے لیے یہ اجازت دیدی ہے کہ خود بھی وقف کی آمدنی سے کھا سکتا ہے اور اپنے دوست احباب کو بھی کھلا سکتا ہے تو متولی اس شرط کی بموجب احباب کو کھلا سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (4) (خلاصہ)

مسئلہ ۴۰: قاضی نے متولی کے لیے مثلاً فیصدی دس روپے (5) مقرر کیے ہیں تو آمدنی سے دس فیصدی لے گا یہ نہیں کہ جملہ مصارف (6) کے بعد فیصدی دس روپے لے۔ (7) (خلاصہ)

مسئلہ ۴۱: متولی کو اختیار ہے کہ زمین وقف کو آباد کرنے کے لیے گاؤں آباد کرائے رعایا (8) بسائے اس لیے کہ جب تک مزارعین (9) نہیں ہوں گے زمین نہیں اٹھے گی اور آمدنی نہیں ہوگی، لہذا اگر ضرورت ہو تو گاؤں آباد کر سکتا ہے۔ یوہیں اگر وہی زمین شہر سے متصل ہو اور دیکھتا ہے کہ مکانات بنوانے میں آمدنی زیادہ ہوگی اور کھیت رکھنے میں آمدنی کم ہے تو مکانات بنوا کر کرایہ پردے سکتا ہے اور اگر مکانات میں بھی اوتنا ہی نفع ہو جتنا کھیت رکھنے میں تو مکان بنوانے کی اجازت نہیں۔ (10) (فتح القدیر)

مسئلہ ۴۲: شور زمین (11) کو درست کرانے کے لیے وقف کا روپیہ خرچ کر سکتا ہے مسافر خانہ کی کوئی آمدنی نہیں ہے اور اس میں ملازم رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ صفائی رکھے اور اس کے کمروں کو کھولے بند کرے تو اُسکے کسی حصہ کو کرایہ پردے کر

① . وقف سے حاصل ہونے والی آمدنی۔

② "رد المحتار"، کتاب الوقف، فصل، یراعی شرط الواقف... إلخ، مطلب، ہی تحریر حکم. إلخ، ج ۶، ص ۶۹۱.

③ "الدر المختار"، کتاب الوقف، فصل، یراعی شرط الواقف... إلخ، ج ۶، ص ۶۹۹.

④ "خلاصة الفتاوی"، کتاب الوقف، الفصل الثانی فی نصب المتولی، ج ۴، ص ۴۱۱.

⑤ یعنی سوش سے دس روپے۔

⑥ "خلاصة الفتاوی"، کتاب الوقف، الفصل الثانی فی نصب المتولی، ج ۴، ص ۴۱۱.

⑦ کاشتکار لوگ۔

⑧ "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الاول فی المتولی، ج ۵، ص ۴۵۱.

⑨ ناقابل زراعت زمین۔

اُسکی آمدنی سے ملازم کی تنخواہ دے سکتا ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: وقتی عمارت جھک گئی ہے جس سے پردوس^(۲) والوں کو اپنی عمارت کے خراب ہونے کا ڈر ہے، وہ لوگ متولی^(۳) سے درست کرانے کو کہتے ہیں مگر متولی درست نہیں کرتا انکار کرتا ہے اور وقف کا روپیہ موجود ہے تو متولی کو درست کرانے پر مجبور کر سکتے ہیں اور اگر وقف کا روپیہ نہیں ہے تو قاضی کے پاس درخواست کریں، قاضی حکم دیگا کہ قرض لے کر اُسے ٹھیک کرائے۔^(۴) (خانہ)

مسئلہ ۴۴: وقتی زمین میں متولی نے مکان بنایا چاہے وقف کے روپے سے بنایا یا اپنے روپے سے بنایا مگر وقف کے لیے بنایا یا کچھ نیت نہیں کی ان صورتوں میں وہ وقف کا مکان ہے اور اگر اپنے روپے سے بنایا اور اپنے ہی لیے بنایا اور اس پر گواہ بھی کر لیا تو خود اس کا ہے اور دوسرا شخص بنانا اور کچھ نیت نہ کرنا جب بھی اُسی کا ہوتا۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: متولی نے وقف کی مرمت وغیرہ میں اپنا ذاتی روپیہ صرف کر دیا اور یہ شرط کر لی تھی کہ واپس لے لوں گا تو واپس لے سکتا ہے اور اگر وقف کا روپیہ اپنے کام میں صرف کر دیا پھر اتنا ہی اپنے پاس سے وقف میں خرچ کر دیا تو تاوان سے بری ہے۔^(۶) (عالمگیری، فتح القدیر) مگر ایسا کرنا جائز نہیں اور اگر وقف کے روپے اپنے روپے میں ملا دیے تو مکمل کا تاوان دے۔

مسئلہ ۴۶: متولی یا مالک نے کرایہ دار کو عمارت کی اجازت دیدی اُس نے اجازت سے تعمیر کرائی تو جو کچھ خرچ ہوگا کرایہ دار متولی یا مالک سے لے گا جب کہ اُس عمارت کا بیشتر نفع مالک کو پہنچتا ہو اور اس نئی تعمیر سے مکان کو نقصان نہ پہنچے۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷: وقف خراب ہو رہا ہے متولی یہ چاہتا ہے کہ اس کا ایک جز بیع کر کے اُس سے باقی کی مرمت کرائے تو اُس کو اختیار نہیں اور اگر وقتی مکان کا ایک ایسا حصہ بیچ دیا جو منہدم^(۸) نہ تھا اور مشتری^(۹) اُسے منہدم کرائے گا یا درخت تازہ بیج دیا تو بیج باطل ہے پھر اگر مشتری نے مکان گروا دیا یا درخت کٹوا دیا تو قاضی ایسے متولی کو معزول کرے کہ خائن ہے اور اُس مکان یا

① "المنآوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایۃ الوقف۔ إلخ، ج ۲، ص ۴۱۴

② پڑوس۔ ③ مال وقف کا غمران، دیکھ بھال کرنے والا۔

④ "المنآوی الخانیۃ"، کتاب الوقف، الباب الرابع یجعل دارۃ مسجداً۔ إلخ، ج ۲، ص ۳۰۲۔

⑤ "المنآوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایۃ الوقف... إلخ، ج ۲، ص ۴۱۵، ۴۱۶۔

⑥ "المنآوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایۃ الوقف۔ إلخ، ج ۲، ص ۴۱۶۔

و "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الاول فی المتولی، ج ۵، ص ۴۵۰۔

⑦ "المنآوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولایۃ الوقف۔ إلخ، ج ۲، ص ۴۱۶۔

⑧ گرا ہوا۔ ⑨ خریدار۔

درخت کا تاوان لے اور اختیار ہے کہ بائع سے تاوان لے یا مشتری سے اگر بائع سے تاوان لے گا بیع نافذ ہو جائے گی اور مشتری سے لے گا تو باطل رہے گی۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸: وقف کے پھلدار درختوں کو بیچنا جائز نہیں اور کاٹنے کے بعد بیچ سکتا ہے اور نہ پھنسنے والے درخت ہوں تو انھیں کاٹنے سے پہلے بھی بیچ سکتے ہیں اور بید^(۲) حجاز^(۳) نرکل^(۴) وغیرہ جو کاٹنے سے پھر نکل آتے ہیں انھیں تو بیچنا ہی چاہیے کہ یہ خود آمدنی وقف میں داخل ہیں۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹: واقف نے متولی کے لیے حق تولیت رکھا ہے تو تولیت کی خدمت انجام دینے پر وہ ملتا رہے گا اور متولی کو وہی کام کرنے ہو سکے جو متولی کیا کرتے ہیں مثلاً جائیداد کو اجارہ پر دینا وقف میں کچھ کام کرانے کی ضرورت ہے تو اسے کرنا حاصل وصول کرنا مستحقین پر تقسیم کرنا وغیرہ متولی کو یہ ضرور ہوگا کہ امور تولیت^(۶) میں بالکل کوتاہی نہ کرے اور جو کام عادیہ متولی کے ذمہ نہیں ہوتے بلکہ مزدوروں سے متولی کام لیا کرتے ہیں ایسے کام کا مطالبہ متولی سے نہیں کیا جاسکتا کہ اس نے خود کیوں نہیں کیا بلکہ اگر عورت متولی ہے تو وہی کام کر گئی جو عورتیں کیا کرتی ہیں مردوں کے کام کا بار اس پر نہیں ڈالا جاسکتا۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: متولی نے اگر مزدوروں کے ساتھ وہ کام کیا جو مزدور کرتے ہیں اور اسکے فرائض سے یہ کام نہ تھا تو اسکی اجرت متولی نہیں لے سکتا۔^(۸) (بحر الرائق)

مسئلہ ۵۱: متولی پر اہل وقف نے دعویٰ کیا کہ یہ کچھ کام نہیں کرتا اور واقف نے حق تولیت اسکے لیے جو کچھ رکھا ہے وہ کام کے مقابلہ میں ہے، لہذا اسکو نہیں ملنا چاہیے تو حاکم متولی پر ایسے کام کا بار نہیں ڈالے گا جو متولی نہ کرتے ہوں۔^(۹) (بحر الرائق)

مسئلہ ۵۲: متولی اگر اندھا بہرا گونگا ہو گیا مگر اس قابل ہے کہ لوگوں سے کام لے سکتا ہے تو حق تولیت ملے گا ورنہ

① "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف، إلح، ج ۲، ص ۴۱۷.

② ایک قسم کا درخت جس کی شاخیں لچکدار ہوتی ہیں اور اس کی ٹکڑی سے ٹوکریاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں۔

③ ایک قسم کا پودا جو دریا کے کنارے اگتا ہے، اس سے بھی ٹوکریاں بنائی جاتی ہیں۔

④ سرکنڈ۔

⑤ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف، إلح، ج ۲، ص ۴۱۷.

⑥ وقف کے تنظیمی معاملات۔

⑦ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف، إلح، ج ۲، ص ۴۲۵.

⑧ "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۴۰۹.

⑨ المرجع السابق.

نہیں۔ متولی پر کسی نے طعن کیا کہ مثلاً خائن^(۱) ہے تو فقط لوگوں کے کہہ دینے سے اُس کا حق تولیت^(۲) باطل نہیں ہوگا اور نہ اُسے تولیت سے جدا کیا جائے گا بلکہ واقع میں خیانت ثابت ہو جائے تو برطرف کیا جائے گا۔ اور حق بھی بند ہو جائے گا اور اگر پھر اُسکی حالت درست و قابل اطمینان ہو جائے تو پھر اُسے متولی کر دیا جائے اور حق تولیت بھی دیا جائے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳: اگر قاضی اس کو مناسب جانتا ہے کہ متولی کے ساتھ ایک دوسرا شخص شامل کر دے کہ دونوں مل کر کام کریں تو شامل کر سکتا ہے اور حق تولیت میں سے کچھ اسے بھی دینا چاہے تو دے سکتا ہے اور اگر حق تولیت کم ہے کہ دوسرے کو اُس میں سے دینے میں پہلے کے لیے بہت کمی ہو جائے گی تو دوسرے کو وقف کی آمدنی سے بھی دے سکتا ہے۔^(۴) (عالمگیری) اور دوسرے شخص کو اس وجہ سے شامل کیا کہ متولی کی نسبت کچھ خیانت کا شبہ تھا تو تنہا متولی کو تصرف کرنے کا^(۵) حق نہ رہا اور اگر یہ وجہ نہیں تو متولی تنہا تصرف کر سکتا ہے۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۵۴: واقف نے متولی کے لیے اجر مشل سے زیادہ مقرر کیا تو حرج نہیں قاضی وغیرہ کوئی دوسرا شخص اجر مشل سے زیادہ نہیں مقرر کر سکتا۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: واقف نے کام کرنے والے کے لیے کچھ مال مقرر کیا ہے تو اسے یہ جائز نہیں کہ خود کام نہ کرے اور دوسرے کو اپنی جگہ مقرر کر کے وہ رقم بھی اسکے لیے کر دے ہاں اگر واقف نے اسے ایسا اختیار دیا ہے تو ہو سکتا ہے۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: متولی وقف کے کام کے لیے ملازم نوکر رکھ سکتا ہے اور ان کی تنخواہ دے سکتا ہے اور اُن کو موقوف کر کے اُن کی جگہ دوسرے رکھ سکتا ہے۔^(۹) (فتح القدیر)

مسئلہ ۵۷: متولی کو جنون مطبق ہو گیا یعنی ایک سال جنون کو گزر گیا تو تولیت سے علیحدہ کر دیا جائے اور اگر یہ شخص

① خیانت کرنے والا۔ ② وقف کا ختم ہونے کا حق۔

③ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف... إلخ، ج ۲، ص ۴۲۵.

④ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف... إلخ، ج ۲، ص ۴۲۵.

⑤ وقف کے تقاضی معاملات طے کرنے کا۔

⑥ "المر المختار"، کتاب الوقف، فصل بیراعی شرط الواقف... إلخ، ج ۶، ص ۷۰۲.

⑦ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف... إلخ، ج ۲، ص ۴۲۵.

⑧ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف... إلخ، ج ۲، ص ۴۲۶.

⑨ "فتح القدیر"، کتاب الوقف، الفصل الاول فی المتولی، ج ۵، ص ۴۵۰.

اچھا ہو گیا اور کام کے لائق ہو گیا تو اسے تولیت پر مامور^(۱) کیا جاسکتا ہے۔^(۲) (فتح القدیر)

مسئلہ ۵۸: واقف نے ایک شخص کو متولی کیا اور یہ شرط کر دی کہ اگرچہ قاضی اُسے معزول کر دے مگر جو وظیفہ میں نے اُسکے لیے مقرر کیا ہے معزولی کے بعد بھی اُسے دیا جائے یا اُسکے بعد اُسکی اولاد کے لیے بعد نسلاً بعد نسل جاری رہے یہ شرط صحیح ہے اور اسی کے موافق عمل ہوگا۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۹: وقف کرنے کے بعد مر گیا قاضی نے یہ اوقاف ایک شخص کو سپرد کر دیئے اور آمدنی کا دسواں حصہ اس کا رہندہ کے لیے مقرر کیا اور اوقاف میں ایک پن چکی ہے جو بالقطع ایک شخص کے کرایہ میں ہے اسکے لیے کارندہ کی ضرورت نہیں وہ وقف والے خود ہی اسکا کرایہ وصول کر لیتے ہیں تو چکی کی آمدنی کا دسواں حصہ کارندہ کو نہیں ملے گا۔^(۴) (خانہ)

مسئلہ ۶۰: متولی نے مدتوں تک کام ہی نہیں کیا اور قاضی کو اطلاع بھی نہیں دی کہ اسے معزول کر کے دوسرے کو متولی کرتا پھر بھی وہ متولی ہے بغیر معزول کیے معزول نہ ہوگا۔^(۵) (عالمگیری)

اوقاف کے اجارہ کا بیان

مسئلہ ۱: متولی نے وہی مکان یا زمین کو اجارہ پر دیا پھر مر گیا تو اجارہ بدستور باقی رہے گا۔ یوہیں واقف نے کرایہ پر دیا ہو پھر مر گیا جب بھی یہی حکم ہے۔ جو متولی ہے وقف کی آمدنی بھی خود اسی پر صرف ہوگی اُس نے وقف کو اجارہ پر دیا اور مدت اجارہ پوری ہونے سے پہلے فوت ہو گیا جب بھی اجارہ نہیں ٹوٹے گا۔ یوہیں اگر قاضی نے مکانات موقوفہ^(۷) کو کرایہ پر دیدیا ہے اسکے بعد معزول ہو گیا تو اجارہ باقی ہے۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۲: کرایہ دار سے پیشگی کرایہ لیکر مستحقین پر تقسیم کر دیا گیا پھر مدت اجارہ پوری ہونے سے پہلے ان میں سے کوئی مر گیا تو تقسیم توڑی نہیں جائے گی۔^(۹) (عالمگیری)

۱ مقرر۔

۲ "فتح القدیر"، کتاب الوقف، المعصل الاول فی المتولی، ج ۵، ص ۴۵۱

۳ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف، إلخ، ج ۲، ص ۴۶۶۔

۴ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الرابع یحمل دارۃ مسجداً... إلخ، ج ۲، ص ۳۰۳۔

۵ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف، إلخ، ج ۲، ص ۴۶۷۔

۶ خرچ۔

۷ وقف کیئے ہوئے مکان۔

۸ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف، إلخ، ج ۲، ص ۴۱۸۔

۹ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف، إلخ، ج ۲، ص ۴۱۸۔

مسئلہ ۳: وقف کا مال کا شکار کرنے کھا لیا متولی نے اس سے کچھ کم پر صلح کی اگر کا شکار غنی ہے تو صلح ناجائز ہے اور فقیر ہے تو جائز ہے، جبکہ وہ وقف فقرا پر ہو اور اگر وقف کے مستحق مخصوص لوگ ہوں تو اگر چہ کا شکار فقیر ہو کم پر مصالحت جائز نہیں۔ یو ہیں اس صورت میں وقفی زمین یا مکان کو کم کرایہ پر فقیر کو بھی دینا ناجائز ہے اور فقرا پر وقف ہو تو جائز ہے۔^(۱) (خانیہ، بحر الرائق)

مسئلہ ۴: وقفی مکان کو تین سال کے لیے سو روپیہ سال کرایہ پر دیا اور تین شخص اس وقف کی آمدنی کے حقدار ہیں ایک سال گزرنے پر ان میں کا ایک فوت ہو گیا پھر ایک سال اور گزرنے پر دوسرا شخص مر گیا اور تیسرا باقی ہے تو پہلے سال کی رقم پہلے کے ورثہ اور دوسرے اور تیسرے شخص کے درمیان برابر تین حصہ پر تقسیم ہوگی اور دوسرے سال کی رقم دوسرے کے ورثہ اور تیسرے میں نصف نصف تقسیم ہوگی۔ پہلی میت کے ورثہ اس میں سے نہیں پائیں گے اور تیسرے سال کی رقم صرف اس تیسرے کو ملے گی۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: اوقاف کے اجارہ کی مدت طویل نہیں ہونی چاہیے، تین سال سے زیادہ کے لیے کرایہ پر دینا جائز نہیں۔^(۳) (فتح القدیر) اور اگر واقف نے کرایہ کی کوئی مدت بیان کر دی ہے تو اسکی پابندی کی جائے اور نہ بیان کی ہو تو مکانات کو ایک سال تک کے لیے اور زمین کو تین سال تک کے لیے کرایہ پر دیا جائے مگر جب کہ مصلحت اسکے خلاف کو مقتضی ہو^(۴) تو جو تقاضائے مصلحت^(۵) ہو وہ کیا جائے اور یہ زمانہ اور مواضع^(۶) کے اعتبار سے مختلف ہے۔^(۷) (در مختار)

مسئلہ ۶: واقف نے یہ شرط کر دی ہے کہ ایک سال سے زیادہ کے لیے کرایہ پر نہ دیا جائے مگر وہاں ایک سال کے لیے کرایہ پر کوئی لینا ہی نہیں زیادہ مدت کے لیے لوگ مانگتے ہیں تو متولی شرط واقف کے خلاف کر کے ایک سال سے زیادہ کے لیے نہیں دے سکتا۔ بلکہ یہ معاملہ قاضی کے پاس پیش کرے اور قاضی سے اجازت حاصل کر کے ایک سال سے زیادہ کے لیے

① "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب الوقف، معصل فی إجارة الاوقاف ومرارعتها، ج ۲، ص ۳۲۵

و "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۴۰۶.

② "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف... إلخ، ج ۲، ص ۴۱۸

③ "فتح القدیر"، کتاب الوقف، المصل الاول فی المتولی، ج ۵، ص ۴۵۱.

④ یعنی اس کے خلاف میں بہتری ہو۔ ⑤ بھلائی کا تقاضا، بھلائی کے مطابق۔

⑥ وقت اور علاقوں۔

⑦ "الدر المختار"، کتاب الوقف، معصل: برای شرط الواقف... إلخ، ج ۶، ص ۶۱۳

دے اور اگر وقف نامہ میں یوں ہو کہ ایک سال سے زیادہ کے لیے نہ دیا جائے مگر جب کہ اس میں نفع ہو تو خود واقف^(۱) بھی دے سکتا ہے، قاضی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔^(۲) (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۷: اوقاف کو اجر مثل کے ساتھ کرایہ پر دیا جائے یعنی اس حیثیت کے مکان کا جو کرایہ وہاں ہو یا اس حیثیت کے کھیت کا جو لگان^(۳) اُس جگہ ہو اُس سے کم پر دینا جائز نہیں بلکہ جس شخص کو اوقاف کی آمدنی ملتی ہے وہ خود بھی اگر چاہے کہ کرایہ یا لگان کم لے کر دے دوں تو نہیں دے سکتا۔^(۴) (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۸: وقتی دوکان واجبی کرایہ^(۵) پر کرایہ دار کو دے دی اسکے بعد دوسرا شخص آتا ہے اور زیادہ کرایہ دیتا ہے تو پہلے اجارہ کو فتح نہیں کیا جاسکتا۔^(۶) (عائگیری)

مسئلہ ۹: تین سال کے لیے زمین اجارہ پر دی ایک سال پورا ہونے پر کرایہ کا نرخ کم ہو گیا تو اجارہ فتح نہیں ہوگا۔ یوہیں اگر ایک سال کے بعد زیادہ لوگ اسکے خواہشمند ہوئے اور کرایہ کا نرخ^(۷) بڑھ گیا جب بھی اجارہ فتح نہیں ہو سکتا۔^(۸) (خانہ)

مسئلہ ۱۰: متولی نے چند سال کے لیے اجارہ پر زمین دی تھی اور متولی فوت ہو گیا پھر متا جر^(۹) بھی مر گیا اور اسکے ورثہ نے کاشت کی تو بعد ان لوگوں (یعنی متا جر کے ورثہ) کو ملے گا اور ان سے زمین کا لگان نہیں لیا جائے گا، کہ متا جر کی موت سے اجارہ فتح ہو گیا بلکہ زمین میں ان کی زراعت سے جو نقصان ہوا ہے وہ لیا جائے گا اور یہ مصالح وقف میں صرف ہوگا^(۱۰)، جن پر وقف ہے اُن کو نہیں دیا جائے گا۔^(۱۱) (خانہ)

مسئلہ ۱۱: متولی نے اجر مثل سے کم کرایہ پر اجارہ دیا تو لینے والے کو اجر مثل دینا ہوگا اور اجرت کا ذکر نہ کیا جب بھی یہی حکم ہے۔ یوہیں جہیم کی جائداد کو کم کرایہ پر دیا تو واجبی کرایہ دینا ہوگا۔^(۱۲) (خانہ)

۱ بہار شریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ "رد المحتار میں اس مقام پر "والف" کا ذکر نہیں بلکہ "مولى" مذکور ہے۔"۔ عیوبہ

۲ "الدر المختار"، کتاب الوقف، فصل: یراعی شرط الواقف... إلخ، ج ۶، ص ۶۱۲۔

۳ زراعت جو زمین سے حاصل ہو۔

۴ "الدر المختار و رد المختار"، کتاب الوقف، فصل: یراعی شرط الواقف... إلخ، مطلب: استحجار الدار... إلخ، ج ۶، ص ۶۱۶۔

۵ راجح کرایہ جو مجموعاً لیا جاتا ہے۔

۶ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف۔ إلخ، ج ۲، ص ۴۱۹۔ ۷ بھاؤ۔

۸ "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب الوقف، فصل فی الإجارة الاوقاف ومرارعتها، ج ۲، ص ۳۲۲۔

۹ کرائے پر لینے والا۔ ۱۰ یعنی وقف کی تعمیر و درنگی میں خرچ ہوگا۔

۱۱ "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب الوقف، فصل فی الإجارة الاوقاف ومرارعتها، ج ۲، ص ۳۲۲-۳۲۳۔

۱۲ "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب الوقف، فصل فی الإجارة الاوقاف ومرارعتها، ج ۲، ص ۳۲۲۔

مسئلہ ۱۲: ایک شخص مثلاً آٹھ روپے کرایہ دینے کو کہتا ہے اور دوسرا دس، مگر یہ دس دینے والا ناہند^(۱) ہے تو اسکو نہ دیا جائے، آٹھ والے کو دیا جائے۔^(۲) (بحر الرائق)

مسئلہ ۱۳: وہی زمین کو متولی خود اپنے اجارہ میں نہیں لے سکتا کہ خود مکان موقوف^(۳) میں رہے اور کرایہ دے یہ کھیت بوئے اور لگان دے البتہ قاضی اسکو اجارہ پر دے تو ہو سکتا ہے۔^(۴) (خانہ) اور اجر مثل سے زیادہ کرایہ پر لے تو ہو سکتا ہے۔ یوہیں اپنے باپ یا بیٹے کو بھی کرایہ پر نہیں دے سکتا مگر جب کہ بہ نسبت دوسروں کے ان سے زیادہ کرایہ لے۔^(۵) (بحر الرائق)

مسئلہ ۱۴: وہی زمین کرایہ پر لیکر کسی نے اس میں مکان بنایا اور اب زمین کا کرایہ پہلے سے زیادہ ہو گیا تو اگر مالک مکان زیادہ کرایہ دینے کے لیے طیار^(۶) ہے تو زمین اسی کے کرایہ میں رہنے دیں ورنہ اس سے کہیں اپنا عملہ^(۷) اٹھالے اور زمین کو خالی کر دے۔^(۸) (عالمگیری) اور اگر اجارہ کی مدت پوری ہو چکی ہے تو اختیار ہے چاہے اسی کو زیادہ کرایہ لے کر دیں یا دوسرے کو۔^(۹) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۵: مکان موقوف کو عاریت دینا بغیر کرایہ کسی کو رہنے کے لیے دیدینا جائز ہے اور رہنے والے کو کرایہ دینا پڑیگا۔ یوہیں جو شخص متولی کی بغیر اجازت رہنے لگا اُسے بھی جو کرایہ ہوتا چاہیے دینا ہوگا۔^(۱۰) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: مکان موقوف کو متولی نے بیع کر دیا^(۱۱) پھر یہ متولی معزول ہو گیا اور دوسرا اسکی جگہ متولی ہوا، اس نے مشتری پر دعویٰ کیا اور قاضی نے بیع باطل ہونے کا حکم دیا تو مشتری^(۱۲) کو اتنے دنوں کا کرایہ بھی دینا ہوگا۔^(۱۳) (خانہ)

مسئلہ ۱۷: روپے اشرفی یعنی ٹمن کے علاوہ مثلاً اسباب^(۱۴) کے بدلے میں اجارہ کیا^(۱۵) تو جائز ہے اور اسوقت اس سامان کو بیچ کر وقف کی آمدنی میں داخل کرے۔^(۱۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: وہی زمین کو خود متولی بھی وقف کی طرف سے کاشت کر سکتا ہے اور اس صورت میں مزدوروں کی اجرت

۱ ادا نیکل میں ٹال ٹول اور تاخیر کرنے والا۔

۲ "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۴۰۰۔

۳ "العتاویٰ انخابیہ"، کتاب الوقف، فصل فی الإجارة الاوقاف ومرارعتها، ج ۲، ص ۳۲۲۔

۴ "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۳۹۴۔

۵ عمارت کی تعمیر کا تمام ساز و سامان۔

۶ "العتاویٰ انخابیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف، إلخ، ج ۲، ص ۴۲۲۔

۷ "رد المحتار"، کتاب الوقف، فصل، یراعی شرط الوقف... إلخ، مطلب مهم: فی معنی قولہم... إلخ، ج ۶، ص ۶۱۹۔

۸ "العتاویٰ انخابیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف، إلخ، ج ۲، ص ۴۲۰۔

۹ ...خریدار۔

۱۰ "العتاویٰ انخابیہ"، کتاب الوقف، فصل فی الإجارة الاوقاف ومرارعتها، ج ۲، ص ۳۲۵۔

۱۱ ...ٹھیکے پر دیا۔

۱۲ "العتاویٰ انخابیہ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف، إلخ، ج ۲، ص ۴۲۱۔

وغیرہ وقف سے ادا کرے گا۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: وقفی مکان کرایہ پر دیا اور شکست ریخت^(۲) وغیرہ کرایہ دار کے ذمہ رکھی تو اجارہ باطل ہے، ہاں اگر مرمت کے لیے کوئی رقم معین کر دی کہ اتنے روپے مرمت میں صرف کرنا تو جائز ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: فقیروں پر ایک مکان وقف ہے کہ اس کی آمدنی فقرا کو دی جائے گی اس مکان کو ایک فقیر نے کرایہ پر لیا تو کرایہ چونکہ فقیر ہی کو دیا جاتا ہے، لہذا جتنا اس کو دینا ہے اتنا کرایہ چھوڑ دینا جائز ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: جس شخص پر مکان وقف ہے وہ خود اس مکان کو کرایہ پر نہیں دے سکتا جبکہ یہ متولی نہ ہو۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۲۲: مکان یا کھیت کو کم پر دیدیا تو یہ کی مستاجر^(۶) سے پوری کرائی جائے گی متولی سے وصول نہ کریں گے مگر متولی سے سہو اور غفلت کی بنا پر ایسا ہوا تو درگزر کریں گے اور قصداً ایسا کیا تو خیانت ہے، معزول کر دیا جائے گا بلکہ خود واقف نے قصداً کم پر دیا ہے تو اسکے ہاتھ سے بھی وقف کو نکال لیں گے۔^(۷) (درمختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۳: دھمی زمین اگر عشری ہے تو عشر کا شکار پر ہے اور خراجی ہے تو خراج وقف کی آمدنی سے دیا جائے گا۔^(۸)

مسئلہ ۲۴: وقف پر کچھ خرچ کرنے کی ضرورت پیش آئی اور آمدنی کا روپیہ موجود نہیں ہے تو قاضی سے اجازت لیکر قرض لیا جاسکتا ہے۔ بطور خود متولی کو قرض لینے کا اختیار نہیں۔ یوہیں خراج کا روپیہ دینا ہے تو اسکے لیے بھی بااجازت قاضی قرض لیا جائے گا یعنی جبکہ اس سال آمدنی ہی نہ ہوئی اور اگر آمدنی ہوئی مگر متولی نے مستحقین پر تقسیم کر دی خراج کے لیے نہیں رکھی تو خراج کی قدر متولی کو تادان دینا ہوگا۔^(۹) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: وقف کی طرف سے زراعت کرنے کے لیے تخم^(۱۰) وغیرہ کی ضرورت ہے اور روپیہ خرچ کے لیے موجود

① "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف. إلخ، ج ۲، ص ۴۲۱.

② ٹوٹ پھوٹ کی تعمیر و مرمت۔

③ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف. إلخ، ج ۲، ص ۴۲۱.

④ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف. إلخ، ج ۲، ص ۴۲۱.

⑤ "الدر المختار"، کتاب الوقف، فصل: یراعی شرط الواقف... إلخ، ج ۶، ص ۶۲۲.

⑥ اجرت پر لینے والا۔

⑦ "الدر المختار و رد المحتار"، کتاب الوقف، فصل: یراعی شرط الواقف... إلخ، مطلب: اذا أحر المتولی بهن... إلخ، ج ۶، ص ۶۲۳.

⑧ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف. إلخ، ج ۲، ص ۴۲۴.

⑨ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف. إلخ، ج ۲، ص ۴۲۴.

⑩ حق۔

نہیں ہے تو قاضی سے اجازت لے کر اسکے لیے بھی قرض لے سکتا ہے۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: وقفی مکان کے متصل دوسرا مکان ہے بیچ میں ایک دیوار ہے جو دوسرے مکان والے کی ہے وہ دیوار گر گئی پھر مالک مکان نے دیوار اٹھوائی⁽²⁾ مگر وقف کی حد میں اٹھائی تو متولی اُس دیوار کو توڑوا دیکر اور متولی یہ چاہے کہ اُسے قیمت دیکر دیوار وقف کی کر لے یہ جائز نہیں۔⁽³⁾ (خانہ)

مسئلہ ۲۷: وقف کی زمین میں درخت تھے جو بیچ ڈالے گئے اور جنوز⁽⁴⁾ کا لٹے نہیں گئے کہ خریدار کو وہی زمین اجارہ میں دی گئی اگر درخت جڑ سمیت بیچے گئے تھے تو زمین کا اجارہ جائز ہے اور اگر زمین کے اوپر اوپر سے بیچے گئے تو اجارہ جائز نہیں۔⁽⁵⁾ (خانہ)

مسئلہ ۲۸: گاؤں وقف ہے اور وہاں کے کاشتکار بٹائی⁽⁶⁾ پر کھیت کیا کرتے ہیں اُس گاؤں میں قاضی کی طرف سے کوئی حاکم آیا جس نے کسی کو لگان⁽⁷⁾ پر کھیت دید یا فصل طیار ہونے پر متولی آیا اور حسب دستور بٹائی کرانا چاہتا ہے لگان کے روپے نہیں لیتا تو جو متولی چاہتا ہے وہی ہوگا۔⁽⁸⁾ (خانہ)

مسئلہ ۲۹: وقفی زمین کسی نے غصب کر لی⁽⁹⁾ اور غاصب نے اپنی طرف سے کچھ اضافہ کیا ہے اگر یہ زیادت⁽¹⁰⁾ مال متقوم⁽¹¹⁾ نہ ہو مثلاً زمین کو جوت کر⁽¹²⁾ ٹھیک کیا ہے یا اُس میں نہر کھدوائی ہے یا کھیت میں کھاڈو لوائی ہے جوٹی میں مل گئی تو غاصب سے زمین واپس لی جائے گی اور ان چیزوں کا کچھ معاوضہ نہیں دیا جائے گا اور اگر وہ زیادت مال متقوم ہے مثلاً مکان بنایا ہے یا بیڑ⁽¹³⁾ لگائے ہیں تو اگر مکان یا درخت کے نکالنے سے زمین خراب نہ ہو تو غاصب سے کہا جائے گا اپنا عملہ⁽¹⁴⁾ اٹھالے یا بیڑ

① "العتاوی الہمدیہ"، کتاب الوقف، الباب العاشر فی ولاية الوقف... إلخ، ج ۲، ص ۴۲۴.

② بنوائی۔

③ "العتاوی الخانیہ"، کتاب الوقف، فصل فی الإجارة الاوقاف و مزارعتها، ج ۲، ص ۳۲۳.

④ ابھی تک۔

⑤ "العتاوی الخانیہ"، کتاب الوقف، فصل فی الإجارة الاوقاف و مزارعتها، ج ۲، ص ۳۲۳، ۳۲۴.

⑥ باہمی تقسیم۔

⑦ "العتاوی الخانیہ"، کتاب الوقف، فصل فی الإجارة الاوقاف و مزارعتها، ج ۲، ص ۳۲۴.

⑧ زبردستی قبضہ میں لے لی۔

⑨ قیمت رکھنے والا مال۔

⑩ یعنی عمارت کی تعمیر کا تمام ساز و سامان، عمارت کا مہر۔

⑪ اضافہ۔

⑫ محل چلا کر۔

⑬ درخت۔

اُکھاڑ لے اور زمین خالی کر کے واپس کر دے اور اگر مکان یا درخت جدا کرنے میں زمین خراب ہو جائے گی تو اُکھڑے ہوئے درخت یا ٹکالے ہوئے عملہ کی قیمت غاصب کو دی جائے گی اور غاصب کو یہ بھی اختیار ہے کہ زمین کے اوپر سے درخت کو اس طرح کاٹ لے کہ زمین کو نقصان نہ پہنچے۔^(۱) (خانہ)

دعویٰ اور شہادت کا بیان

مسئلہ ۱: مکان یا زمین بیع کر دی اب کہتا ہے اُسکو میں نے وقف کر دیا تھا اس بیان پر اگر گواہ نہیں پیش کرتا ہے اور مدعی علیہ^(۲) سے حلف^(۳) لینا چاہتا ہے تو اُسکی بات نہیں مانیں گے اور حلف نہ دیں گے اور گواہ سے وقف ہونا ثابت کر دے تو گواہ مقبول ہیں اور بیع باطل۔^(۴) (عالمگیری) اور مشتری سے اتنے دنوں کا کرایہ لیا جائے گا جب تک اُس کا قبضہ تھا اور مشتری^(۵) من کے وصول کرنے کے لیے اس جائیداد کو اپنے قبضہ میں نہیں رکھ سکتا۔^(۶) (در مختار)

مسئلہ ۲: وقف کے متعلق بدون دعویٰ^(۷) کے بھی شہادت قبول کر لی جاتی ہے اسی وجہ سے باوجود مدعی کے کلام متناقض^(۸) ہونے کے وقف میں شہادت قبول ہو جاتی ہے کہ تناقض سے دعویٰ جاتا رہا اور شہادت بغیر دعویٰ ہوئی۔^(۹) (در مختار)

مسئلہ ۳: اصل وقف میں اگرچہ بغیر دعویٰ بھی شہادت قبول ہوتی ہے مگر کسی شخص کا کسی وقف کے متعلق حق ثابت ہونے کے لیے دعویٰ شرط ہے بغیر دعویٰ گواہی کوئی چیز نہیں مثلاً ایک شخص کسی وقف کی آمدنی کا حقدار ہے اور گواہوں سے حقدار ہونا ثابت بھی ہو تو جب تک وہ خود دعویٰ نہ کرے اُس کا حق فقرا کو دیں گے خود اُسکو نہیں دیں گے۔^(۱۰) (در مختار)

① "العتاوی الحامیة"، کتاب الوقف، فصل فی إجارة الأوقاف ومزارعتها، ج ۲، ص ۳۲۴.

② جس پر دعویٰ کیا جائے۔ ③ قسم۔

④ "العتاوی الہدیة"، کتاب الوقف، الباب السادس فی الدعوی والشہادة، الفصل الاول، ج ۲، ص ۴۳۰.

⑤ خریدار۔

⑥ "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۲، ص ۶۵۵-۶۵۶.

⑦ دعویٰ کے بغیر۔

⑧ مخاف معنی۔

⑨ "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۲، ص ۶۲۶.

⑩ "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۲، ص ۶۲۷.

مسئلہ ۴: کسی زمین کی نسبت پہلے یہ کہا تھا کہ یہ فلاں پر وقف ہے اب دعویٰ کرتا ہے کہ مجھ پر وقف ہے تو چونکہ اُس کے قول میں تناقض^(۱) ہے، لہذا دعویٰ باطل و نامسموع^(۲) ہے۔^(۳) (عائگیری)

مسئلہ ۵: کسی جائیداد کی نسبت یہ دعویٰ کہ وقف ہے سنا نہیں جائے گا بلکہ اگر دعویٰ میں یہ بھی ہو کہ میں اُسکی آمدنی کا مستحق ہوں جب بھی مسموع نہیں تا وقتیکہ دعویٰ میں یہ نہ ہو کہ میں اُس کا متولی ہوں۔ دعویٰ مسموع نہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ فقط اسکے دعویٰ کے بنا پر قابض پر حلف نہیں دیں گے ہاں اگر گواہ گواہی دیں تو گواہی مقبول ہوگی۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: مشتری نے بائع^(۵) پر دعویٰ کیا کہ جو زمین تو نے میرے ہاتھ بیچ کی ہے یہ وقف ہے تجھ کو اسکے بیچنے کا حق نہ تھا یہ دعویٰ مسموع نہیں بلکہ یہ دعویٰ متولی کی جانب سے ہونا چاہیے اور متولی نہ ہو تو قاضی اپنی طرف سے کسی کو متولی مقرر کرے گا جو مقدمہ کی پیروی کرے گا اور وقف ثابت ہونے پر بیع باطل ہو جائے گی اور مشتری کو ثمن واپس ملے گا۔^(۶) (عائگیری)

مسئلہ ۷: قاضی نے کسی جائیداد کے متعلق وقف کا فیصلہ دیا تو صرف مدعی کے مقابل یہ فیصلہ نہیں بلکہ سب کے مقابل ہے یعنی فیصلے دو قسم کے ہوتے ہیں، بعض فیصلے صرف مدعی اور مدعی علیہ کے درمیان میں ہیں دوسروں سے اسکو تعلق نہیں مثلاً ایک شخص نے دوسرے کی کسی چیز پر دعویٰ کیا کہ یہ میری ہے اور قاضی نے فیصلہ دیدیا تو یہ فیصلہ سب کے مقابل میں نہیں ہے بلکہ تیسرا شخص پھر دعویٰ کر سکتا ہے اور چوتھا پھر کر سکتا ہے، وغیرہ اقلیاس۔ اور بعض فیصلے سب کے مقابل میں ہوتے ہیں کہ اب دوسرا دعویٰ ہی نہیں ہو سکتا مثلاً ایک شخص پر کسی نے دعویٰ کیا کہ یہ میرا غلام ہے اُس نے جواب دیا کہ میں آزاد ہوں اور قاضی نے حریت^(۷) کا حکم دیا تو اب کوئی بھی اُسکی عبدیت^(۸) کا دعویٰ نہیں کر سکتا یا کسی عورت کو قاضی نے ایک شخص کی منکوحہ ہونے کا حکم دیا تو دوسرا اپنی منکوحہ ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

① اختلاف۔

② سنا نہیں جائے گا۔

③ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الوقف، الباب السادس فی الدعوی والشہادۃ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۴۳۱۔

④ "الدر المختار و رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب: المواضع التي تقبل فيها الشہادۃ، ج ۶، ص ۶۲۸۔

⑤ بیچنے والا۔

⑥ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الوقف، الباب السادس فی الدعوی والشہادۃ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۴۳۱۔

⑦ آزادی۔

⑧ غلامی۔

یو ہیں کسی بچہ کا ایک شخص سے نسب ثابت ہو گیا تو دوسرا اُسکے نسب کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح سے کسی جائیداد پر ایک شخص نے اپنی ملک کا دعویٰ کیا جس کے قبضہ میں ہے اُس نے جواب دیا یہ وقف ہے اور وقف ہونا ثابت کر دیا قاضی نے وقف ہونے کا حکم دیا تو اب ملک کا دوسرا دعویٰ اس پر ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ یہ فیصلہ تمام جہان کے مقابل میں ہے مگر واقف اگر حیلہ باز آدمی ہو کہ اس وقف کے حیلہ سے دوسرے کی املاک پر قبضہ کرتا ہو مثلاً دوسرے کی جائیداد پر قبضہ کر لیا اور تیسرے سے اپنے اوپر دعویٰ کر دیا اور جواب یہ دیا کہ وقف ہے اور وقف کے گواہ بھی پیش کر دیے اور قاضی نے وقف کا حکم دیدیا اگر ایسے حیلہ باز کے وقف کی قضاء ویسی ہی ہو تو بیچارے اصل مالک اپنی جائیداد سے ہاتھ دھو⁽¹⁾ بیٹھا کریں اور کچھ نہ کر سکیں، لہذا اس صورت میں یہ فیصلہ سب کے مقابل میں نہیں۔⁽²⁾ (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۸: وقف کے ثبوت کے لیے گواہی دی تو گواہ کو یہ بیان کرنا ضرور نہیں ہے کہ کس نے وقف کیا بلکہ اگر اس سے لاطعی بھی ظاہر کرے جب بھی شہادت معتبر ہو سکتی ہے۔⁽³⁾ (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۹: وقف میں شہادۃ علی الشہادۃ معتبر ہے اور وقف ہونا مشہور ہو تو اگرچہ اس کے سامنے واقف نے وقف نہیں کیا ہے محض شہرت کی بنا پر اسکو شہادت دینا جائز ہے بلکہ اگر قاضی کے سامنے تصریح کر دے کہ میری شہادت سہمی⁽⁴⁾ ہے جب بھی گواہی نامعتبر نہیں۔⁽⁵⁾ (در مختار)

مسئلہ ۱۰: ایک شخص نے دوسرے پر دعویٰ کیا کہ یہ زمین مجھ پر وقف ہے زمین جس کے قبضہ میں ہے وہ کہتا ہے یہ میری ملک ہے گواہوں نے واقف کا وقف کرنا بیان کیا اور یہ کہ جس وقت اُس نے وقف کی تھی اُسی کے قبضہ میں تھی تو فقط اتنی ہی بات سے وقف ثابت نہیں ہوگا بلکہ گواہوں کو یہ بیان کرنا بھی ضرور ہے کہ واقف اُس زمین کا مالک بھی تھا۔⁽⁶⁾ (رد المحتار)

مسئلہ ۱۱: پُرانا وقف ہے جس کے مصارف و شرائط کا پتہ نہیں چلتا اس میں بھی سہمی شہادت معتبر ہے اور

۱۔ دعو، یعنی مالک ہی نہ رہیں۔

۲۔ الدر المختار و رد المختار، کتاب البیوع، باب الاستحقاق، ج ۷، ص ۴۴۹-۴۵۵

۳۔ الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الوقف، الباب السادس فی الدعوی والشہادۃ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۴۳۱۔

۴۔ و الدر المختار، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۶۲۹۔

۵۔ سنی ہوئی بات کی گواہی دینے کو شہادت سہمی کہتے ہیں۔

۶۔ الدر المختار، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۶۲۹-۶۳۲۔

۷۔ الدر المختار، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۶۲۹۔

زمانہ گزشتہ کا اگر عملدرآمد معلوم ہو سکے یا قاضی کے دفتر میں شرائط و مصارف کا ذکر ہے تو اسی کے موافق عمل کیا جائے۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: ایک شخص کے قبضہ میں جائداد ہے اُس پر کسی نے وقف ہونے کا دعویٰ کیا اور ثبوت میں ایک دستاویز^(۲) پیش کرتا ہے تو فقط دستاویز کی بنا پر وقف ہونا نہیں قرار پائے گا اگرچہ اُس دستاویز پر گزشتہ قاضیوں کی تحریریں بھی ہوں۔ یو ہیں کسی مکان کے دروازہ پر وقف کا کتبہ کندہ^(۳) ہونے سے بھی قاضی وقف کا حکم نہیں دے گا یعنی بغیر شہادت فقط تحریر قابل اعتبار نہیں مگر جبکہ دستاویز کی نقل قاضی کے دفتر میں ہو تو ضرور قابل قبول ہے، خصوصاً جبکہ گزشتہ قاضیوں کے دستخط اُس پر ہوں۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: کسی جائداد کا وقف ہونا معروف و مشہور ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ اس کا مصرف کیا ہے تو شہرت کی بنا پر وقف قرار پائے گا اور فقرا پر خرچ کیا جائے گا۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: گواہ نے یہ گواہی دی کہ یہ جائداد مجھ پر یا میری اولاد یا میرے باپ دادا پر وقف ہے تو گواہی مقبول نہیں۔ یو ہیں اگر یہ گواہی دی کہ مجھ پر اور فلاں اجنبی پر وقف ہے جب بھی مقبول نہیں نہ اسکے حق میں وقف ثابت ہوگا نہ اُس دوسرے کے حق میں اور اگر دو گواہ ہوں ایک کی گواہی یہ ہے کہ زید پر وقف ہے اور دوسرا گواہی دیتا ہے کہ عمرو پر وقف ہے تو نفس وقف کے متعلق چونکہ دونوں متفق ہیں وقف ثابت ہو جائے گا، مگر موقوف علیہ میں چونکہ اختلاف ہے، لہذا یہ جائداد فقرا پر مصرف ہوگی، نہ زید پر ہوگی، نہ عمرو پر۔^(۶) (خانہ)

مسئلہ ۱۵: ایک گواہ نے بیان کیا کہ یہ ساری زمین وقف ہے دوسرا کہتا ہے آدمی تو آدمی ہی کا وقف ہونا ثابت ہوا۔^(۷) (عالمگیری)

① "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: فی الشهادة علی الوقف بالتسامع، ج ۶، ص ۶۳۰-۶۳۲

② رجسٹر، تحریر نامہ۔

③ یعنی دروازے پر لکھی ہوئی جتنی لگی ہو کہ یہ وقف ہے۔

④ "ردالمحتار"، کتاب الوقف، مطلب: احصر صکاً فی خطوط العنول، إلخ، ج ۶، ص ۶۳۰-۶۳۲.

⑤ "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۶۳۱-۶۳۵.

⑥ "الفتاویٰ الحایة"، کتاب الوقف، فصل فی دعوی الوقف والشهادة، ج ۲، ص ۳۲۶

⑦ "الفتاویٰ الہدیة"، کتاب الوقف، الباب السادس فی الدعوی والشهادة، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۴۳۴.

مسئلہ ۱۶: دو شخصوں نے شہادت دی کہ پروس کے فقیروں پر وقف کی اور خود یہ دونوں اُسکے پروس کے فقیر ہوں جب بھی گواہی مقبول ہے یا گواہی دی کہ فلاں مسجد کے محتاجوں پر وقف ہے تو گواہی مقبول ہے اگرچہ یہ دونوں اُس مسجد کے محتاجین^(۱) سے ہوں۔ یوہیں اہل مدرسہ وقف مدرسہ کے لیے شہادت دیں تو گواہی مقبول ہے۔^(۲) (خانیہ) یوہیں متولی اور ایک دوسرا شخص دونوں گواہی دیں کہ یہ مکان فلاں مسجد پر وقف ہے تو گواہی مقبول ہے۔^(۳) (در مختار)

مسئلہ ۱۷: ایک مکان ایک شخص کے قبضہ میں ہے دوسرے شخص نے گواہوں سے ثابت کیا کہ اُس پر وقف ہے اور متولی مسجد نے گواہوں سے یہ ثابت کیا کہ مسجد پر وقف ہے اگر دونوں نے وقف کی تاریخیں ذکر کیں تو جس کی تاریخ مقدم ہے اُسکے موافق فیصلہ ہوگا ورنہ دونوں میں نصف نصف کر دیا جائے گا۔^(۴) (بحر الرائق)

مسئلہ ۱۸: گواہوں نے یہ گواہی دی کہ فلاں نے اپنی زمین وقف کی اور واقعہ نے اُس کے حدود نہیں بیان کیے مگر کہتے ہیں کہ ہم اُس زمین کو پہچانتے ہیں تو گواہی مقبول نہیں کہ ہو سکتا ہے اُس شخص کی اس زمین کے علاوہ کوئی دوسری زمین بھی ہو اور اگر گواہ کہتے ہوں کہ ہمارے علم میں اُس کی دوسری زمین نہیں جب بھی قبول نہیں کہ ہو سکتا ہے زمین ہو اور ان کے علم میں نہ ہو۔^(۵) (خانیہ) یہ اُس صورت میں ہے جبکہ واقعہ نے مطلق زمین کا وقف کرنا ذکر کیا اور اگر ایسے لفظ سے ذکر کیا کہ گواہوں کو معلوم ہو گیا کہ فلاں زمین ہے جس کے یہ حدود ہیں اور قاضی کے سامنے حدود بیان بھی کریں تو گواہی مقبول ہوگی۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: گواہ کہتے ہیں واقعہ نے حدود بیان کر دیے تھے مگر ہم بھول گئے تو گواہی مقبول نہیں اور اگر گواہوں نے دوحیدیں بیان کیں جب بھی قبول نہیں اور تین حدیں بیان کر دیں تو گواہی مقبول ہے۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: گواہوں نے کہا کہ فلاں نے اپنی زمین وقف کی جس کے حدود بھی واقعہ نے بیان کر دیے مگر ہم نہیں

① حاجت مندوں۔

② "العتاوی الخاویۃ"، کتاب الوقف، فصل فی دعوی الوقف والشہادۃ، ج ۲، ص ۳۲۶

③ "المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۶۸۷۔

④ "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۳۲۔

⑤ "العتاوی الخاویۃ"، کتاب الوقف، فصل فی دعوی الوقف والشہادۃ، ج ۲، ص ۳۲۶

⑥ "العتاوی الہمدیۃ"، کتاب الوقف، الباب السادس فی الدعوی والشہادۃ، الفصل الثانی، ج ۲، ص ۴۳۴

⑦ المرجع السابق۔

جانتے یہ زمین کہاں ہے تو گواہی مقبول ہے وقف ثابت ہو جائے گا مگر مدعی کو گواہوں سے ثابت کرنا ہوگا کہ وہ زمین یہ ہے۔⁽¹⁾ (خانیہ)

مسئلہ ۲۱: گواہوں میں اختلاف ہوا ایک کہتا ہے مرنے کے بعد کے لیے وقف کیا دوسرا کہتا ہے وقف صحیح تمام⁽²⁾ ہے تو گواہی مقبول نہیں اور اگر ایک نے کہا صحت میں وقف کیا دوسرا کہتا ہے مرض الموت میں وقف کیا ہے تو یہ اختلاف ثبوت وقف کے منافی نہیں۔⁽³⁾ (خانیہ)

مسئلہ ۲۲: ایک شخص فوت ہوا اُس نے دوڑ کے چھوڑے اور ایک کے ہاتھ میں باپ کی جائیداد ہے وہ کہتا ہے میرے باپ نے یہ جائیداد مجھ پر وقف کر دی ہے اس کا دوسرا بھائی کہتا ہے والد نے ہم دونوں پر وقف کی ہے اور گواہ کسی کے پاس نہ ہوں تو دوسرے کا قول معتبر ہے جو دونوں پر وقف ہونا بتاتا ہے۔⁽⁴⁾ (خانیہ)

مسئلہ ۲۳: ایک زمین چند بھائیوں کے قبضہ میں ہے وہ سب بالاتفاق یہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے باپ نے یہ زمین وقف کی ہے مگر ہر ایک وقف کا مصرف⁽⁵⁾ علیحدہ علیحدہ بتاتا ہے تو قاضی اسکے متعلق یہ فیصلہ کرے گا کہ زمین تو وقف قرار دی جائے اور جس نے جو مصرف بیان کیا اس کا حصہ اُس مصرف میں صرف کیا جائے اور قاضی اُن میں سے جس کو چاہے متولی مقرر کر دے اور اگر ان ورثہ میں کوئی نابالغ یا غائب ہے تو جب تک بالغ نہ ہو یا حاضر نہ ہو اُسکے حصہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہ ہوگا۔⁽⁶⁾ (خانیہ)

مسئلہ ۲۴: ایک شخص کے قبضہ میں مکان ہے اُس پر کسی نے دعویٰ کیا کہ یہ مکان مع زمین کے میرا ہے قابض نے جواب میں کہا یہ مکان فلاں مسجد پر وقف ہے مگر مدعی نے گواہوں سے اپنی ملک ثابت کر دی قاضی نے اُسکے موافق فیصلہ دیدیا اور دفتر میں لکھ دیا اس کے بعد مدعی یہ اقرار کرتا ہے کہ زمین وقف ہے اور مصرف عمارت میری ہے تو دعویٰ بھی باطل ہو گیا اور فیصلہ بھی اور قاضی کی تحریر بھی یعنی پورا مکان مع زمین وقف ہی قرار پائے گا۔⁽⁷⁾ (خانیہ)

① "الفتاویٰ الحامیة"، کتاب الوقف، فصل فی دعوی الوقف والشہادۃ، ج ۲، ص ۳۲۶

② جس میں کسی قسم کی کوئی تطیق یعنی مرنے، وغیرہ کی کوئی قید نہ ہو اسے وقف صحیح تمام کہتے ہیں۔

③ "الفتاویٰ الحامیة"، کتاب الوقف، فصل فی دعوی الوقف والشہادۃ، ج ۲، ص ۳۲۶.

④ المرجع السابق۔

⑤ خرچ کرنے کا مقام۔

⑥ "الفتاویٰ الحامیة"، کتاب الوقف، فصل فی دعوی الوقف والشہادۃ، ج ۲، ص ۳۲۶.

⑦ المرجع السابق.

مسئلہ ۲۵: دو جائدادیں ہیں ایک جائداد جس کے قبضہ میں ہے موجود ہے اور دوسری جس کے قبضہ میں ہے یہ غائب ہے جو شخص موجود ہے اُس پر کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ دونوں جائدادیں میرے دادا کی ہیں کہ اُس نے اپنی اولاد پر نسلاً بعد نسل وقف کی ہے اگر گواہوں سے یہ ثابت ہوا کہ دونوں جائدادیں واقف کی تھیں اور دونوں کو ایک ساتھ وقف کیا اور دونوں ایک ہی وقف ہے تو قاضی دونوں جائدادوں کے وقف کا فیصلہ دے گا اور اگر گواہوں نے ان کا دو وقف ہونا بیان کیا تو جو موجود ہے اُس کے مقابل فیصلہ ہوگا اور اُس کے پاس جو جائداد ہے وقف قرار پائے گی اور غائب کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوگا آنے پر ہوگا۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: دو منزلہ مکان مسجد سے متصل ہے مسجد میں جو صف بند مٹی ہے وہ نیچے والی منزل میں مصلیٰ چلی آتی ہے اور نیچے والی منزل میں گرمی جاڑوں میں نماز بھی پڑھی جاتی ہے اب اہل مسجد اور مکان والوں میں اختلاف ہوا مکان والے کہتے ہیں کہ یہ مکان ہمیں میراث میں ملا ہے تو انھیں کا قول معتبر ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: گواہوں نے گواہی دی کہ اس مکان میں جو کچھ اس کا حصہ تھا یا جو کچھ اسے اپنے باپ کے ترکہ سے ملا تھا وقف کر دیا مگر گواہوں کو یہ نہیں معلوم کہ حصہ کتنا ہے یا ترکہ میں کتنا ملا ہے جب بھی شہادت مقبول ہے اور اگر واقف کے مقابل میں گواہوں نے بیان کیا کہ اس نے وقف کرنے کا اقرار کیا اور ہم کو نہیں معلوم کہ وہ کونسا مکان یا زمین ہے تو قاضی واقف کو مجبور کرے گا کہ جائداد موقوفہ^(۳) کو بیان کرے جو وہ بیان کر دے وہی وقف ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: ایک شخص نے دوسرے پر دعویٰ کیا کہ اس نے یہ زمین مساکین پر وقف کر دی ہے وہ انکار کرتا ہے مدعی نے اقرار کے گواہ پیش کیے تو گواہی مقبول ہے اور وقف صحیح ہے اور اُس کے ہاتھ سے زمین نکال لی جائے گی۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: کسی شخص نے مسجد بنائی یا اپنی زمین کو قبرستان یا مسافر خانہ بنایا ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ زمین میری ہے اور بانی^(۶) کہیں چلا گیا ہے موجود نہیں ہے تو اگر بعض اہل مسجد کے مقابل میں فیصلہ ہو گیا تو سب کے مقابل میں ہو گیا اور مسافر خانہ کے لیے یہ ضرور ہے کہ بانی یا نائب کے مقابل میں فیصلہ ہو اُنکی عدم موجودگی میں کچھ نہیں کیا جاسکتا۔^(۷) (عالمگیری)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب السادس فی الدعوی والشہادۃ، ج ۲، ص ۴۳۲.

② المرجع السابق.

③ وقف کی ہوئی جائداد۔

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب السادس فی الدعوی والشہادۃ، ج ۲، ص ۴۳۵.

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب السادس فی الدعوی والشہادۃ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۴۳۷.

⑥ بنائے والا۔

⑦ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب السادس فی الدعوی والشہادۃ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۴۳۸.

مسئلہ ۳۰: وقف کے بعض مستحقین دعویٰ میں سب کے قائم مقام ہو سکتے ہیں یعنی ایک کے مقابل میں جو فیصلہ ہوگا وہی سب کے مقابل میں نافذ ہوگا یہ جب کہ اصل وقف ثابت ہو۔ یو ہیں بعض وارث جمع ورثہ کے قائم مقام ہیں یعنی اگر میت پر یا میت کی طرف سے دعویٰ ہو تو ایک وارث پر یا ایک وارث کا دعویٰ کرنا کافی ہے۔ یو ہیں اگر مدیون کا دیوالیا (۱) ہونا ایک قرض خواہ کے مقابل میں ثابت ہوا تو یہ بھی کے مقابل ثبوت ہو گیا کہ دوسرے قرض خواہ بھی اسے قید نہیں کر سکتے۔

مسئلہ ۳۱: مسجد پر قرآن مجید وقف کیا کہ مسجد والے یا محلہ والے تلاوت کریں گے اور خود اسی مسجد والے وقف کی گواہی دیتے ہیں تو یہ گواہی مقبول ہے۔ (۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: ایک شخص کے ہاتھ میں زمین ہے وہ کہتا ہے یہ فلاں کی ہے کہ اُس نے فلاں کام کے لیے وقف کی ہے اور اُس کے ورثہ کہتے ہیں اسکو ہم پر اور ہماری نسل پر وقف کی ہے اور جب ہماری نسل نہیں رہے گی اُس وقت فقر اور مساکین پر صرف ہوگی اور قاضی سابق کے دفتر میں کوئی ایسی تحریر بھی نہیں ہے جس سے اوقاف کے مصارف معلوم ہو سکیں تو اس وقت ورثہ کا قول معتبر ہوگا۔ (۳) (عالمگیری)

(وقف نامہ وغیرہ دستاویز کے مسائل)

مسئلہ ۳۳: زمین وقف کی اور وقف نامہ بھی تحریر کیا جس پر لوگوں کی گواہیاں بھی کرائیں مگر حدود کے لکھنے میں غلطی ہو گئی دو حدیں ٹھیک ہیں اور دو غلط تو جس جانب میں غلطی ہوئی ہے وہ حدیں اُدھر (۴) اگر موجود ہیں مگر اس زمین اور اُس حد کے درمیان دوسرے کی زمین، مکان، کھیت وغیرہ ہے تو وقف جائز ہے اور اسکی جتنی زمین ہے وہی وقف ہوگی اور اگر اُس طرف وہ چیز ہی نہیں جس کو حدود میں ذکر کیا ہے نہ متصل اور نہ فاصلہ پر تو وقف صحیح نہیں ہاں اگر یہ جائداد اتنی مشہور ہے کہ حدود ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی تو اب وقف صحیح ہے۔ (۵) (خانہ)

مسئلہ ۳۴: جائداد وقف کی اور وقف نامہ لکھو دیا اور جو کچھ وقف نامہ میں لکھا ہے اس پر گواہیاں بھی کرائیں مگر وہ واقف اب کہتا ہے کہ میں نے تو یوں وقف کیا تھا کہ مجھے بیع کرنے کا اختیار ہوگا مگر کاتب نے اس شرط کو نہیں لکھا اور مجھے یہ نہیں

① نقد رقم یا سرمایہ کا ختم ہو جانا۔

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب السادس فی الدعوی والشہادۃ، الفصل الاول، ج ۲، ص ۴۳۷۔

③ المرجع السابق، ص ۴۳۹۔

④ دھر۔

⑤ "الفتاویٰ الذخانیۃ"، کتاب الوقف، فصل فیما يتعلق بصلک الوقف، ج ۲، ص ۳۳۷۔

معلوم کہ وقف نامہ میں کیا لکھا ہے اگر وقف نامہ ایسی زبان میں لکھا ہے جس کو واقف جانتا ہے اور پڑھ کر اُسے سُنا یا گیا ہے اور اُس نے تمام مضمون کا اقرار کیا ہے تو وقف صحیح ہے اور اُس کا قول باطل اور اگر وقف نامہ کی زبان نہیں جانتا اور گواہوں سے یہ ثابت نہیں کہ ترجمہ کر کے اُسے سُنا یا گیا تو واقف کا قول معتبر ہے اور وقف صحیح نہیں، گواہ یہ کہتے ہیں کہ اسے ترجمہ کر کے پورا وقف نامہ سُنا یا گیا اور اس نے تمام مضمون کا اقرار کیا اور ہم کو گواہ بنایا جب بھی وقف صحیح ہے۔^(۱) (خانہ)

مسئلہ ۳۵: ایک شخص نے یہ چاہا کہ اپنی کل جائداد جو اس موضع میں ہے سب کو وقف کر دے اور کاتب سے مرض میں وقف نامہ لکھنے کو کہا کاتب نے دستاویز میں بعض ٹکڑے بھول کر نہیں لکھے اور یہ وقف نامہ پڑھ کر سُنا یا کہ فلاں بن فلاں نے اپنے فلاں موضع کے تمام ٹکڑے وقف کر دیے جن کی تفصیل یہ ہے اور جو ٹکڑا لکھنا بھول گیا تھا اُسے سُنا یا بھی نہیں اور واقف نے تمام مضمون کا اقرار کیا تو اگر واقف نے صحت میں یہ خبر دی تھی کہ جو کچھ اس موضع میں اُس کا حصہ ہے سب کو وقف کرنے کا ارادہ ہے تو سب وقف ہو گئے اور اگر واقف کا انتقال ہو گیا مگر انتقال سے پہلے اُس نے بتایا کہ میرا یہ ارادہ ہے تو جو کچھ اُس نے کہا ہے اُسی کا اعتبار ہے۔^(۲) (خانہ)

مسئلہ ۳۶: ایک عورت سے محلہ والوں نے یہ کہا کہ تو اپنا مکان مسجد پر وقف کر دے اور یہ شرط کر دے کہ اگر تجھے ضرورت ہوگی تو اُسے بیچ ڈالے گی عورت نے منظور کیا اور وقف نامہ لکھا گیا مگر اُس میں یہ شرط نہیں لکھی اور عورت سے کہا کہ وقف نامہ لکھو ادیا اگر وقف نامہ اُسے پڑھ کر سُنا یا گیا اور وقف نامہ کی تحریر عورت سمجھتی ہے اُس نے سُن کر اقرار کیا تو وقف صحیح ہے اور اگر اُسے سُنا یا ہی نہیں یا وقف نامہ کی زبان ہی نہیں سمجھتی تو وقف درست نہیں۔^(۳) (خانہ)

مسئلہ ۳۷: تولیت نامہ^(۴) یا وصایت نامہ^(۵) کسی کے نام لکھا گیا اور اُس میں یہ نہیں لکھا گیا کہ کس کی جانب سے اسکو متولی یا وصی کیا گیا تو یہ دستاویز بیکار ہے کیونکہ قاضی کی جانب سے متولی مقرر ہو تو اُسکے احکام جدا ہیں اور واقف نے جس کو متولی مقرر کیا ہو اُسکے احکام علیحدہ ہیں۔ یو ہیں باپ کی طرف سے وصی ہے یا قاضی کی طرف سے یا ماں دادا وغیرہ نے مقرر کیا ہے کہ ان کے احکام مختلف ہیں لہذا یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ کس نے متولی یا وصی کیا ہے کہ یہ معلوم نہ ہوگا تو کس طرح

① "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب الوقف، فصل فیما يتعلق بصلک الوقف، ج ۲، ص ۴۳۷

② المرجع السابق

③ المرجع السابق

④ وقف کے متولی کے متعلق دستاویز۔

⑤ وصیت نامہ۔

عمل کریں گے۔ اور اگر یہ تصریح کر دی ہے کہ قاضی نے متولی یا وصی مقرر کیا ہے مگر اس قاضی کا نام نہیں تو دستاویز صحیح ہے کہ اولاً تو اسکی ضرورت ہی نہیں کہ قاضی کا نام معلوم کیا جائے اور اگر جانتا چاہو تو تاریخ سے معلوم کر سکتے ہو کہ اس وقت قاضی کون تھا۔^(۱) (خانہ، عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: ایک جائیداد اشخاص معلومین^(۲) پر وقف ہے اسکے متولی سے ایک شخص نے زمین اجارہ پر لی اور کرایہ نامہ لکھا گیا اس میں مستاجر^(۳) اور متولی^(۴) کا نام لکھا گیا کہ فلاں بن فلاں جو فلاں وقف کا متولی ہے مگر اس میں واقف کا نام نہیں لکھا، جب بھی کرایہ نامہ صحیح ہے۔^(۵) (خانہ)

(وقف اقرار کے مسائل)

مسئلہ ۳۹: جو زمین اس کے قبضہ میں ہے اسکی نسبت یہ کہا کہ وقف ہے تو یہ کلام وقف کا اقرار ہے اور وہ زمین وقف قرار پائے گی مگر اسکے کہنے سے وقف کی ابتداء ہوگی تاکہ وقف کے تمام شرائط اس وقت درکار ہوں۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: جو زمین اسکے قبضہ میں ہے اسکے وقف ہونے کا اقرار کیا مگر نہ تو واقف کا ذکر کیا کہ کس نے وقف کیا نہ مستحقین کو بتایا کہ کس پر خرچ ہوگی جب بھی اقرار صحیح ہے اور یہ زمین فقرا پر وقف قرار دی جائے گی اور اسکا واقف نہ مقرر^(۷) کو قرار دیں گے اور نہ دوسرے کو ہاں اگر گواہوں سے ثابت ہو کہ اقرار سے پہلے یہ زمین خود اسی مقرر کی تھی تو اب یہی واقف قرار پائے گا اور یہی متولی ہوگا کہ فقرا پر آمدنی تقسیم کرے گا مگر اسے یہ اختیار نہیں کہ دوسرے کو اپنے بعد متولی قرار دے۔^(۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱: وقف کا اقرار کیا اور واقف کا بھی نام بتایا مگر مستحقین کو ذکر نہ کیا مثلاً کہتا ہے یہ زمین میرے باپ کی صدقہ موقوفہ ہے اور اس کا باپ فوت ہو چکا ہے، اگر اس کے باپ پر دین ہے تو یہ اقرار صحیح نہیں، زمین دین میں بیع کر دی جائے گی اور اگر اسکے باپ نے کوئی وصیت کی ہے تو تہائی میں وصیت نافذ ہوگی اسکے بعد جو کچھ بچے وہ وقف ہے کہ اسکی آمدنی فقرا پر صرف

۱ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الوقف، الباب السابع فی المسائل التي تتعلق بالصدق، ج ۲، ص ۴۴۱.

۲ و "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب الوقف، باب الرجل یقف ارضه علی اولاده، فصل فیما یعلق بصلک الواقف، ج ۲، ص ۳۲۷ معلوم کی جمع یعنی جن پر وقف ہو وہ معلوم ہوں۔

۳ اجرت پر لینے والا۔

۴ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب الوقف، فصل فیما یعلق بصلک الوقف، ج ۲، ص ۴۳۷.

۵ "الفتاویٰ الہمدیہ"، الباب الثامن فی الإقرار، ج ۲، ص ۳۲۷.

۶ اقرار کرنے والا۔

۷ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الوقف، الباب الثامن فی الإقرار، ج ۲، ص ۴۴۲.

ہوگی یہ اُس صورت میں ہے کہ اسکے سوا کوئی دوسرا وارث نہ ہو اور اگر دوسرا وارث ہے جو وقف سے انکار کرتا ہے تو وہ اپنا حصہ لے گا اور جو چاہے کرے گا۔^(۱) (خانہ، عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: جو زمین قبضہ میں ہے اُسکی نسبت اقرار کیا کہ یہ فلاں فلاں لوگوں پر وقف ہے یعنی چند شخصوں کے نام لیے اسکے بعد دوسرے لوگوں پر وقف بناتا ہے یا انھیں لوگوں میں کی بیشی کرتا ہے تو اس پچھلی بات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا پہلی ہی پر عمل ہوگا اور اگر یہ کہہ کر کہ یہ زمین وقف ہے سکوت کیا پھر سکوت^(۲) کے بعد کہا کہ فلاں فلاں پر وقف ہے یعنی چند شخصوں کے نام ذکر کیے تو یہ پچھلی بات بھی معتبر ہوگی یعنی جن لوگوں کے نام لیے اُن کو آمدنی ملے گی۔^(۳) (خانہ)

مسئلہ ۴۳: وقف کی اضافت کسی دوسرے شخص کی طرف کرتا ہے کہتا ہے کہ فلاں نے یہ زمین وقف کی ہے اگر وہ کوئی معروف شخص ہے اور زائدہ ہے تو اُس سے دریافت کریں گے، اگر وہ اسکی تصدیق کرتا ہے تو دونوں کے تصادق^(۴) سے سب کچھ ثابت ہو گیا اور اگر وہ یہ کہتا ہے کہ ملک تو میری ہے مگر وقف میں نے نہیں کیا ہے تو ملک دونوں کے تصادق سے ثابت ہوئی اور وقف ثابت نہ ہوا اور اگر وہ شخص مر گیا ہے تو اُسکے ورثہ سے دریافت کریں گے اگر سب اُسکی تصدیق کرتے ہیں یا سب تکذیب کرتے ہیں تو جیسا کہتے ہیں اُسکے موافق کیا جائے اور اگر بعض ورثہ وقف مانتے ہیں اور بعض انکار کرتے ہیں تو جو وقف کہتا ہے اُس کا حصہ وقف ہے اور جو انکار کرتا ہے اُس کا حصہ وقف نہیں۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: وقف^(۶) کو اقرار میں ذکر نہیں کیا مگر مستحقین کا ذکر کیا مثلاً کہتا ہے یہ زمین مجھ پر اور میری اولاد و نسل پر وقف ہے تو اقرار مقبول ہے اور یہی اس کا متولی ہوگا پھر اگر کسی نے اس پر دعویٰ کیا کہ یہ مجھ پر وقف ہے اور اُسی مقرر اول نے تصدیق کی تو خود اسکے اپنے حصہ میں تصدیق کا اثر ہو سکتا ہے اور اولاد و نسل کے حصوں میں تصدیق نہیں کر سکتا۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: اقرار کیا کہ یہ زمین فلاں کام پر وقف ہے اس کے بعد پھر کوئی دوسرا کام بتایا کہ اس پر وقف ہے تو پہلے جو

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثامن فی الإقرار، ج ۲، ص ۴۴۲.

② خاموشی۔

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، فصل فی رجل یقر بارض می ینہ، ج ۲، ص ۳۱۲-۳۱۳.

④ سچائی۔

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثامن فی الإقرار، ج ۲، ص ۴۴۳.

⑥ وقف کرنے والا۔

⑦ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثامن فی الإقرار، ج ۲، ص ۴۴۳.

کہا اسی کا اعتبار ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: ایک شخص نے وقف کا اقرار کیا کہ جو زمین میرے قبضہ میں ہے وقف ہے اقرار کے بعد مر گیا اور وارث

کے علم میں یہ ہے کہ یہ اقرار غلط ہے اس بنا پر عدم وقف^(۲) کا دعویٰ کرتا ہے یہ دعویٰ مسوع^(۳) نہیں۔^(۴) (در مختار)

مسئلہ ۳۷: ایک شخص کے قبضہ میں زمین ہے، اُسکے متعلق دو گواہ گواہی دیتے ہیں کہ اُس نے اقرار کیا ہے کہ فلاں

شخص اور اُسکی اولاد نسل پر وقف ہے اور دو شخص دوسرے گواہی دیتے ہیں کہ اُس نے اقرار کیا ہے کہ فلاں شخص (ایک دوسرے کا

نام لیا) اور اُسکی اولاد نسل پر وقف ہے اس صورت میں اگر معلوم ہو کہ پہلا اقرار کونسا ہے اور دوسرا کونسا تو پہلا صحیح ہے اور دوسرا

باطل اور اگر معلوم نہ ہو کہ کون پہلے ہے کون پیچھے تو دونوں فریق پر آدمی آدمی تقسیم کر دیں۔^(۵) (خانہ)

مسئلہ ۳۸: کسی دوسرے کی زمین کے لیے کہا کہ یہ صدقہ موقوفہ ہے اسکے بعد اُس زمین کا یہی شخص مالک ہو گیا تو

وقف ہوئی۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: ایک شخص نے اپنی جائیداد زید اور زید کی اولاد اور زید کی نسل پر وقف کی اور جب اس نسل سے کوئی نہیں

رہے گا تو فقرا و مساکین پر وقف ہے اور زید یہ کہتا ہے کہ یہ وقف مجھ پر اور میری اولاد نسل پر اور عمرو پر ہے یعنی زید نے عمرو کا

اضافہ کیا تو اولاد زید و اولاد زید پر آدمی تقسیم ہوگی پھر زید کو جو کچھ ملا اس میں عمرو کو شریک کریں گے، اولاد زید کے حصوں سے عمرو کو

کوئی تعلق نہیں ہوگا اور یہ بھی اُس وقت تک ہے جب تک زید زندہ ہے اُسکے انتقال کے بعد عمرو کو کچھ نہیں ملے گا کہ عمرو کو جو کچھ ملتا

تھا وہ زید کے اقرار کی وجہ سے اُسکے حصہ سے ملتا تھا اور جب زید مر گیا اُسکا اقرار حصہ سب ختم ہو گیا۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: ایک شخص کے قبضہ میں زمین یا مکان ہے اُس پر دوسرے نے دعویٰ کیا کہ یہ میرا ہے قابض^(۸) نے

جواب میں کہا کہ یہ تو فلاں شخص نے مساکین پر وقف کیا ہے اور میرے قبضہ میں دیا ہے۔ اس اقرار کی بنا پر وقف کا حکم تو ہو جائے

گا مگر مدعی کا دعویٰ اس پر بدستور باقی ہے یہاں تک کہ مدعی کی خواہش پر مدعی علیہ سے قاضی حلف لے گا اگر حلف سے نکول^(۹)

۱ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثامن فی الإقرار، ج ۲، ص ۴۴۴.

۲ وقف نہ ہونے کا۔

۳ بنا ہوا۔

۴ "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۶۱۱.

۵ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الوقف، فصل فی رجل یقریار ص فی یدہ اہما وقف، ج ۲، ص ۳۱۳.

۶ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثامن فی الإقرار، ج ۲، ص ۴۴۴.

۷ المرجع السابق، ص ۴۴۵.

۸ قبضہ کرنے والا۔

۹ نکال۔

کرے گا تو زمین کی قیمت اس سے مدعی کو دلائی جائے گی اور جائیداد وقف رہے گی۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱: جس کے قبضہ میں مکان ہے اس نے کہا کہ ایک مسلمان نے اس کو امور خیر پر وقف کیا ہے اور مجھ کو اس کا متولی کیا ہے تھوڑے دنوں کے بعد ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ مکان میرا تھا میں نے ان امور پر اس کو وقف کیا تھا اور تیری نگرانی میں دیا تھا اور چاہتا ہے کہ مکان اپنے قبضہ میں کرے تو اگر پہلا شخص اسکی تصدیق کرتا ہے کہ واقعہ یہی ہے تو قبضہ کر سکتا ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: ایک شخص نے مکان یا زمین وقف کر کے کسی کی نگرانی میں دے دیا اور یہ نگران انکار کرتا ہے کہتا ہے کہ اُس نے مجھے نہیں دیا ہے تو غاصب^(۳) ہے اسکے ہاتھ سے وقف کو ضرور نکال لیا جائے اور اگر اُس میں کچھ نقصان پہنچا ہے تو اسکا تاوان دینا پڑے گا۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳: وہی زمین کو غصب کیا اور اس میں درخت وغیرہ بھی تھے اور غاصب اس کو واپس کرنا چاہتا ہے تو درختوں کی آمدنی بھی واپس کرنی پڑے گی اگر وہ بھیہ^(۵) موجود ہے اور خرچ ہوگئی ہے تو اسکا تاوان دے۔ اور غاصب سے واپس کرنے میں جو کچھ منافع یا ان کا تاوان لیا جائے وہ اُن لوگوں پر تقسیم کر دیا جائے جن پر وقف کی آمدنی صرف ہوتی ہے اور خود وقف میں کچھ نقصان پہنچا یا اور اسکا تاوان لیا گیا تو یہ تقسیم نہیں کریں گے بلکہ خود وقف کی درستی میں صرف کریں۔^(۶) (عالمگیری وغیرہ)

وقف مریض کا بیان

مسئلہ ۱: مرض الموت^(۷) میں اپنے اموال کی ایک تہائی وقف کر سکتا ہے اسکو کوئی روک نہیں سکتا۔ تہائی سے زیادہ کا وقف کیا اور اسکا کوئی وارث نہیں تو جتنا وقف کیا سب جائز ہے اور وارث ہو تو ورثہ کی اجازت پر موقوف ہے اگر ورثہ جائز کر دیں تو جو کچھ وقف کیا سب صحیح و نافذ ہے اور ورثہ انکار کریں تو ایک تہائی کی قدر کا وقف درست ہے اس سے زیادہ کا باطل اور اگر ورثہ میں اختلاف ہو بعض نے وقف کو جائز رکھا اور بعض نے رد کر دیا تو ایک تہائی وقف ہے اور اس سے زیادہ میں جس نے جائز رکھا اُس کا حصہ وقف ہے اور جس نے رد کر دیا اُس کا حصہ وقف نہیں، مثلاً ایک شخص کی نو بیگہ^(۸) زمین تھی اور کل وقف

① "العتاوی الہمدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الثامن فی الإقرار، ج ۲، ص ۴۴۵. ② المرجع السابق، ص ۴۴۶. ③ غصب کرنے والا۔

④ "العتاوی الہمدیۃ"، کتاب الوقف، الباب التاسع فی عصب الوقف، ج ۲، ص ۴۴۷. ⑤ یعنی وہی آمدنی جو حاصل ہوئی۔

⑥ "العتاوی الہمدیۃ"، کتاب الوقف، الباب التاسع فی عصب الوقف، ج ۲، ص ۴۴۹، نو عیرہ.

⑦ مرض الموت وہ مرض ہے جس میں خوف ہلاک و اندیشہ موت قوت و غلبہ کے ساتھ ہو اس حال میں کہ خوف کی حالت میں موت اس کے ساتھ متصل ہو اگرچہ وہ اس مرض سے نہ مرے بلکہ کوئی اور سبب ہو۔

⑧ بیگہ زمین کا ایک ناپ ہے جو چار کنال یا اسی مرلے کا ہوتا ہے۔

کردی، اُسکے تین لڑکے ہیں ایک لڑکا باپ کے وقف کو جائز رکھتا ہے اور دو نے رد کر دیا تو پانچ بیگے وقف کے ہوئے اور چار بیگے دولڑکوں کو ترکہ میں ملیں گے کہ تین بیگے تو تہائی کی وجہ سے وقف ہوئے اور دو بیگے اُس لڑکے کے حصہ کے جس نے جائز رکھا ہے اور اگر اس صورت میں چھ بیگے وقف کرے تو چار بیگے وقف ہو گئے۔^(۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲: مریض نے وقف کیا تھا ورثہ نے جائز نہیں رکھا اس وجہ سے ایک تہائی میں قاضی نے وقف کو جائز کیا اور دو تہائی میں باطل کر دیا اسکے بعد وقف کے کسی اور مال کا پتہ چلا کہ یہ کل جائداد جس کو وقف کیا ہے اُسکی تہائی کے اندر ہے تو اگر وہ دو تہائیاں جو ورثہ کو دی گئی تھیں ورثہ کے پاس موجود ہوں تو کل وقف ہے اور اگر وارثوں نے بیع کر ڈالی ہے تو بیع درست ہے مگر اتنی ہی قیمت کی دوسری جائداد خرید کر وقف کر دی جائے۔^(۲) (عالمگیری، خانہ)

مسئلہ ۳: مریض نے اپنی کل جائداد وقف کر دی اور اُسکی وارث صرف زوجہ ہے اگر اس نے وقف کو جائز کر دیا جب تو کل جائداد وقف ہے ورنہ کل مال کا چھٹا حصہ زوجہ پانچ حصے وقف ہیں۔^(۳) (بحر الرائق)

مسئلہ ۴: مریض پر اتنا دین ہے کہ اُسکی تمام جائداد کو گھیرے ہوئے ہے اس نے اپنی جائداد وقف کر دی تو وقف صحیح نہیں بلکہ تمام جائداد بیع کر دین ادا کیا جائے گا اور تندرست پر ایسا دین ہوتا تو وقف صحیح ہوتا مگر جبکہ حاکم کی طرف سے اُسکے تصرفات^(۴) روک دیے ہوں تو اس کا وقف بھی صحیح نہیں۔^(۵) (در مختار)

مسئلہ ۵: راہن^(۶) نے جائداد مرہونہ وقف کر دی اگر اسکے پاس دوسرا مال ہے تو اُس سے دین ادا کرنے کا حکم دیا جائے گا اور وقف صحیح ہوگا اور دوسرا مال نہ ہو تو مرہون^(۷) کو بیع کر کے دین ادا کیا جائے گا اور وقف باطل ہے۔^(۸) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۶: مریض نے ایک جائداد وقف کی جو تہائی کے اندر تھی مگر اُسکے مرنے سے پہلے مال ہلاک ہو گیا کہ اب تہائی سے زائد ہے یا مرنے کے بعد مال کی تقسیم ہو کر ورثہ کو نہیں ملا تھا کہ ہلاک ہو گیا تو اس کی ایک تہائی وقف ہوگی۔ اور دو تہائیوں میں میراث جاری ہوگی۔^(۹) (عالمگیری)

① "الدر المختار و رد المحتار"، کتاب الوقف، مطلب الوقف فی مرض الموت، ج ۶، ص ۶۰۷-۶۰۸.

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب العاشر فی وقف المریض، ج ۲، ص ۴۵۱.

و "الفتاویٰ الخایۃ"، کتاب الوقف، فصل فی وقف المریض، ج ۲، ص ۳۱۲.

③ "البحر الرائق"، کتاب الوقف، ج ۵، ص ۳۲۶-۳۲۷.

④ لین، دین وغیرہ کے اختیارات۔

⑤ "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۶۰۸.

⑥ گروی رکھنے والا۔ ⑦ گروی رکھی ہوئی چیز۔

⑧ "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۶۰۸.

⑨ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب العاشر فی وقف المریض، ج ۲، ص ۴۵۳.

مسئلہ ۸: مریض نے زمین وقف کی اور اس میں درخت ہیں جن میں وقف کے مرنے سے پہلے پھل آئے تو پھل وقف کے ہیں اور اگر جس دن وقف کیا تھا اسی دن پھل موجود تھے تو یہ پھل وقف کے نہیں بلکہ میراث ہیں کہ ورثہ پر تقسیم ہونگے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: مریض نے بیان کیا کہ میں وقف کا متولی تھا اور اسکی اتنی آمدنی اپنے صرف میں لایا، لہذا میرے مال سے ادا کر دی جائے یا یہ کہا کہ میں نے اتنے سال کی زکاۃ نہیں دی ہے میری طرف سے زکاۃ ادا کی جائے اگر ورثہ اسکی بات کی تصدیق کرتے ہوں تو وقف کا روپیہ جمع^(۲) مال سے ادا کیا جائے یعنی وقف کا روپیہ ادا کرنے کے بعد کچھ بچے تو وارثوں کو ملے گا ورنہ نہیں اور زکاۃ تہائی مال سے ادا کی جائے یعنی اس سے زیادہ کے لیے وارث مجبور نہیں کیے جاسکتے اپنی خوشی سے کل مال ادائے زکاۃ میں صرف کر دیں تو کر سکتے ہیں اور اگر وارث اسکے کلام کی تکذیب^(۳) کرتے ہیں کہتے ہیں اس نے غلط بیان کیا تو وقف اور زکاۃ دونوں میں تہائی مال دیا جائے گا مگر تکذیب کی صورت میں وقف کا متولی و منتظم وارثوں پر حلف دے گا کہ قسم کھائیں ہمیں نہیں معلوم ہے کہ جو کچھ مریض نے بیان کیا وہ سچ ہے اگر قسم کھالیں گے تہائی مال تک وقف کے لیے لیا جائے گا اور قسم سے انکار کریں تو وقف کا روپیہ جمع مال سے لیا جائے گا اور زکاۃ بہر صورت ایک تہائی سے ادا کرنی ضروری ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: صحت میں وقف کیا تھا اور متولی کے سپرد کر دیا تھا مگر اس کی آمدنی کو صرف کرنا اپنے اختیار میں رکھا تھا کہ جسے چاہے گا دے گا و وقف نے مرتے وقت وصی سے یہ کہا کہ اسکی آمدنی کا پچاس روپیہ فلاں کو دینا اور سو روپیہ فلاں کو دینا اور وصی سے یہ بھی کہہ دیا کہ تم جو مناسب دیکھنا کرنا اور وقف مر گیا اور اسکا ایک لڑکا تنگ دست ہے تو بہ نسبت ان دونوں کے اس لڑکے کو دینا بہتر ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: اگر مرنے پر وقف کو معلق کیا ہے تو یہ وقف نہیں بلکہ وصیت ہے، لہذا مرنے سے قبل اس میں رجوع کر سکتا ہے اور ایک ہی ٹکٹ^(۶) میں جاری ہوگی۔^(۷) (در مختار)

﴿ واللہ تعالیٰ اعلم ﴾

وعلیہ جل مجدہ اتم واعلم

فقیر ابوالعلا محمد امجد علی اعظمی غنی عنہ، ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۳۹ھ

① "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب العاشر فی وقف المریض، ج ۲، ص ۵۵۴.

② تمام۔ ③ - مجتہدانی۔

④ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الرابع عشر فی المتصرفات، ج ۲، ص ۴۸۷-۴۸۸.

⑤ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الوقف، الباب الرابع عشر فی المتصرفات، ج ۲، ص ۴۸۸.

⑥ تہائی۔

⑦ "الدر المختار"، کتاب الوقف، ج ۶، ص ۵۲۹-۵۳۴.

مآخذ و مراجع

کتب احادیث

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	المصنف	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۲ھ
2	المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۲ھ
3	صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۹ھ
4	صحیح مسلم	امام ابوالحسن مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت، ۱۴۱۹ھ
5	سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۴۳ھ	دار المعرفہ بیروت، ۱۴۲۰ھ
6	سنن أبی داود	امام ابوداؤد سلیمان بن احمد جتانی، متوفی ۲۴۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ
7	سنن الترمذی	امام ابو یوسف محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۲ھ
8	سنن النسائی	امام ابوعبدالرحمن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۶ھ
9	المعجم الكبير	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۲ھ
10	المعجم الأوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۰ھ
11	المستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت، ۱۴۱۸ھ
12	حلیۃ الاولیاء	امام ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصمغانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۸ھ
13	السنن الكبرى	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۳ھ
14	شعب الإيمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۱ھ
15	مشكاة المصابيح	علامہ ولی الدین تمیزی، متوفی ۷۴۲ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۲۱ھ
16	مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ
17	کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی بریلانی پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۹ھ
18	مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۳ھ	دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۲ھ
19	شرح سنن أبی داؤد للعینی	امام ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بدر الدین العینی، متوفی ۸۵۵ھ	المرشد الریاض، ۱۴۲۰ھ

کتاب فقہ حنفی

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
1	الفتاویٰ الخانیہ	علامہ حسن بن منصور قاضی خان، متوفی ۵۹۲ھ	پشاور
2	الجوہرۃ النیرۃ	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ، کراچی
3	الفتاویٰ البزازیہ	علامہ محمد شہاب الدین بن بزاز کردی، متوفی ۸۲۷ھ	کوئٹہ، ۱۴۰۳ھ
4	فتح القدير	علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ
5	تنویر الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبد اللہ بن احمد ترمذی، متوفی ۱۰۰۳ھ	دار المعرفہ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
6	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی صکلی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
7	الفتاویٰ الہندیہ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلاء ہند	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۱ھ
8	رد المحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
9	الفتاویٰ الرضویہ	محمد واعظم علی حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۳۰ھ	رضان و نظریشن، رامپور

مجلس سے اٹھتے وقت کی دعاء کی فضیلت

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راجع قلب و سینہ، باعصرِ نزول سیکندہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مجلس میں بیٹھا ہو اس نے کثیر گفتگو کی تو اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے کہے۔
سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ ۵ تو بخش دیا جائے گا جو اس مجلس میں ہوا۔ (مسند الترمذی، کتاب الدعوات، بالحديث ۴۱۱۴، ج ۵، ص ۲۷۳) حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جو یہ دعا کسی مجلس سے اٹھتے وقت تین مرتبہ پڑھے تو اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جو مجلس خیر و مجلس ذکر میں پڑھے تو اس کے لیے خیر (یعنی بھلائی) پر نمر لگادی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے۔ **سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ** ۵۔ سی داؤد کتاب الادب، باب فی کسفرۃ المحسن، بالحديث ۴۸۵۷، ج ۴، ص ۳۱۷، ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ عز و جل تیرے ہی لیے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 150 کتب و رسائل

مع عنقریب آنے والی 19 کتب و رسائل

﴿شعبہ کتب اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت﴾

اردو کتب:

- 1..... السلفو ظالم المعروف بہ ملفوظات اعلیٰ حضرت (حصہ اول) (کل صفحات: 250)
- 2..... کرنی نوٹ کے شرعی احکامات (بکمل الفقہ الفاجم فی احکام قرطاس الذرائع) (کل صفحات: 199)
- 3..... وعاء کے فضائل (احسن الوعاء لآداب الدعاء معہ ذہل المدعا لأحسن الوعاء) (کل صفحات: 140)
- 4..... والدین، زوجین اور ساداتہ کے حقوق (الحقوق لی طرح العقوق) (کل صفحات: 125)
- 5..... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اظہار الحق الخلی) (کل صفحات: 100)
- 6..... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات: 74)
- 7..... ثبوت ہلال کے طریقے (طرقی اثبات ہلال) (کل صفحات: 63)
- 8..... ولایت کا آسان راستہ (تصور شیخ) (الیافوتہ الواسطہ) (کل صفحات: 60)
- 9..... شریعت و طریقت (مقال العرفاء یاغزاز شرع و علمناہ) (کل صفحات: 57)
- 10..... عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وشاخ الجعد فی تحلیل معانقہ العید) (کل صفحات: 55)
- 11..... حقوق العباد کیسے معاف ہوں (احب الاعداد) (کل صفحات: 47)
- 12..... معاشی ترقی کا راز (حاشیہ تشریح تدبیر فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات: 41)
- 13..... راہ خدا پہل میں خرچ کرنے کے فضائل (رأد القحط والزناہ بدعوة الجبران ومؤنس الفقراء) (کل صفحات: 40)
- 14..... اولاد کے حقوق (مشعلۃ الارشاد) (کل صفحات: 31)
- 15..... السلفو ظالم المعروف بہ ملفوظات اعلیٰ حضرت (حصہ دوم) (کل صفحات: 226)

عربی کتب:

- 16, 17, 18, 19..... حُدُ الْمُتَخَارِ عَلَى رَدِّ الْمُتَخَارِ (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع) (کل صفحات: 650, 713, 672, 570)
- 20..... التَّوَزُّعُ الْقَصْرِيَّة (کل صفحات: 93)
- 21..... تَمْهِيْدُ الْإِيْمَانِ (کل صفحات: 77)
- 22..... بَكْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاجِم (کل صفحات: 74)
- 23..... أَجَلِي الْأَعْلَام (کل صفحات: 70)
- 24..... إِقَامَةُ الْقِيَامَةِ (کل صفحات: 60)
- 25..... الْأَحْزَانُ الْمُنِيْنَةُ (کل صفحات: 62)
- 26..... الْفَضْلُ الْمَوْهَبِي (کل صفحات: 46)

عنقریب آنے والی کتب

- 1..... حُدُ الْمُتَخَارِ عَلَى رَدِّ الْمُتَخَارِ (المجلد الخامس) 2..... فضائل وعاء
- 3..... اولاد کے حقوق کی تفصیل (مشعلۃ الارشاد)

﴿شعبہ تراجم کتب﴾

- 1..... جہنم میں لے جانے والے اعمال۔ جلد اول (الزواجر عن اقتراف الكبائر) (کل صفحات: 853)
- 2..... جنت میں لے جانے والے اعمال (المتحضر الرابع فی ثواب العمل الصالح) (کل صفحات: 743)
- 3..... احیاء العلوم کا خلاصہ (لباب الاحیاء) (کل صفحات: 641) 4..... عیون الحکایات (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات: 412)
- 5..... آسوں کا دریا (بحر الدموع) (کل صفحات: 300) 6..... الدعوة الی فکر (کل صفحات: 148)
- 7..... نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (فرق العیون و مفرح القلب المحزون) (کل صفحات: 138)
- 8..... مدنی آقا سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روشن فیصلے (البیہر فی حکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالباطن و الظاہر) (کل صفحات: 112)
- 9..... راہِ علم (تعلیم المتعلم طریق التعلم) (کل صفحات: 102)
- 10..... دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (الزهد فی قضا الامل) (کل صفحات: 85)
- 11..... حسن اخلاق (مکارم الاخلاق) (کل صفحات: 74) 12..... بچے کو صحت (انہا الولد) (کل صفحات: 64)
- 13..... شاہراہ اولیاء (منہا ج العارفين) (کل صفحات: 36)
- 14..... سایہ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تمہید الفرض فی الحصول المؤجبة لظلم الفرض) (کل صفحات: 28)
- 15..... حکایتیں اور نصیحتیں (الروض الفائق) (کل صفحات: 649) 16..... آداب دین (الأدب فی الدین) (کل صفحات: 63)
- 17..... اللہ والوں کی باتیں (حلیۃ الاولیاء و طبقات الأصفياء) پہلی قسط: تذکرہ خلفائے راشدین (کل صفحات: 217)
- 18..... عیون الحکایات (مترجم، حصہ دوم) (کل صفحات: 413)

مقرب آنے والی کتب

- 1..... راہِ نجات و مہلکات جلد اول (الحدیقة الندیة)
- 2..... حلیۃ الاولیاء (مترجم، حصہ دوم)

﴿شعبہ درسی کتب﴾

- 1..... اتقان الفراسة شرح دیوان الحماسة (کل صفحات: 325) 2..... نصاب الصرف (کل صفحات: 343)
- 3..... اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات: 299) 4..... نحو میر مع حاشیہ نحو منیر (کل صفحات: 203)
- 5..... دروس البلاغة مع شمس البراعة (کل صفحات: 241) 6..... گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات: 180)
- 7..... مراہ الارواح مع حاشیہ قضیاء الاصباح (کل صفحات: 241) 8..... نصاب التحویذ (کل صفحات: 79)
- 9..... نزهة النظر شرح نخبہ الفکر (کل صفحات: 175) 10..... صرف بھائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات: 55)
- 11..... عنایۃ النحو فی شرح ہدایۃ النحو (کل صفحات: 280) 12..... تعریفات نحویہ (کل صفحات: 45)
- 13..... الفرح الکامل علی شرح مئة عامل (کل صفحات: 158) 14..... شرح مئة عامل (کل صفحات: 44)
- 15..... الاربعین الثبوتیۃ فی الأحادیث النبویۃ (کل صفحات: 155) 16..... المحادثة العربیۃ (کل صفحات: 101)
- 17..... نصاب النحو (کل صفحات: 288) 18..... نصاب المنطق (کل صفحات: 168)

19.....مقدمة الشيخ مع التحفة المرضية (كل صفحات: 119)

عنقريب آنے والی کتب

- 1.....قصيده برده مع شرح معروفتي2.....حسامي مع شرحه النامي3.....شرح شرح العقائد مع جمع الفرائد

﴿شعبہ تخریج﴾

- 1.....بہار شریعت، جلد اول (حصہ اول تا ششم کل صفحات: 1360)2.....مفتی زبور (کل صفحات: 679)
 3.....عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات: 422)4.....بہار شریعت (سلیب اول حصہ کل صفحات: 312)
 5.....صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات: 274)6.....علم القرآن (کل صفحات: 244)
 7.....جہنم کے خطرات (کل صفحات: 207)8.....اسلامی زندگی (کل صفحات: 170)
 9.....تحقیقات (کل صفحات: 142)10.....اربعین حنفیہ (کل صفحات: 112)
 11.....آئینہ قیامت (کل صفحات: 108)12.....اخلاق الصالحین (کل صفحات: 78)
 13.....کتاب العقائد (کل صفحات: 64)14.....أسماء المؤمنین (کل صفحات: 59)
 15.....اجمع ما حول کی برکتیں (کل صفحات: 56)16.....حق و باطل کا فرق (کل صفحات: 50)
 17.....23 تا 17.....فتاوی اہل سنت (سات حصے)24.....بہشت کی تنجیاں (کل صفحات: 249)
 25.....سیرت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (کل صفحات: 875)26.....بہار شریعت حصہ ۷ (کل صفحات: 133)
 27.....بہار شریعت حصہ ۸ (کل صفحات: 206)28.....کرامات صحابہ عظیم الرضوان (کل صفحات: 346)
 29.....سوانح کر بلا (کل صفحات: 192)30.....بہار شریعت حصہ ۹ (کل صفحات: 218)
 31.....بہار شریعت حصہ ۱۰ (کل صفحات: 169)

عنقريب آنے والی کتب

2.....مختب حدیثیں

1.....بہار شریعت حصہ ۱۱، ۱۲

4.....جواہر الحديث

3.....معمولات الامرار

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

- 1.....ضیائے صدقات (کل صفحات: 408)2.....فیضان احیاء العلوم (کل صفحات: 325)3.....دعائے جہد برائے مدنی قافلہ (کل صفحات: 255)
 4.....انفرادی کوشش (کل صفحات: 200)5.....نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات: 196)6.....تربیت و ادلاء (کل صفحات: 187)
 7.....فکر مدینہ (کل صفحات: 164)8.....خوف خدا عزوجل (کل صفحات: 160)9.....جنت کی دو چابیاں (کل صفحات: 152)

- 10..... توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات: 124) 11..... فیضانِ جمال احادیث (کل صفحات: 120) 12..... غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات: 106)
- 13..... مفتی و دعوتِ اسلامی (کل صفحات: 96) 14..... فرامینِ مصطفیٰ ﷺ (کل صفحات: 87) 15..... احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات: 66)
- 16..... کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: تقریباً 63) 17..... آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات: 62) 18..... بدگمانی (کل صفحات: 57)
- 19..... کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات: 43) 20..... نماز میں اُتر کے مسائل (کل صفحات: 39) 21..... نیک دینی کے اسباب (کل صفحات: 33)
- 22..... ٹی وی اور نمودی (کل صفحات: 32) 23..... امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات: 32) 24..... طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات: 30)
- 25..... فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات: 150) 26..... ریاضِ کاری (کل صفحات: 170)

﴿شعبہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ﴾

- 1..... آدابِ مرہو کا دل (کامل پانچ حصے) (کل صفحات: 275) 2..... قومِ بکات اور امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 262)
- 3..... دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں (کل صفحات: 220) 4..... شرحِ شجرہٴ قادریہ (کل صفحات: 215)
- 5..... فیضانِ امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 101) 6..... تعارفِ امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 100)
- 7..... گوشتِ مسلح (کل صفحات: 55) 8..... تذکرہٴ امیرِ اہلسنت قسط (1) (کل صفحات: 49)
- 9..... تذکرہٴ امیرِ اہلسنت قسط (2) (کل صفحات: 48) 10..... قبورِ مکمل گئی (کل صفحات: 48)
- 11..... غافلِ ورزی (کل صفحات: 36) 12..... میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات: 33)
- 13..... کریمینِ مسلمان ہو گیا (کل صفحات: 32) 14..... ہیر و گنجی کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 15..... ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات: 32) 16..... مرد و بول انھا (کل صفحات: 32)
- 17..... بد نصیب دولہا (کل صفحات: 32) 18..... عطاری جن کا مسلِ شیعہ (کل صفحات: 24)
- 19..... حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات: 32) 20..... دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات: 24)
- 21..... قبرستان کی چڑیل (کل صفحات: 24) 22..... تذکرہٴ امیرِ اہلسنت قسط سوم (سنتِ نکاح) (کل صفحات: 86)
- 23..... مدینے کا مسافر (کل صفحات: 32) 24..... قلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 25..... معذور بچی مبلغ کیسے بنی؟ (کل صفحات: 32) 26..... جنوں کی دنیا (کل صفحات: 32)

مستقرب آنے والے رسائل

- 1..... احکام کی بہاریں (قسط 1) 2..... اسلامی بہنوں میں مدنی انقلاب قسط 2 (معذور بچی مبلغ کیسے بنی؟)
- 3..... انفرادی کوشش کی مدنی بہاریں قسط 2 (نومسلم کی درد بھری داستان) 4..... V.C.D کی مدنی بہاریں قسط 3 (رکشہ ڈرائیور کیسے مسلمان ہوا؟)

﴿شعبہ مدنی مذاکرہ﴾

- 1..... وضو کے بارے میں دوسو سے اور ان کا علاج (کل صفحات: 48) 2..... مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 48)
- 3..... پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات: 48) 4..... یکدم آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات: 48)

مستقرب آنے والے رسائل

- 1..... اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب 2..... دعوتِ اسلامی اصلاح امت کی تحریک